کتاب وسنت کی روشنی

اپنے آپ پر دم کیسے کریں

نظر بد، جادو اور آسیب سے بچاؤ اور علاج

تالیف: شخبوط بن صالح بن عبدالهادی المری خطیب جامع الملک عبدالعزیز، مزاحمیہ

ترجمہ: شفیق الرحمٰن الدراوی نظرثانی وتصحیح: حافظ محمد سلیمان محمد امین

دار المعرفة
پاکستان

فہرست

❁❁❁❁

عرض ناشر

الحمد للّٰه الذي خلق فسوی و الذي قدر فهدی و خلق الزوجين الـذكر و الأنثی؛ نحمده علی نعم لا تحصی ؛و نشهد أن لا إله إلا الـلـه وحده لاشريك له في الأولی و الآخرة ؛ و أشهد أن محمداً عبـده و رسـولـه الـمـصـطفی ؛ و نبيه المجتبی ﷺ وعـلـی آله و أصحابه ومن تبع سبيله و اقتفی ، أما بعد :

برادران محترم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ و بعد!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں امت محمد ﷺ میں پیدا کیا۔حق بات سمجھنے اور اسے اپنانے اور اس کی دعوت دینے کی توفیق دی۔

دین و دنیا کی بھلائی کا سب سے بڑا راز کتاب وسنت کی اتباع میں مضمر ہے۔کتاب وسنت وہ دو عظیم چیزیں ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے کوئی بھی انسان گمراہ نہیں ہوسکتا۔ ان میں ہمارے دینی ،روحانی ، معاشرتی اور دیگر امراض و بیماریوں کا حل موجود ہے۔مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ وہ اس پر عمل کر کے کامیابیاں سمیٹ سکیں۔

زیر نظر کتاب ’’اپنے آپ پر دم کیسے کریں‘‘ جو کہ ہمارے محترم بھائی اور دوست شیخ شحبوط حفظہ اللہ کی تالیف ہے جسے ہمارے بھائی پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی نے اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔اس کتاب میں روزہ مرہ پیش آنے

والی چند اہم بیماریوں کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں ایسے بیان کیا گیا ہے کہ ہر کوئی انسان اس کتاب کو پڑھ کر اپنا علاج آپ کرسکتا ہے۔

ادارہ **دار القبس برائے نشر و توزیع** جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے عربی کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کررہا ہے، اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے اُردو کے میدان میں بھی قدم رکھ رہا ہے۔ جس کے لیے علماء کی ایک (**المجلس العلمی**) قائم کی گئی ہے جو کہ اُردو کتابوں کے انتخاب، اور عربی کتب کے ترجمہ یا تالیف کا کام کریں گے اور اس کام کی نگرانی فرمائیں گے۔

ہماری بھرپور کوشش ہوگی کہ عوام الناس تک صرف وہی چیز پہنچائی جائے جو کتاب وسنت کی روشنی میں منہج سلف صالحین کے عین مطابق ہو۔

ہم اپنے قارئین سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ اپنے نیک مشوروں تجاویز اور آراء سے ہمیں آگاہ کریں، اور ایک قدم اور آگے بڑھنے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔

وصلى الله تعالى على نبينا محمد و على آله و صحبه و بارك وسلم .

آپ کا بھائی

حافظ محمد سلیمان محمد امین

دار القبس للنشر والتوزيع الرياض موبائل نمبر 0506439917

مقدمہ

تمام تر تعریفیں صرف اللہ ذوالجلال کے لیے ہیں جو ہر روز ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔ جو تکالیف کو ختم کرنے والا، غم و پریشانی دور کرنے والا بیماری اور دکھ وسے شفاء دینے والا ہے۔ اس کی رحمت ہر ایک چیز کے لیے وسیع ہے۔کوئی بھی زندہ یا مردہ اس کی تقدیر سے باہر نہیں ہوسکتا۔

شروع و آخر میں اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں۔حکم اسی کا چلتا ہے اور تمام معاملات اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اکیلا معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کے لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں۔اما بعد:

انسان کے احوال میں جتنی بھی تبدیلی آئے؛ وہ عبودیت کے رنگوں میں پلٹتا رہتا ہے۔جب وہ بیمار ہو؛ یا پھر اسے کوئی پریشانی لاحق ہو، یا اسے کوئی دکھ پہنچے۔ جب اسے کوئی گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات شروع کردیتا ہے۔اور اس کی پناہ میں آتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اس کی دعا وثناء پر اجروثواب سے نوازتے ہیں۔کبھی تو اس کے غم اور پریشانی کو فوراً ختم کردیا جاتا ہے

، اور کبھی اس دعا و التجاء کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ اور جو کچھ آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جائے وہ زیادہ پائیدار اور باقی رہنے والا ہوتا ہے۔

میں ایک زمانہ سے بھائیوں کی شکایات سن رہا تھا۔ وہ اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کی بابت سوال کیا کرتے تھے۔ میں نے کوشش کی کہ یہ مسئلہ حل کرنے کی خاطر اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے آیات اور احادیث جمع کر دوں۔

اس رسالہ کی اصل بنیاد اس کے نام: ''آپ اپنے آپ پر دم کیسے کریں'' سے بالکل واضح ہے۔ سب سے بہترین اور نفع بخش دم وہ ہے جو انسان خود آیات و عائیں پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا شعور اور اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ؛ اور اس کی جناب میں انسانی حاجت کے احساس کا کمال ؛ یہ تمام تر اُمور اجابت دعا کیا ہم ترین اسباب و وسائل میں سے ہیں۔

میں نے بھر پور کوشش کی ہے کہ اپنے بھائیوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا کر سکوں کہ وہ خود اپنے آپ پر دم کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ مصیبت کے آنے سے پہلے کیسے دعا کی جائے۔ اور باقی تمام احوال میں کیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اس کی پناہ و امان حاصل کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کوئی اپنی حفاظت کے لیے اقدامات کرے وہ مصائب اور تکالیف کے پہنچنے سے محفوظ رہتا ہے۔ پس اسی لیے میں نے اس موضوع پر علیحدہ سے ایک کتابچہ تیار کیا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ صالحین سے دم نہ کروایا جائے۔ بلکہ میرا نکتہ نظر اس سے اہم موضوع کی طرف ہے، وہ یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر دم کرے۔

میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اس تالیف کو مختصر رکھا جائے، اور اس بات کا بھی حریص رہا ہوں کہ یہ کتاب ہر پڑھنے والے تک دستیاب ہوسکے۔ اسی لیے میں نے اس کتاب کو کتاب وسنت کی نصوص تک ہی محدود رکھا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ اہل علم کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ تخریج حدیث اور حوالہ پیش کرنے میں بھی بقدر امکان اختصار سے کام لیا ہے۔

جب میں نے یہ کتابچہ ''اپنے آپ پر دم کیسے کریں'' اور ''نظر بد اور جادو سے بچاؤ کی تدابیر اور اس کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں'' لکھنا شروع کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ: وہ اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے۔ اور ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مریضوں کو شفاء عطاء فرمائے۔ ان کے دکھوں کا ازالہ فرمائے۔ انہیں غموں اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہم پر اور تمام مسلمانوں پر ان کے اموال واحوال میں اپنا احسان فرما دے۔ آمین۔

وصلى الله تعالىٰ على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين والحمد لله رب العالمين۔

تحریر

شخبوط بن صالح بن عبدالهادي المري

۹/ ۱۲/ ۱۴۳۱ھ

اپنے آپ پر دم کیسے کریں؟

اوّل :......ہتھیلیوں پر پھونک ماریں:❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہر رات جب نبی کریم ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا لیتے؛ پھر ان پر پھونک مارتے اور پھر یہ سورتیں :﴿قل هو الله أحد﴾ اور ﴿ قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿ قل أعوذ برب الناس ﴾ پڑھ کر دوبارہ ہتھیلیوں میں پھونک مارتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوسکتا پھیر لیتے ،سر، چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کرتے۔اس طرح تین (3) دفعہ کرتے۔''❷

دوم :......تکلیف کی جگہ پر دم کریں:

اپنے جسم میں تکلیف کی جگہ پر اپنا دائیاں ہاتھ رکھ کر دم کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جب رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی ایک بیمار ہوجاتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم کیا کرتے تھے۔''❸

❶ پھونک مارنے سے مراد یہ ہے کہ: اس کے ساتھ لعاب کی ہلکی سی چھینٹ بھی شامل ہو۔اور بعض نے کہا ہے: بغیر لعاب کے پھونک مارنا مقصود ہے۔دیکھیں:النهاية في غريب الحديث والأثر (٥/٨٨)

❷ البخاري ٥٠١٧. ❸ مسلم(١٢٩٢)۔

نیز آپ سے یہ بھی روایت ہے:

''جب آپ ﷺ کو کوئی تکلیف ہوتی تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کیا کرتے۔'' ❶

مریض کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھ کر دم کرے۔ قرآن سارے کا سارا دم کرنے کی چیز ہے۔ ❷ اور تمام قرآن میں شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ﴾ [فصلت : ٤٤]

''آپ کہہ دیجئے: یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[اسراء : ٨٢]

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے۔''

سوم:...... پانی پر دم کر کے پیئیں اور اس سے نہائیں:

آیات اور احادیث میں ثابت دعائیں پانی پر پڑھ کر دم کیا جائے؛ پھر اس

---

❶ البخاری (٥٠١٦) مسلم (١٢٩٢)۔

❷ یہ بات علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمائی ہے۔ جو کہ جادو اور بدنظری کے متعلق کی گئی ان کی تقریر میں کیسٹ ریکارڈ میں موجود ہے۔

میں سے مریض کو پلایا بھی جائے اور باقی پانی اس کے جسم پر ڈال دیا جائے۔
جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ پر دم کیا تھا۔ ❶
اگر دم کرنے کے لیے آب زمزم میسر آ جائے تو یہ زیادہ اکمل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمزم کے متعلق فرمایا ہے:

((إنها مباركة ، إنها طعام طعم ، و شفاء سقم ، و" ماء زم زم لما شرب له "............ "فإن شربته تستشفى به شفاك الله".))

"بیشک زمزم ایک مبارک پانی ہے۔"
"یہ کھانے والے کے لیے کھانا ہے" ❷
اور "بیماری کے لیے شفاء ہے" ❸
اور "زمزم سے وہ مقصد پورا ہوتا ہے جس کے لیے اسے پیا جائے۔" ❹
"اگر تم زمزم پیتے ہوئے اپنی بیماری سے شفاء کے طلب گار ہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا۔" ❺

---

❶ سنن أبي داؤد (٣٨٨٥)؛ اس کی سند کو علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ دیکھیں: مجموعة فتاوى و مقالات متنوعة ٩/٤٠٨؛ ٤٠٩۔

❷ صحيح مسلم (٢٤٧٣)۔

❸ صحيح الترغيب والترهيب للألباني (١١٦١)۔

❹ صحيح ابن ماجة للألباني (٣٠٦٢)۔

❺ المستدرك للحاكم ؛ وقد صحح هذه الزيادة (١/٤٧٣)۔

اور آپ ہی سے روایت ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ برتنوں میں اور مشکوں میں زمزم بھر کر اپنے ساتھ لے جاتے تھے، اسے مریضوں پر ڈالتے اور انہیں پلاتے۔“ [1]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں نے اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے زمزم سے شفاء حاصل کرنے میں عجیب اُمور تجربہ کیے۔ اور مجھے اس کی وجہ سے کئی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بالکل تندرست کر دیا۔“ [2]

چہارم:...... تیل پر دم کر کے اس کی مالش کریں:

زیتون کے تیل پر پڑھ کر دم کیا جائے۔ اور پھر اس کی مالش کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

”زیتون کا تیل کھایا کرو اور اس سے مالش بھی کیا کرو، بیشک یہ ایک با برکت درخت سے حاصل کیا گیا ہے۔“ [3]

اس تیل کی مالش کرنے کے بعد بیت الخلاء جانے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ [4]

---

1. سلسلة الأحاديث الصحيحة (٨٨٣)۔
2. زاد المعاد (٤/٣٩٣؛ ١٧٨)۔
3. صحيح الترمذي للألباني (١٨٥١)۔
4. فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء برئاسة شيخنا ابن باز رحمہ اللہ (المجموعة الثانية) (١/١٠٣)۔

پنجم:......تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دعائیں پڑھیں:

حضرت عثمان بن ابی عاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی؛ یہ درد وہ اپنے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے محسوس کررہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اپنا ہاتھ اس جگہ رکھو جہاں تم اپنے جسم سے درد محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ ((بِاسْمِ اللّٰهِ)) کہو اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ.))

''میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں۔'' [1]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں کوئی تکلیف محسوس ہو تو اپنا ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھو اور کہو:

((بِاسْمِ اللّٰهِ) وَ (بِاللّٰهِ) (أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجْعِي هٰذَا))

'' (اللہ تعالیٰ کے نام سے)اور(اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے) میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت سے اپنی اس تکلیف کے شر سے پناہ چاہتا ہوں'' اور پھر اپنا ہاتھ اٹھا لو، اور دوبارہ ایسے ہی کرو۔''

[1] صحیح مسلم (۲۲۰۲)

ایسا وتر تعداد میں (یعنی تین بار، پانچ بار یا سات بار) کرنا چاہیے۔“ ❷

اور ایک روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا دائیاں ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھو، اور سات بار یہ دعا پڑھ کر دم کرو؛ اور اس جگہ پر سات بار ہاتھ پھیرو:

((أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ .))

”میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت سے اس تکلیف کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔“ ہر بار دائیاں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔“ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو رسول اللہ ﷺ گھر والوں کی بیمار پرسی کرتے اور اپنا دایاں ہاتھ (مریض کے درد والے حصے پر) پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

((اَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا .)) ❸

---

❶ صحيح الترمذي (٣٥٨٨)- الصحيحة (١٢٥٨)-

❷ الصحيحة (١٤١٥)- وصحيح الجامع (٣٨٩٤)

❸ مسلم (٢١٩١)-

'' تکلیف کو دور فرما دے اے اللہ لوگوں کے رب! تو شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری ہی شفاء شفاء ہے۔ تو ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔''

[ان کے علاوہ نبی کریم ﷺ سے ثابت دیگر دعاؤں سے بھی دم کیا جا سکتا ہے]۔

ششم:......اپنے آپ پر دم کرنے کی دعائیں:

اپنے آپ پر دم کرتے وقت یہ دعائیں پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْ نَفْسِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْنِي مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْنِي.))

'' اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں اپنے آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو مجھ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو شفا دے گا۔''[1]

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَنِي.))[2]

---

[1] مسلم (۲۱۸٦)۔ جب اپنے آپ کو دم کر رہے ہوں تو ''اَرْقِيْ نَفْسِي'' پڑھیں۔ اور جب کسی دوسرے مرد کو دم کر رہے ہوں تو ''اَرْقِيْكَ'' پڑھیں۔ اور جب کسی عورت کو دم کر رہے ہوں تو '' اَرْقِيْكِ'' پڑھیں۔

[2] صحیح أبو داؤد (۳۱۰٦)۔ أحمد (۲۱۳۹)۔

''میں اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔''

((اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [1]

''اے اللہ لوگوں کے رب بیماری دور کرنے والے شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔''

ان کے علاوہ نبی کریم ﷺ سے ثابت دیگر دعاؤں سے بھی دم کیا جا سکتا ہے۔

ہفتم:......لعاب کے ساتھ مٹی ملائیں:

اس کی کیفیت یہ ہے کہ اپنی شہادت کی انگلی پر ایسی پھونک ماریں جس کے ساتھ ہلکا سا لعاب بھی ہو۔ پھر انگلی کو مٹی پر رکھ کر اٹھائیں اور مریض کو دم کرتے وقت تکلیف کی جگہ پر لگائیں۔ اس کیفیت پر بخاری کی روایت دلالت کرتی ہے؛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ مریض کو یہ دعا پڑھ کر دم کیا کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ

---

[1] بخاری (٥٧٤٢) ابو داؤد (٣٨٩٠) ترمذی (٩٧٣)

سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.)) [1]

”اللہ تعالیٰ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی سے، ہمارے بعض کے تھوک سے تاکہ ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم سے شفا پائے۔“

صحیح مسلم کی روایت میں ہے جب کسی آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی؛ پھوڑا پھنسی یا زخم ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر ایسے رکھ دیتے: یہ کہہ کر سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ دی؛ پھر اسے اٹھاتے اور کہتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.)) [2]

”اللہ تعالیٰ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی سے، ہمارے بعض کے تھوک سے تاکہ ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم سے شفا پائے۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس کا معنی یا ہے کہ: اپنا ہلکا سا لعاب اپنی انگلی پر لیتے، پھر اسے مٹی پر رکھتے، اور اس کے ساتھ کچھ تھوڑی سی مٹی ملا دیتے۔ پھر اسے زخم یا بیماری کی جگہ پر لگا دیتے۔ اور زخم پر لگاتے ہوئے زبان سے مذکورہ بالا دعا پڑھا کرتے۔ واللہ اعلم [3]

---

[1] بخاری (۵۷۴۲) ابو داؤد (۳۸۹۰) ترمذی (۹۷۳)

[2] مسلم (۲۱۹۴)۔ بخاری (۷۵۴۶) [3] مسلم (۲۱۹۴)

ہشتم:......دم سے قبل، پڑھتے وقت اور بعد میں پھونکنے کا جواز:

دم پڑھنے سے قبل، پڑھنے کے ساتھ اور بعد میں پھونک مارنی چاہیے۔اس کی دلیل بذیل نصوص سے معلوم ہوتی ہے:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ روزانہ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے؛ پھر ان میں سورتیں......مذکورہ بالا ......پڑھ کر دوبارہ پھونک مارتے۔ (1) اس حدیث میں سورتیں پڑھنے سے قبل پھونک مارنے کی دلیل ہے۔

۲۔ ایک دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ روزانہ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے؛ پھر ان میں ﴿ قل هو الله أحد﴾ اور معوذتین ......پڑھ کر پھونک مارتے۔ (2) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مراد یہ ہے کہ یہ سورتیں پڑھتے اور پڑھنے کے دوران پھونک مارتے۔'' (3)

۳۔ جیسا کہ اس پاگل کے قصہ میں بھی آیا ہے جس پر ایک صحابی نے دم کیا تھا۔ راوی کہتا ہے: '' آپ نے سورت فاتحہ پڑھ پڑھ کر تین دن تک صبح و شام اسے دم کیا۔ جب سورت فاتحہ ختم ہوتی تو آپ اپنا لعاب جمع کر کے اس پر

---

(1) صحيح البخاري (٥٠١٧)۔ (2) صحيح البخارى (٥٧٤٨)۔

(3) فتح الباري لابن حجر (٢١٠/١٠)۔

تھوک دیتے۔

اس حدیث میں قرأت کے بعد پھونک مارنے کی دلیل ہے۔

نہم:......پھونک مارنے کے بغیر دم:

پھونک مارنے اور لعاب ڈالنے کے بغیر بھی دم کرنا جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ کیونکہ جب آپ مریض کی عیادت کرتے تو یوں دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبَ الْبَأْسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [1]

”اے اللہ لوگوں کے رب! بیماری دور کرنے والے شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔“

ایسے ہی جبرائیل امین علیہ السلام نے جب نبی کریم ﷺ کو دم کیا تو اس میں ثابت نہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے پھونک ماری ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبرائیل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اور عرض گزار ہوئے: اے محمد ﷺ! کیا آپ تکلیف محسوس کررہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري (٥٦٧٥)۔ صحيح مسلم (٢١٩١)۔

''ہاں۔'' تو انہوں نے یہ کلمات کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ .)) [1]

''اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ہر اس چیز سے شفا دے گا جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

یہ دونوں احادیث مبارکہ بغیر لعاب اور بغیر پھونک مارنے کے دم کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

دہم:...... چند لازمی تنبیہات:

ا۔ مشروع جھاڑ پھونک وہ ہے جس میں باتفاق علماء تین شرائط پائی جائیں:

أ:......اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اس کے اسماء وصفات پر مشتمل اذکار و دعائیں ہوں۔

ب:......واضح عربی زبان میں ہو، اور اس کا معنی سمجھا جاسکتا ہو۔

ج:...... یہ کہ اس جھاڑ پھونک پر کلی اعتماد نہ کیا جائے، بلکہ یہ اعتقاد رکھا

[1] صحيح مسلم (٢١٨٦)۔

جائے کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود مؤثر نہیں ، بلکہ اس کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہوتی ہے۔

۲۔ ممنوع جھاڑ پھونک وہ ہے جس میں شرکیہ باتیں پائی جائیں۔ جیسے غیر اللہ کو پکارنا، اس سے مدد طلب کرنا، جنات اور شیاطین سے مدد طلب کرنا؛ یا مجہول قسم کے نام گننا [1]، یا پھر ایسے کلام سے دم کرنا جس کا معنی سمجھ میں نہ آتا ہو۔ [2]

۳۔ دم کرنے والے اور دم کیے جانے والے کی نیت خالص ہو۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا اعتقاد ہو کہ شفاء اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی۔ اور دم اور جھاڑ پھونک کرنا نفع بخش اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اور شفاء اللہ کے حکم سے ہوگی۔

4۔ مسلمان کے لیے کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہ وہ جادوگروں اور کاہنوں کے پاس جائیں ؛ نہ ہی کسی چیز کے متعلق سوال کرنے کے لیے اور نہ ہی ان سے علاج کروانے کے لیے۔ اور انسان پر واجب ہوتا ہے کہ ان کی باتوں کی تصدیق نہ کرے۔ اور نہ ہی ان کے پاس جائے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے جادوگروں ، کاہنوں ، اور پیشین گوئی کرنے والوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے؛ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

---

[1] السحر والشعوذة و أثرها على الفرد والمجتمع لشيخنا العلامة صالح بن فوزان حفظه الله تعالىٰ (ص ٨٠ - ٩٢-٩٤)

[2] اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء (١/٢٦١)۔

((من أتى عرافاً فسأله عن شئي لم تقبل صلاته أربعين [1] ليلةً .)) [2]

"جو فال نکالنے والے کے پاس آیا اور اس سے کوئی چیز پوچھی، اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں ہوگی۔"

نیز نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((من أتى عرافاً أو كاهناً فصدقه بما يقول ، فقد كفر بما أنزل على محمد .)) [3]

جو نجومی، کاہن اور فال گر کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، یقیناً اس نے [محمد ﷺ پر نازل کیے جانے والے] قرآن کا کفر کیا۔"

۵۔ مسلمان کے لیے کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہ وہ جادو کو جادو کے ذریعہ سے ختم کرائے۔ اس لیے کہ جادو شیاطین کی عبادت بجالائے بغیر؛ اور غیر اللہ سے مدد طلب کیے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ اس میں شیاطین کی عبادت کر کے ان کی قربت حاصل کی جاتی ہے۔ [4]

٦۔ کسی مسلمان کے لیے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ علاج کی معرفت حاصل

---

[1] چالیس دن تک نماز قبول نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ شرح کتاب التوحید للشیخ الفوزان (ص۲۱۳)۔

[2] صحیح مسلم (۲۲۳۰)۔ [3] صحیح ابن ماجة (٦٣٩)۔

[4] فتاوی نورٌ علی الدرب، لسماحة الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (۳/۳۱۸)۔

کرنے کے لیے جنات سے مدد حاصل کرے۔یا پھر ان سے کسی قسم کی خدمات حاصل کرے۔

اس لیے کہ جنات سے مدد حاصل کرنا شرک کا کام ہے۔[1] جیسا کہ غائب سے مدد حاصل کرنا جائز نہیں خواہ وہ غائب جنات میں سے ہو یا کوئی دوسری مخلوق۔ اور خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ بلا ریب مدد صرف اس حاضر سے طلب کی جاسکتی ہے جو اس پر قدرت رکھتا ہو۔[2] اور وہ جھاڑ پھونک کرنے والا جو جنات سے مدد طلب کرتا ہو، اس کے اوپر [ایمان کے عدم سلیم ہونے کی] تہمت ہو، تو اس کے پاس علاج کروانا جائز نہیں۔ یہ انسان بھی کاہنوں اور اس طرح کے دوسرے لوگوں کی جنس میں سے ایک ہے۔

۷۔ جادو کے فضائی چینلز (ٹی وی) دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو معاشرہ میں باطل چیزوں کو رواج دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ رہ گیا ان چینلز والوں کو فون کر کے سوال پوچھنا اور پھر اس کی تصدیق کرنا؛ تو یہ بھی اس وعید میں شامل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((من أتى عرافاً أو كاهناً فصدقه بما يقول ، فقد كفر بما أنزل على محمد .)) [سبق تخريجه]

''جو نجومی، کاہن اور فال گر کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی

---

[1] فتاوى اللجنة الدائمة ، برئاسة شيخنا ابن باز رحمه الله؛ المجموعة الثانية(١/٩١)۔

[2] السحر و الشعوذة للفوزان (ص٨٦)۔

بیشک اس نے قرآن کا کفر کیا۔‘‘

۸۔ صحیحین ❶ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔جس کی وجہ سے آپ کو خیالات آتے تھے کہ آپ نے کوئی کام کرلیا ہے، حالانکہ آپ نے کچھ بھی نہیں کیا ہوتا تھا۔ ❷

علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جادو بھی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے۔ اور ایک ایسی پیش آنے والی علت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر پیش آنا بھی ممکن ہے۔جیسا کہ دوسری مختلف قسم کی بیماریاں ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔اور نہ ہی اس سے شان نبوت پر کچھ قدح وارد ہوتی ہے ❸؛ اس لیے کہ یہ جادو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمور وحی اور اُمور عبادات کو متأثر نہیں کرسکا تھا۔ ❹

جس نے اس کے وقوع کا انکار کیا ہے، اس نے یقیناً ثابت شدہ دلائل اور اجماع صحابہ وسلف امت کا انکار کیا۔جو کہ کسی شبہ اور وہم میں پھنسا ہوا ہے اس کی کوئی صحیح بنیاد ہی نہیں۔اور نہ ہی اس کی بات پر توجہ دی جائے گی۔ ❺

---

❶ البخاری (٦٣٩١)۔مسلم (٢١٨٩)۔ ❷ یہ جادو لبید بن أعصم یہودی نے کیا تھا۔

❸ زاد المعاد لابن قیم رحمہ اللہ (٤/١٢٤)۔

❹ المجموع الثمین لفتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ (٢/١٣٤)۔

❺ فتاوی اللجنة الدائمة برئاسة شیخنا ابن باز رحمہ اللہ (١/٣٨٠)۔

۹۔ جب کبھی دم کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو کوئی حرج والی بات نہیں۔اس بنا پر انسان اُن ستر ہزار سے باہر نہیں ہوگا [1]؛ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ وہ ''دم'' کروالیا کریں۔

اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے یتیم بچوں کی ماں کو حکم دیا تھا کہ وہ انہیں دم کروایا کریں۔جیسا کہ صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ [2]

۱۰۔ ستر ہزار کے جنت میں داخل ہونے والی روایت میں یہ الفاظ ''وہ جھاڑ پھونک نہیں کرتے'' زیادہ ہیں جو کہ ضعیف اور شاذ ہیں۔ [3]

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث میں یہ زیادہ الفاظ راوی کا وہم ہیں۔ [4]

۱۱۔ جو لوگ غیب جاننے کا دعوی کرتے ہیں؛ ان کے پاس قمیص یا کوئی دیگر کپڑا بھیجنا جائز نہیں۔اور ایسے ہی ان کی باتوں کی تصدیق کرنا بھی حرام ہے۔اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت صحیح احادیث میں ایسا کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ [5]

---

[1] مراد وہ ستر ہزار ہیں جو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے جیسا صحیح بخاری میں ہے (۲۲۰)۔ان لوگوں کی صفت یہ ہوگی کہ یہ صرف اللہ پر توکل کرنے والے ہوں گے۔کسی سے جھاڑ پھونک نہیں کروائیں گے۔

[2] مجموع الفتاوی ومقالات متنوعة لابن باز رحمہ اللہ (۲۸/۶۱)۔

[3] یہ بات علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے کہی ہے؛ جو کہ کیسٹ میں موجود ہے۔

[4] فتاوی اللجنة الدائمة المجوعة الثانية (۱/۸۳)۔

[5] فتاوی اللجنة الدائمة المجوعة الثانية (۱/۶۱۷)۔

۱۲۔ بعض جادوگر اور شعبدہ باز ایسے بھی ہوتے ہیں جو کچھ نہ کچھ قرآن اور دوسری دعائیں بھی پڑھتے ہیں لیکن پھر اس میں شرکیہ کلام کی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ اور جنات اور شیاطین سے مدد طلب کرتے ہیں۔ یہ ایک دھوکہ بازی ہے؛ اس پر چوکنا ہونا اور بچ کر رہنا ضروری ہے۔ [1]

۱۳۔ کفار کے پاس صرف میڈیکل کے اُمور میں علاج کروانا جائز ہے، جیسا کہ آپریشن؛ یا مباح ادویات کی تشخیص وغیرہ۔ جب کہ دعا اور جھاڑ پھونک سے علاج صرف مسلمان اور صحیح العقیدہ ڈاکٹر یا حکیم سے کروایا جا سکتا ہے۔ [2]

۱۴۔ مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ قرآن پڑھ کر دم کر کے کسی غیر مسلم کا علاج کر سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ یہ کافر جنگی نہ ہو۔ اس لیے کہ علاج کرنا احسان کا کام ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ اَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ﴾ [البقرة : ١٩٥]

''اور احسان کرو؛ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

او یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے دم کرنے سے شفایاب ہونا اس کے اسلام لانے کا سبب بن جائے۔ [3]

۱۵۔ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے شوہر یا بیٹے یا بھائی یا دیگر کسی محرم

---

1. كتاب السحر والشعوذة (ص ٩٢)۔
2. فتاوى اللجنة الدائمة المجوعة الثانية (١٠٤/١)۔
3. فتاوى اللجنة الدائمة (١٠٥/١)۔

رشتہ دار کو دم کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے ثابت ہے آپ رسول اللہ ﷺ کی مرض موت میں آپ کو دم کیا کرتی تھیں۔ ❶

۱۶۔ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ بوقت ضرورت کسی اجنبی مرد پر دم کر کے پھونکے۔ اس ضرورت کو شرعی ضوابط کی روشنی میں مقرر کیا جائے گا۔ ❷

۱۷۔ دم کرنے والے مرد کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جس عورت کو دم کر رہا ہے اس کے جسم کے کسی حصہ کو ہاتھ لگائے۔ ایسا کرنے میں فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہاں عورت کو چھوئے بغیر اس پر پڑھ کر پھونک مار دے۔ ❸ ہاں اگر عورت اس کی محرم رشتہ داروں میں سے ہو تو پھر اسے چھونے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ ❹

۱۸۔ اگر ایک مرد کے پاس دم کروانے والی کئی خواتین موجود ہوں اور سب پر دم کیا جا رہا ہو تو پھر اسے خلوت شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ خلوت ممنوع اور حرام ہے اور ایسا اس وقت ہوگا جب اکیلی عورت کسی نا محرم مرد کے ساتھ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' ❺

---

❶ صحيح البخاری (٥٠١٨)۔ صحيح مسلم (٢١٩٢)۔

❷ فتح الباری (١/١٣٦)۔ ❸ فتاوی اللجنة الدائمة (١/٩٠)۔

❹ یہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا قول ہے جو کہ جادو ونظر بد سے متعلق ان کی تقریر میں کیسٹ ریکارڈ کی صورت میں موجود ہے۔

❺ صحيح الترمذي (١١٧١)۔

❀ عورتوں کے ایک گروہ کی موجودگی کی صورت میں خواہ یہ دو عورتیں ہوں یا اس سے زیادہ؛ جو کسی ایسے قابل اعتماد انسان کے پاس بیٹھی ہوں جو کہ آسیب زدگی اور نظر بد اور مرگی وغیرہ کا علاج کرتا ہو تو پھر اس صورت میں یہ بیٹھنا ممنوع نہیں ہوگا۔ ❶ خلوت کی یہ حرمت صرف سفر کے لیے ہے۔ ❷

۱۹۔ حیض اور نفاس والی عورت پر ان دعاؤں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۔ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن کریم کو چھوئے بغیر تلاوت کرنا جائز ہے۔ ❸

۲۱۔ جنابت والے مرد کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں یہاں تک کہ غسل کر لے۔ ❹

۲۲۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ حیض و نفاس والی عورتیں اپنے آپ پر دم کریں، یا کسی دوسرے پر دم کریں ❺ یا پھر دم کیا ہوا پانی استعمال کریں۔ ❻

۲۳۔ جنابت والے کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ قرآن پڑھ کر کسی پر دم کرے یہاں تک کہ وہ غسل کر لے۔ ❼

---

❶ الفتاوى الذهبية في الرقية الشرعية (ص ٢٦-٢٧)۔
❷ فتاوى نورٌ على الدرب لا بن باز رحمه الله (١/٣٣٦)۔
❸ مجموع فتاوى ومقالات متنوعة (٢٤/٣٤٥)۔
❹ مجموع فتاوى ومقالات متنوعة (٢٤/٣٤٥)۔
❺ فتوى مكتوبة للشيخ ابن جبرين رحمه الله (٢٤ شعبان سنة ١٤١٨ هـ)۔
❻ الفتاوى الذهبية (ص ٣٤)۔الكنز الثمين لفتاوى ابن جبرين (١/١٩٥)۔
❼ الفتاوى الذهبية (ص ٣٤)۔الكنز الثمين لفتاوى ابن جبرين (١/١٩٥)۔

۲۴۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی ''دم کرنے والا'' کسی ایسی عورت پر دم کرے جو بیوگی کی عدت گزار رہی ہو، یا جو حیض و نفاس کی حالت میں ہو، یا جو کوئی حالت جنابت میں ہو۔ اگر جنابت سے غسل کرلیا جائے تو یہ اس کے حق میں افضل ہے۔ [1]

۲۵۔ ''دم کرنے والے'' کو چاہیے کہ وہ دم کرتے ہوئے جو آیات اور دعائیں پڑھ رہا ہے مریض کو سنا کر پڑھے؛ تاکہ وہ اس سے کچھ سیکھ بھی لے اور اس پر مریض کا دل بھی مطمئن ہو کہ یہ اصل میں شرعی دم ہی کیا جارہا ہے۔

۲۶۔ بعض معالج کی طرف سے کچھ سورتوں اور تسبیحات کو بطور خاص متعین کرنا جنہیں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد پڑھا جائے تاکہ سحر زدہ انسان کو خواب میں کچھ نظر آ جائے، یہ بدعت ہے؛ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور نہ ہی اس پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل موجود ہے۔ [2]

۲۷۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ آیت الکرسی یا دوسری قرآنی آیات یا احادیث مبارکہ میں وارد شرعی دعائیں لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے۔ تاکہ شیاطین سے حفاظت ممکن ہو یا پھر کسی بیماری سے شفاء حاصل کی جاسکے۔ علماء کے ہاں صحیح ترین قول یہی ہے۔ [3]

---

[1] الفتاوی الذهبية (ص ٣٤)۔الكنز الثمين لفتاوى ابن جبرين (١/١٩٥)۔

[2] فتاوى اللجنة الدائمة (١/٩٦)۔

[3] المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان (١/٢٤٤)۔

۲۸۔ اہل خرافات اور شعبدہ بازوں کے پاس جانا اور شفاء حاصل کرنے کے لیے ان سے اوراق وغیرہ لے کر جلانا اور انہیں سونگھنا، اور اس طرح کے دیگر کام کرنا جائز نہیں۔ یہ ایسی خرافات باتیں ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ [1]

۲۹۔ شیطان کو بھگانے کے لیے قرآن مجید کو مریض کے چہرہ پر رکھنا جائز نہیں۔ ایسا کرنے میں قرآن کی اہانت اور شیطان کو راضی کرنا ہے۔ [2]

۳۰۔ وہ عورت جو بچے کو جب اکیلا چھوڑتی ہے تو شیطان وغیرہ سے حفاظت کے لیے قرآن مجید بچے کے سینہ پر یا اس کے قریب رکھ دیتی ہے؛ اور خود کام کاج میں لگ جاتی ہے۔ یہ عمل بھی جائز نہیں کیونکہ اس میں قرآن کی بے ادبی کا اندیشہ ہے اور بذات خود یہ عمل غیر شرعی ہے۔ [3]

۳۱۔ ایسے ہی شفاء حاصل کرنے کے لیے گیلی یا خشک مٹی پر پھونک مار کر اس پر لعاب ڈالنا، اور پھر اس میں پانی ملا کر پی لینا؛ اس کی بھی کوئی دلیل نہیں۔ [4]

۳۲۔ دم وتعویذ کرنے والے کا انگوٹھیوں پر آیات اور شرعی دعائیں لکھ کر انہیں زعفران کے پانی میں ڈبونا، اور پھر ان انگوٹھیوں کو کاغذ پر رکھنا تاکہ یہ نقش لکھائی کا قائم مقام ہو جائے؛ پھر ان اوراق کو دھو کر پی لینا؛ یہ تمام باتیں

---

[1] السحرة والمشعوذين (ص ۸۷-۸۸)۔

[2] فتاوى اللجنة الدائمة (۱/۱۸۸-۱۸۹)۔

[3] المنتقى (۲/۱۵۰)۔

[4] فتوی ابن باز رحمہ اللہ، کیسٹ ریکارڈ، (۸ شعبان ۱۲۱۹ھ)

ناجائز ہیں۔اس لیے کہ شرعی دم کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ دم کرنے والے اور دم کروانے والے کی نیت قرآن مجید کی آیات کے لکھنے سے شفاء حاصل کرنے کی ہونی چاہیے۔ ❶

۳۳۔ زہریلی چیزوں کا منتر بھی ثابت نہیں ہے۔ یہ وہ منتر ہے جسے ''بچھو منتر'' کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ایک منتر ہے جسے پڑھ کر پانی پر پھونکتے ہیں، پھر وہ پانی پی لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ: اس منتر کے پڑھنے کے بعد سانپ اور بچھو کو مارنا نہیں چاہیے؛ ❷ اور نہ جس جگہ سانپ اور بچھو رہتے ہیں اس کے بارے میں کسی کو خبر دینی ہے۔ ❸ اور وہ خود ساختہ دعا یہ ہے:

---

❶ فتاوی اللجنة الدائمة (۱/۹۱)۔

❷ نبی ﷺ نے فرمایا:"اقتلوا الحية والعقرب، وان كنتم فى الصلاة"...... ''سانپ اور بچھو کو مار دو چاہے تم نماز میں ہی کیوں نہ ہو'' رواہ الطبرانی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیے: صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۱۵۱ اور صحیح ابو دائود ح: ۸۵۴۔

❸ نبی ﷺ نے فرمایا:"اقتلوا الحيات كلهن ، فمن خاف ثأرهن فليس منا۔"...... ''ہر قسم کے سانپوں کو ماردو، جو ان کے اثر سے ڈرا وہ ہم میں سے نہیں۔'' رواہ ابو دائود ،نسائی اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیں: صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۱۴۹]

نوٹ: ......گھر میں رہنے والے سانپوں کو تین دفعہ مہلت دی جائے گی۔ صحیح مسلم کے نزدیک تین دن کی مہلت دی جائے گی سوائے دو قسموں کے: (ا) چھوٹے (۲) زہریلے۔ ان دونوں کو بغیر مہلت دیے مار ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹے اور زہریلے سانپوں کو مار ڈالو کیونکہ اس سے حمل ساقط اور بصارت ختم ہو جاتی ہے۔'' زہریلے سانپوں سے مراد وہ سانپ ہیں جن کی پیٹھ پر دو کالی دھاروں کے نشان ہوں۔ اور کہا گیا ہے کہ سفید نشان ہوں۔ اور چھوٹے سانپوں سے مراد ایسے سانپ ہیں جو چھوٹی دم کی وجہ سے دُم کٹے لگتے ہیں۔ بصارت کو ختم کرنا'' یعنی ان سانپوں کے ڈر سے یا ان کو دیکھنے سے بصارت ختم ہو جاتی ہے۔ حمل ساقط ہو جانا: یعنی حاملہ عورتیں جب انہیں دیکھتی ⇦⇦⇦

"اللھم إنھا عزیمة العقرب مرت علی الیھود والنصاری ومرت علی سلیمان بن داؤد وقالت: وما یُبکیك یا نبی اللہ؟ قال: دابة من دواب النار صفراء کالزھر، سوداء کالدھر أم صدید کالدینار أم ذنیب کالمنشار نزل جبریل علی دمھا وإسرافیل علی سمھا شھق اللہ ثلاث شھقات قال اسکنی في عزة اللہ وکتبك في لوحٍ محفوظ."

''اے اللہ یہ بچھو کا منتر ہے جو یہود و نصاری اور سلیمان بن داؤد کے پاس آ کر پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: مجھے ایک آگ کے جانور نے رلایا ہے جو پھول کی طرح پیلا، زمانے کی طرح کالا، پگھلے ہوئے دینار کی طرح اور تیز آری کی طرح تھا۔ اس جانور کے خون میں جبرئیل نازل ہوئے اور اس کے زہر میں اسرافیل نازل ہوئے؛ اللہ تعالیٰ نے چنگھاڑ ماری تین چنگھاڑیں۔ اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی عزت اور قدرت سے آرام دے دیا ہے۔'' اور تجھے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔''

اس منتر کی کئی ایک شکلیں ہیں جن میں سے کوئی بھی شکل شرک سے خالی نہیں۔ [1]

⇦⇦⇦ ہیں تو ان کا حمل گر جاتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جو سانپ مسجد میں ملیں انہیں مار ڈالنا چاہیے۔'' دیکھیں: فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی ج، ۳، ص: ۱۲۳۳.

[1] مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (۱/ ۲۱٤)۔

میرے علم کے مطابق اس دعا کی کوئی دلیل نہیں [1] اور نہ ہی اس کا استعمال کرنا جائز ہے؛ بلکہ اس سے بچ کر رہنا اور اس کا ترک کر دینا واجب ہوتا ہے۔ [2]

۳۴۔ بعض معالج خیال کرتے ہیں کہ جب کہ آسیب زدہ انسان پر بے ہوشی کے عالم میں اس آیت کی تلاوت جنات کو حاضر کروانے کے لیے کی جائے تو جنات حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ آیت یہ ہے:

﴿وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَّلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ﴾ [الصافات: ١٥٨]

"اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے مابین رشتہ مقرر کیا ہے حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (اللہ کے سامنے) حاضر کیے جائیں گے۔"

یہ تفسیر انتہائی کوتاہی پر مبنی ہے۔ علمائے امت اس آیت کی اس تفسیر کے خلاف ہیں۔ جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ اور دوسرے علماء نے لکھا ہے۔ ابن کثیر فرماتے ہیں: "اس سے مراد یہ ہے کہ: انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ جنات یوم حساب میں عذاب دینے کے لیے حاضر کیے جائیں گے اس لیے وہ اس دن کو جھٹلاتے تھے۔ اور اس کے متعلق اپنی طرف سے من گھڑت باتیں کیا کرتے تھے؛ اور بلا علم کے فتوے ٹھونکا کرتے تھے۔ [3]

---

[1] الفتاوى الشرعية في المسائل الطبية للشيخ ابن جبرين رحمہ اللہ (ص٤٨)۔

[2] فتاوى اللجنة الدائمة (١/٢٥٥-٢٦٦)۔

[3] تفسير ابن كثير (٤/٢٤)۔

۳۵۔ ایسے ہی پیالے پڑھنا؛ ہتھیلیاں پڑھنا،اور علم البروج وغیرہ سے مدد حاصل کرنا جیسا کہ آج کل میگزین اور اخبارات پیش کر رہے ہیں، یہ تمام جادو کی اقسام،علم غیب کا دعوی اور کہانت کی اقسام ہیں۔کہانت جادو کی ہی ایک قسم ہے اور یہ تمام اعمال باطل ہیں۔ [1]

۳۶۔ اگر کسی انسان کے ساتھ جنات ہوں تو ان جنات کو آگ سے جلانا مطلقاً حرام ہے۔ [2] اس لیے کہ آگ سے عذاب دینے کا اختیار صرف آگ کے رب یعنی اللہ تعالیٰ کو ہے۔ البتہ آسیب زدہ کے علاج کے لیے برقی شاک استعمال کرنے کے بارے میں ہمیں کسی اصل کا علم نہیں۔ [3]

۳۷۔ بخورات اور دھونی دینا،جس میں لبان، یا دوسری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں؛ تا کہ اس دھویں سے شیطان بھاگ جائے۔اس کی کسی شرعی دلیل کا ہمیں علم نہیں ہوسکا۔ اس کا ترک کرنا واجب ہے۔اس لیے کہ یہ ایسی خرافات ہیں جن کی کوئی دلیل نہیں ہے۔شیطانوں کوتو بکثرت ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید کرکے، اور اللہ تعالیٰ کے کلمات سے اس کی پناہ میں آ کر بھگایا جاسکتا ہے۔اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اس دھونی سے مقصود شیاطین اور جنات کو راضی کرنا ہو؛ یا مرض سے شفاء حاصل کرنے کے لیے ان سے مدد حاصل کرنا ہو۔ [4]

---

[1] السحر والشعوذة لصالح الفوزان رحمه الله (ص ۸۰)۔

[2] الفتاوی الذهبية (ص ۷۲)۔ [3] مهلاً أيها الرقاة (ص ۷۹)۔

[4] مجموع فتاوى ومقالات متنوعة (۱۷۱/۲۶)۔وفتاوى نورٌ على الدرب (۳۹٦/۱)۔الفتاوى الذهبية (ص ۱۲۷)۔

۳۸۔ تعویذ کرنے والے کا بھیڑیے کی چمڑی استعمال کرنا اور اسے مریض کو سونگھانا؛ تا کہ پتہ چل سکے کہ کیا مریض کو پاگل پن ہے یا کوئی دیگر مرض؟۔ یہ ایک ناجائز عمل ہے۔ایسے اس چمڑے کا یا اس کے ایک ٹکڑے کا گھر یا دکان میں رکھنا تا کہ شیطان بھاگ جائیں بالکل بے دلیل بات ہے۔ایسا کرنا جائز نہیں ۔لوگوں کا یہ کہنا کہ جنات بھیڑے سے ڈرتے ہیں ایک خرافات و من گھڑت حکایت ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ [1]

۳۹۔ ایسے ہی جادو توڑنے کے لیے مریض کے سر پر سیسہ گرانا ؛ جائز نہیں۔اس لیے کہ ایسا کرنا بھی کہانت کی ہی ایک قسم ہے۔اور مریض کا اس پر راضی رہنا، جنات سے مدد حاصل کرنے اور اس شیطانی عمل میں ان کی مدد ہے۔ [2]

۴۰۔ مقناطیسی عمل کے ذریعہ علاج کروانا یہ بھی کہانت کے اعمال میں سے ہی ایک عمل ہے۔اس کو ایک طریقہ بنالینا تا کہ اس سے چوری شدہ مال کی جگہ؛ یا گمشدہ چیز، یا مریض کے علاج یا دیگر کسی بھی عمل کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں ناجائز بلکہ شرک ہے۔ [3]

۴۱۔بعض قرآنی آیات کو نقش کی صورت میں لکھنا ،یا بعض برتنوں پر کندہ کروانا تا کہ ان سے علاج کیا جاسکے؛ ایسا کرنا بھی حرام ہے۔اس میں کوئی شک

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة (۱/۹۱-۱۲۴)۔

[2] مجلة البحوث الإسلامية (۱/۵۹۳)۔

[3] المصدر السابق (۱/۵۹۳)۔

والی بات نہیں ۔جس کسی کے پاس اس قسم کے برتن ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان آیات کو مٹا دے۔اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر کسی پاک جگہ پر گڑھا کھود کران برتنوں کو دفن کر دے۔ ❶

۴۲۔ پانی کی ٹنکی پر پڑھ کر دم کرنا اور پھر اس سے پانی لوگوں میں تقسیم کرنا ،ایک بے بنیاد عمل ہے۔مشروع طریقہ یہ کہ: یا تو مریض پر دم کیا جائے، یا پھر اتنے ہی پانی پر دم کیا جائے جو مریض کو دیا جائے[یا اسے پلایا جائے]۔ ❷

۴۳۔ دم کرنے والے کی لعاب سے تبرک حاصل کرنا حرام ہے؛اس کا شمار شرک کے وسائل میں سے ہوتا ہے۔اس لیے کہ انسانی لعاب برکت اور شفاء کے لیے نہیں۔ اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کے لعاب سے تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے۔ہاں قرآن پڑھ کر یا مشروع دعائیں پڑھ کر پھونک مارنے کے ساتھ لعاب کے قطرہ کے چلے جانے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ ❸

۴۴۔ دم شدہ پانی کا لوگوں پر بیچنا یہ بھی ایک بے بنیاد چیز[اور کاروباری دھندہ] ہے۔ ❹

---

❶ المجموع الثمين لفتاوى ابن عثمين (٢/٢٤٣)۔

❷ فتاوى اللجنة الدائمة (١/٨٩)۔

❸ المصدر السابق (١/٧٥-٧٦)۔

❹ فتاوى نور على الدرب (١/٣١٥)۔

۴۵۔ ہاں اگر تکلیف مریض کے ہاتھ یا سر میں ہوتو دم کرتے ہوئے تکلیف کی جگہ پر پھونک ماری جائے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ پر دم تھا۔ جب آپ کو ہانڈی پکڑائی گئی تو وہ آپ کے ہاتھ پر گر گئی اور ہاتھ جل گیا۔تو آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔تو رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاتھ پر لعاب لگاتے اور یہ دعا پڑھتے:

((اَذْهِبَ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [1]

"تکلیف کو دور فرما دے اے اللہ لوگوں کے رب! تو شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری ہی شفاء اصل شفاء ہے۔تو ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔"

تو آپ کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگیا۔

۴۶۔ اگر تکلیف سارے بدن میں ہو، یا تکلیف کی جگہ ظاہری نہ ہو؛ جیسا کہ جنون، مرگی اور دل کی تنگی اور نظر بد میں ہوتا ہے؛ تو پھر ایسی حالت میں مریض کو سامنے بیٹھا کر اس پر دم کیا جائے۔ اس کی دلیل وہ واقعہ ہے جس

---

[1] رواہ أحمد (۱۵۴۵۲)۔ شعیب أرناؤوط نے کہا ہے: یہ حدیث مرفوع اور صحیح ہے۔اور اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔ نیز دیکھیں: مجمع الزوائد للهیثمی (۵/۱۱۳)۔

میں رسول اللہ ﷺ نے ایک آسیب زدہ پر دم کیا تھا۔

۴۷۔ ٹیپ ریکارڈ یا لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ یا ٹیلیفون کے ذریعہ دم کرنا: ایک جدید دور میں پیش آنے والا معاملہ ہے۔شرعاً ایسا کرنا جائز نہیں۔دم تو براہ راست آمنے سامنے مریض پر کیا جاتا ہے۔یا تو اس پر قرآنی آیات پڑھ کر دم کیا جائے یا پھر دوسری دعائیں پڑھ کر پھونک ماری جائے۔ ❶

۴۸۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جنات کی پٹائی لگاتے ،ان کا گلا دباتے ، اوران سے بات چیت بھی کرتے تاکہ جنات نکل جائیں۔لیکن آج کے اس دور میں جو کچھ مبالغہ دیکھنے اور سننے میں آ رہا ہے؛ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ ❷

۴۹۔ کعبہ کے غسل سے بچا ہوا پانی تبرک اور شفاء کی نیت سے استعمال کرنا جائز نہیں۔ بلکہ کعبہ کے حق میں مشروع اسکی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا ، اوراس کا طواف کرنا اور بغیر مبالغہ آمیزی اور بدعات ایجاد کیے اس کا ہر طرح سے احترام کرنا ہے۔ ❸

۵۰۔شادی کے وقت میاں اور بیوی بدنظری، حسد اور جادو کے خوف سے پانی پر قرآن پڑھ کر دم کرتے ہیں،او رپھر اس پر کوئی خوشبو یا کافور وغیرہ بھی

---

❶ رواہ أحمد (۱۲۸/۵)۔ ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد للهيثمی (۱۱۸/۵)۔فتاوی اللجنة الدائمة ۱۹۲/۱۔

❷ مجموع الفتاوی ومقالات متنوعة (۲۷۸/۲۸)۔

❸ فتاوی اللجنة الدائمة المجموعة الثانية (۲۱۴/۲)۔

ڈالتے اور پھر اس پانی سے نہا لیتے ہیں۔ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا بدعت ہے۔ ❶

۵۱۔ شہد یا دودھ یا اس طرح کی چیزوں پر پڑھ کر دم کرنا، اور مشک سے جسم کی مالش کرنا، اور عرق گلاب پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونکنا اور پھر اسے استعمال کرنا؛ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ سلف صالحین سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ ❷

۵۲۔ غروب آفتاب سے کچھ منٹ پہلے کا وقت نہانے کے لیے مقرر کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ ❸

۵۳۔ پانی بھر کر انجکشن پر دم کر کے پھر آسیب زدہ کی رگوں میں انجکشن لگا دینا؛ اور اس پر یہ دلیل پیش کرنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: شیطان بنی آدم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے اس کا خون دوڑتا ہے'' ❹ یہ ایک غیر شرعی طریقہ ہے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ مریض کی رگوں میں پانی کا ٹیکہ لگانے سے اسے تکلیف پہنچے۔ ❺

۵۴۔ کتاب ''الحصن الحصین'' اور ''حرز الجوشن'' اور '' سبعه

---

❶ المصدر السابق (۲/۳۰۵)۔

❷ فتاوی اللجنة الدائمة (۱/۹۷)۔

❸ المصدر السابق (۱/۹۸)۔

❹ البخاری (۲۰۳۸)۔؛مسلم (۲۱۷٤)۔

❺ فتاوی اللجنة الدائمة (۱/۲٦۸)۔

عقود " کوبطور حرز جان[اپنی حفاظت کے لیے] اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔ ❶

۵۵۔ اگر دم کرنے والا اپنے پاس تمام موجود مریضوں پر دم کی نیت سے پڑھ کر پانی پر دم کر دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ ❷

۵۶۔ اگر ضرورت پڑ جائے تو دم کردہ پانی یا تیل کو گرم کیا جاسکتا ہے۔

۵۷۔ لوگوں نے جو کچھ سورت زلزال کے متعلق بنا رکھا ہے، کہ اس سے یا تو مریض کو شفاء حاصل ہوتی ہے یا پھر موت آ جاتی ہے؛ اوراس سے بچہ گر جاتا ہے۔ یہ عوام الناس کی خرافات میں سے ایک ہے،اس کی کوئی دلیل نہیں۔ ❸

۵۸۔ جس جانور یا گاڑی کو نظر بد لگ جائے؛ انہیں دم کرنا جائز ہے؛ اور ایسے ہی پانی پر دم کرکے ان چیزوں پر پانی چھڑکنا بھی جائز ہے۔اور اگر یہ معلوم ہوجائے کہ نظر کس کی لگی ہے تو نظر بد لگانے والے کو حکم دیا جائے کہ وہ وضو کرے ،یا نہائے، یا پھر اپنے کسی عضوء کو دھوئے۔ اب اس پانی کو نظر لگی ہوئی چیز پر چھڑکا جائے۔خواہ وہ گاڑی ہو یا کوئی دوسری چیز۔ ❹

۵۹۔ نظر بد لگانے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اسے وضو کرنے یا غسل کرنے کا کہا جائے تو وہ اس سے انکار کرے۔ بھلے اس پر کسی بات کے کہنے کی وجہ سے نظر بد لگانے کی تہمت ہو، یا پھر یقین ہو کہ اسی کی نظر لگی ہے۔ ❺

---

❶ فتاوی اللجنة الدائمة (۱/۲٦۸)۔ ❷ من فتوی شیخنا ابن باز رحمہ اللہ (کیسٹ ریکارڈ)

❸ مجموع فتاوی ومقالات متنوعة (۲٦/۱۷۵)۔

❹ الفتاوی الذهبية (ص ۱۱۱)۔ ❺ الفتاوی الذهبية (ص ۱۱۲)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''جب تم سے نہانے کے لیے کہا جائے تو نہا لیا کرو۔''[1]

٦٠۔ نظر بد کبھی بلا ارادہ بھی لگ سکتی ہے؛ اس کی وجہ اس کی اولاد، بیوی، یا مال مویشی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب انسان کو کوئی چیز بھلی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور یوں کہے:

((مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))

اور انسان کو چاہیے کہ اپنے جسم کے کسی حصہ کو دھو کر یہ پانی اس چیز پر بہا دے۔[2]

٦١۔ عوام الناس میں مشہور ہے کہ جس انسان کے متعلق پتہ چل جائے کہ اس کی نظر لگتی ہے؛ اس پر چار تکبیر نماز جنازہ پڑھ لیتے ہیں خواہ اس پر وہ راضی ہو یا نہ ہو؛ یا پھر وہ سویا ہوا ہو، [اور اس پر یہ نماز پڑھ لیں] اور پھر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے نظر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ خواہ ماضی میں ہو یا مستقبل میں۔ لیکن اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے؛ اور نہ ہی میرا خیال ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہوگا۔[3]

---

[1] صحیح مسلم (۲۱۸۸)۔ [2] الفتاوی الذهبية (۱۱٤)۔

[3] فتوی الشیخ ابن جبرین رحمہ اللہ، (۲۴ شعبان ۱۴۱۸ھ)

یہ بعض علماء کے تجربہ سے ثابت ہے؛ مگر جس کی نظر بد لگتی ہو؛ اس کے حق میں یہ بہت ہی نقصان دہ عمل ہے؛ اس سے موت تک واقع ہو سکتی۔ لہٰذا ایسی حرکت کر کے کسی کے قتل کے ذمہ دار نہ بنیں۔

[مترجم: الدراوی]

٦٢۔ روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر ڈال کر دیکھا جاتا ہے؛ کہ کون ہے جو نظر بد کی وجہ سے خوف سے اس کو دیکھ رہا ہو؛ یہ ایک فاسد عقیدہ اور نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مخالف امر ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی انسان سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو جو کچھ لگا ہو؛ اسے صاف کر کے لقمہ کھا لے۔''[1]

٦٣۔ نئی گاڑی یا نئے مکان میں اس لیے ذبح کرنا تاکہ نظر بد اور حسد سے بچا جاسکے؛ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے زمرہ میں آتا ہے۔اس لیے کہ ذبح کرنے والا یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ اس عمل سے جنات اور شیطان کو راضی اور قریب کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اس پر مسلط نہ ہوں۔[2]

٦٤۔ نظر بد لگے ہوئے انسان کے لیے قبر کھودنا، یا بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لیے قبر کھودنا؛ شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ۔ بلکہ یہ ایسی خرافات ہیں جن کا ترک کرنا اور لوگوں کو اس سے خبردار کرنا واجب ہے۔[3]

٦٥۔ نظر بد لگے ہوئے مریضوں پر بعض عامل یہ کلمات پڑھ کر دم کرتے ہیں:

((حبس حابس ، حجر يابس، وشهاب قابس ،

وردت عين الحاسد إليه وعلى أحب الناس

[1] صحيح مسلم (٢٠٣٣)۔فتاوى العقيده لابن عثيمين رحمہ اللہ (٣٢٢)

[2] المنتقى للشيخ العلامة صالح الفوزان (١٣٥/٢)۔

[3] فتاوى اللجنة الدائمة (١١٢/١)۔

إليه.))

یہ مذکورہ کلام نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے؛ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے بھی کسی ایک نے ایسے نہیں کہا۔ نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے۔ اس کے الفاظ بھی عجیب وغریب قسم کے ہیں۔ نیز اس میں لوگوں پر ناحق سرکشی بھی ہے۔ نظر بد کا علاج قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت غسل والے طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔ [1]

٦٦۔ لکڑی پکڑ کر نظر بد اور حسد کا علاج کرنا نہ ہی شرعی دلیل سے ثابت ہے اور نہ ہی تجربہ سے۔ شرعی دلیل نہ ہونے کی وجہ سے اس پر اعتماد کرنا جائز نہیں۔ [2]

[1] فتاوی اللجنة الدائمة (١/١١١)۔

[2] فتوی ابن جبرین رحمہ اللہ (مکتوبة ٢٤ شعبان ١٤١٨ ھ)۔

جادو سے بچاؤ کی تدابیر

مسلمان کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جادو [1] اور جادوگروں کے شر [میں واقع ہونے] سے بچ کر رہے [تاکہ نہ نظر لگے نہ جادو چلے]۔ اس لیے بذیل اُمور کا ہونا ضروری ہے:

ا۔ اللہ تعالیٰ کی توحید خالص کا وجود:

توحید خالص اللہ تعالیٰ کی عظمت کے پختہ اعتقاد؛ جو کہ اس کی عزت وقدر کا حق ادا کرنے اور عبادت میں اس کی توحید و یگانگت بجالانے سے آتی ہے۔ یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ ان چیزوں میں کسی غیر کا کوئی حق نہیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات کا بجالانا ضروری ہے۔ اگر انسان کے دل میں یہ چیزیں اچھی طرح راسخ ہوجائیں تو اسے کسی قسم کی جھاڑ پھونک یا دم وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی چہ جائے کہ وہ شرور اور آفات

[1] **لغت میں**: جو کہ مخفی ہو، اور اس کا سبب انتہائی لطیف ہو۔ یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کے اعمال واسباب انتہائی مخفی ہوتے ہیں۔ اور اصطلاح میں: وہ جھاڑ پھونک؛ تعویذ و گنڈے؛ منتر اور طلسمی عملیات جو اللہ کے حکم سے انسان کے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور اس سے مقصود جادو کیے گئے انسان کو تکلیف پہنچانا ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر تکلیف نہیں پہنچاسکتے۔'' [البقرۃ ۱۰۲] المفید من کتاب التوحید لابن عثیمین رحمہ اللہ ص ۳۱۳۔

سے بچنے کے لیے اقدامات کرے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾

[غافر: ١٤]

”تم اللہ کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی مانیں۔“

توحید میں اخلاص شیطانی چالوں سے نجات کا بہترین ذریعہ ہے اور خود شیطان نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بات نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ٥ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾

[الحجر: ٣٩-٤٠]

”کہا پروردگار جیسے تو نے مجھے راستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لیے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔ ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں (ان پر قابو چلنا مشکل ہے)۔“

۲۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ:

انسان جب بھی اللہ تعالیٰ کا ڈر وخوف رکھے گا؛ اور خفیہ اور اعلانیہ اُمور میں اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کا احساس کرے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حکم اور فضل وکرم سے اس سے شر وآفات اور آزمائش کا خاتمہ کر دیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق : ٢]

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی راہ نکال دیتا ہے۔''

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾ [فصلت : ١٨]

''اور ہاں ایمان داروں اور پارساؤں کو ہم نے بال بال بچا لیا۔''

۳۔ واجبات کی ادائیگی اور حرام سے اجتناب گناہوں سے توبہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ﴾

[الشوری: ٢٠]

''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اس میں سے کچھ دے دیں گے اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔''

۴۔ کثرت سے تلاوت قرآن:

بلاشک وشبہ قرآن مجید میں تمام بدنی اور قلبی بیماریوں کی مکمل دوا اور علاج ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[اسراء ٨٢]

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا:

''اس بیماری کا علاج قرآن سے کرو۔'' [1]

خصوصاً سورت بقرہ کی تلاوت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورت بقرہ پڑھا کرو، بیشک اس کا پڑھنا برکت کا باعث ،اور اس کا چھوڑ دینا باعث حسرت وندامت ہے۔ اور [بطلہ] جادوگر اس [کو توڑنے] کی طاقت نہیں رکھتے۔'' [2]

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بطلہ سے مراد: جادوگر ہیں۔

۵۔ مسنون دعاؤں اور اذکار کے ذریعہ حفاظت کا اہتمام:

[ان دعاؤں میں سے:]

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.))

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں ہو یا آسمانوں میں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

---

1. الصحیحة (۱۹۳۱)۔صحیح الجامع (۳۹۶۹)۔
2. صحیح مسلم (۸۰۴)۔

تین تین بار صبح وشام یہ دعا پڑھ لینا انسان کے لیے ہر برائی اور شر وفساد سے حفاظت کا ذریعہ وسبب بن جاتی ہے۔

❀ **آیت الکرسی پڑھنا:** ......فرض نماز کے بعد پہلے دیگر مسنون اذکار پڑھے جائیں ، پھر آیت الکرسی پڑھی جائے۔ اور سوتے وقت اور صبح وشام ایک ایک بار یہ پڑھی جائے۔ یہ قرآن کریم کی سب سے عظیم الشان آیت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَاخَلْفَهُمْ وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾

[البقرۃ: ۲۵۵]

”اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جو ہمیشہ زندہ، اور ساری کائنات تھامنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو کہ آسمانوں میں ہے، اور وہ سب کچھ جو کہ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں کوئی سفارش کر سکے، مگر اسی کے اذن سے وہ جانتا ہے وہ سب کچھ جو ان کے سامنے ہے، اور وہ سب کچھ بھی جو کہ ان کے پیچھے ہے، جب کہ یہ لوگ اس کی معلومات

میں سے کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے، اوران دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی، اور وہی ہے سب سے برتر، نہایت ہی عظمت والا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"آیۃ الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ مکمل پڑھو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا۔" [1]

جو انسان بستر پر جاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے تو صبح تک اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں جا سکتا۔" [2]

❀ سورت بقرہ کی آخری آیات: رات کے پہلے حصہ میں یہ دو آخری آیات پڑھ لیں:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا

[1] بخاری مع الفتح: ٤/ ٦١٣؛ ورواه الطبرانی؛ حسن] [2] البخاری (٥٠١٠)۔

كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة أَنْتَ مَوْلَـٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَـٰفِرِينَ ﴾ [البقرة: ۲۸۵-۲۸۶]

”رسول ﷺ اس پر ایمان لائے جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہل ایمان نے بھی، سب ہی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، نیز کہتے ہیں: ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے، اورعرض کرتے ہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور ہم سب کو تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اس نے جو نیکی کمائی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس نے جو گناہ کمایا اس پر اس کا عذاب ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب! اور ہم پر اتنا بھی بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر اتنا بوجھ بھی نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور

ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے ہمیں کافر قوم پر غلبہ عطا فرما۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو انسان رات کو سورت بقرہ کی آخری یہ دو آیات پڑھ لے؛ صبح تک اسے ہر برائی سے حفاظت کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

❀ تینوں قل پڑھنا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ان کے پڑھنے کا وقت صبح فجر کی نماز کے بعد، اور رات کے شروع میں یعنی نماز مغرب کے بعد ہے۔ اس کے علاوہ سوتے وقت اور ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک بار ان کا وظیفہ کر لینا چاہیے۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

---

[1] البخاری (۵۰۰۹)۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾

ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

حدیث میں ہے: ''جو انسان صبح و شام کو تین تین بار یہ سورتیں پڑھ لے، اس کے لیے ہر مصیبت اور آفت سے حفاظت کے لیے کفایت کر جاتی ہیں۔'' [1]

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بیشک ان سورتوں سے کوئی بھی انسان بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ ان سورتوں کو بدنظری ختم کرنے، جادو سے بچنے اور تمام آفات و مصائب سے حفاظت کرنے میں خاص تاثیر حاصل ہے۔'' [2]

❀ **صبح و شام کے اذکار کی باقاعدگی:**...... صبح و شام کے اذکار؛ فرض نمازوں کے بعد کے اذکار، سونے اور بیدار ہونے اور گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے اذکار، بیت الخلاء میں جانے اور باہر نکلنے کی

[1] صحيح أبو داؤد (٥٠٨٢)۔ صحيح الترمذي (٣٥٧٥)۔

[2] بدائع الفوائد (٢/١٩٩)۔

دعائیں، اور ان کے علاوہ دیگر دعائیں اور اذکار جادو کا اثر ہونے؛نظر بد لگنے اور آسیب کی راہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکاوٹ بن جاتے ہیں۔
نیز اگر کسی انسان پر ان چیزوں کا اثر ہو گیا ہو تب بھی اس کا مؤثر ترین علاج یہی اذکار ہیں۔عزت مآب جناب علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ اذکار و دعائیں اس انسان کے لیے جادو وغیرہ کے شر اور دوسری برائیوں سے بچنے کے لیے بڑے اور اہم ترین اسباب میں سے ہیں جو صدق قلب اور ایمان کامل اور اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان اور شرح صدر کے ساتھ؛ ان کو اپنا معمول بنالے۔نیز جادو وغیرہ چل جانے کے بعد ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے بھی یہ اہم ترین اسباب میں ایک ہیں۔''[1]

❀ ایسے ہی یہ ورد [رسول اللہ ﷺ نے فرمایا]:

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))[2]

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور وہی تمام تعریفوں کا مالک ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔'' (سو مرتبہ صبح کے وقت)

---

[1] أخرجه مسلم ٢٦٩١.
[2] مجموع فتاوى ومقالات متنوعة (١٦٠/٨)۔

جو انسان روزانہ سو بار یہ کلمہ پڑھ لے، تو اس کے لیے تمام دن شیطان کے شر کے سامنے ڈھال بن جاتا ہے۔''❶

❀ ایسے ہی کثرت کے ساتھ یہ ورد:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))❷

''میں اللہ کے مکمل کلمات کیساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔''

جو کوئی کسی ٹھکانے پر پڑاؤ ڈالے؛ کسی گھر میں، یا جنگل میں، یا سمندر اور فضا میں سفر کے دوران یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز تکلیف (نقصان) نہیں دے سکتی یہاں تک کہ وہ اپنے اس ٹھکانہ سے کوچ کر لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو انسان کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور پھر تین بار یہ کلمات کہے:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔''

اسے کوئی چیز تکلیف (نقصان) نہیں دے سکتی یہاں تک کہ وہ اپنے اس ٹھکانہ سے کوچ کر لے۔''

---

❶ اس حدیث کا حوالہ گزر چکا ہے۔

❷ مسلم (۲۷۰۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو انسان رات کے وقت یہ کلمات تین بار کہہ دے، اس انسان کو اس رات میں کوئی زہریلی چیز نقصان نہیں دے سکے گی۔'' [1]

۶۔ ممکن ہو تو صبح نہار منہ سات کھجوریں کھانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس انسان نے سات عجوہ کھجوریں کھا کر صبح کی، اس پر سارا دن جادو یا زہر اثر نہیں کرے گا۔'' [2]

حضرت علامہ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ: ''مدینہ طیبہ کی تمام کھجوروں میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو انسان صبح کے وقت اس وادی کی سات کھجوریں اکٹھی کھالے......'' [3]

نیز آپ کا خیال یہ بھی ہے کہ: ''مدینہ کے علاوہ دیگر علاقوں کی سات کھجوریں کھانے پر بھی اللہ تعالیٰ سے اس فائدہ کی امید کی جاسکتی ہے۔'' [4]

---

[1] صحیح الترمذي (٣٦٠٤)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میرے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ لیے تھے۔ اور وہ یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک باندی کو کسی چیز نے ڈس لیا، مگر اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔''

[2] صحیح البخاری (٥٧٦٩)۔ صحیح مسلم (٢٠٤٧)۔

[3] مسلم (٢٠٤٧)۔

[4] مجموع فتاوی ومقالات متنوعة (٢٧٧/٣)۔

۷۔صدقہ و خیرات، نیکی کے کام، اور لوگوں کی مدد کرنا:

جادو اور دیگر برائیوں اور شر وفساد سے بچنے کے بڑے اور اہم ترین وسائل اور علاج میں سے ایک صدقہ و خیرات کرنا؛ فقراء اور محتاج لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور ان کے کام آنا ہے۔اس میں بہت سارے شر وفساد سے دفاع اور مصائب و آلام کی تخفیف ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''❶

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''بھلائی اور نیکی کے کام کرنا، برائی کی راہوں اور آفات اور ہلاکت خیز اُمور سے بچالیتے ہیں۔''❷

اسی وجہ سے صدقہ کرنے کو بھی علاج کی ایک قسم ہی سمجھا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:''صدقہ سے اپنے مریضوں کا علاج کرو۔''❸

❶ الطبرانی "المعجم الصغیر" ص ٢١٤۔ والأوسط ١/١٩٣۔ والصحيحة (١٩٠٨)؛ وصحيح الجامع (٣٧٦٠)۔

❷ أخرجه الحاكم (٣/٥٦٨)۔وصحيح الجامع (٣٧٩٥)۔أرواء الغليل(٨٨٥)۔

❸ رواه الطبراني والبيهقي، وصحيح الجامع (٣٣٥٨)۔

جادو ہو جانے کے بعد اس کا علاج

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کے لیے اس نے علاج بھی نہ اتارا ہے، جو اس علاج کو جان سکا اس نے جان لیا اور جو اس سے لاعلم رہا وہ لاعلم ہی رہا۔ ایسے ہی اگر کسی انسان پر جادو ہو گیا ہو تو اس کا علاج کرنا بھی ان لوگوں کے لیے بہت ہی آسان ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی اور آسانی کا معاملہ فرمادے۔ یہ علاج:

اوّل:......اگر ممکن ہو تو جادو نکلوا کر ختم کیا جائے:

یہ اس وقت ہوگا جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف خالص توجہ اور اس کی بارگاہ میں دعا وگریہ زاری ہوگی۔ اس صورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل کرم سے انسان کو جادو کی جگہ دکھا دیتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

> ''جب آپ پر جادو کیا گیا تو آپ کو وہ جگہ بتائی گئی جہاں پر وہ جادو دفن کیا گیا تھا؛ پھر اسے وہاں سے نکال کر ختم کر دیا گیا۔'' [1]

بسا اوقات اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم اور توفیق سے دعا کو ایسے قبول

---

[1] البخاری (٥٧٦٥)۔

فرماتے ہیں کہ:

أ۔ اللہ تعالیٰ انسان کو خواب میں جادو کی جگہ دکھا دیتے ہیں۔

ب۔ انسان کے تلاش کرنے پر اسے وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے جہاں پر جادو رکھا یا دفن کیا گیا ہو۔

ج۔ جنات کے ذریعہ اس کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے۔یعنی جب جادو کیے گئے انسان پر دم وغیرہ کیا جائے، اور قرآن پڑھ کر پھونک ماری جائے؛ تو جن اس جادو یا آسیب زدہ انسان کی زبان پر بات کرتا ہے۔اس طرح سے جادو کی جگہ کے بارے میں بھی اس سے پوچھا جاسکتا ہے۔

لیکن یہاں پر لازمی طور پر ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اکثر جنات بہت زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔پس اس صورت میں اچھی طرح سے تحقیق و تفتیش کرلینی چاہیے۔تاکہ انسان کسی جن کے جھوٹ کی وجہ سے دوسرے انسان پر ظلم نہ کر بیٹھے۔

د۔ جن ذرائع سے جادو کا ختم کیا جانا ممکن ہے، ان میں سے ایک طریقہ مریض کے جسم سے اس جن کو نکال دینا بھی ہے جسے اس جادو اور جادو زدہ انسان پر موکل بنایا گیا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب مریض پر کسی جنی کو موکل بنایا گیا ہو؛ تاکہ اسے تکلیف دیتا رہے۔اگر مریض پر دم کرنے والا اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ وہ جن کو نکال دے تو پھر وہ ایسا ہی کرے؛ اس سے جادو خود بخود ختم ہوجائے گا۔

دوم :......شرعی دم؛اس کی کئی اقسام ہیں؛ ان میں سے :

پہلا طریقہ: ...... بیری کے سات تازہ سبز پتوں کو پتھروں سے یا دیگر کسی ذریعہ سے کوٹ کر پیسا جائے۔ پھر اسے اتنے پانی میں ڈال دیا جونہانے کے لیے کافی ہو؛ اور پھر اس پر یہ اوراد پڑھے جائیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ [البقرة ٢٥٥]

''اللہ (وہ ہے کہ) نہیں کوئی معبود سوائے اس کے، وہ زندہ جاوید اور نگران ہے، نہیں آتی اسے اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے وہ جو سفارش کر سکے اس کے ہاں، مگر اس کی اجازت سے وہ ان چیزوں کو جانتا ہے جو ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ (لوگ) نہیں احاطہ کر سکتے کسی چیز کا، اس کے علم میں سے، مگر جس قدر وہ چاہے، اُس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور نہیں تھکاتی اس کو ان دونوں کی

حفاظت، اور وہ بلند ہے عظمت والا۔"

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ○﴾

[الأعراف ۱۱۷-۱۲۲]

"اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی پھینک، تو اچانک وہ ان چیزوں کو نگلنے لگی جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ پس حق ثابت ہوگیا اور باطل ہوگیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو اس موقع پر وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر واپس ہوئے۔ اور جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے۔ انھوں نے کہا ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔"

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ [یونس: ٧٩-٨٢]

''اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے کر آؤ۔ تو جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بیشک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔ اور اللہ حق کو اپنی باتوں کے ساتھ سچا کر دیتا ہے، خواہ مجرم برا ہی جانیں۔''

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ○ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى﴾ [طه: ٦٥-٧٠]

''انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو یہ کہ تو پھینکے اور یا ہم پہلے پھینکیں۔ کہا بلکہ تم پھینکو، تو اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی وہ دوڑ رہی ہیں۔ تو

موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا۔ہم نے کہا خوف نہ کر، یقیناً تو ہی غالب ہے۔اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نگل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔تو جادوگر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے، انھوں نے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝﴾ [الکافرون]

"کہہ دیجیے اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی عبادت تم نے کی۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے ۔ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور اس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾

فرما دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی، اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے ۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○﴾

(آپ) فرما دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی ۔ وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں

جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔‘‘

مذکورہ بالا آیات اور سورتیں پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک ماردی جائے، اور اس سے تین بار پئیں؛ اور باقی پانی سے نہالیں [1]۔ ایسا کرنے سے اللہ کے فضل و کرم سے بیماری ختم ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اگر ایک بار ایسا کرنے سے بیماری ختم نہ ہو تو دو تین یا اس سے زیادہ مرتبہ یہ عمل دھرایا جائے حتی کہ بیماری ختم ہو جائے۔ اس کا کئی بار تجربہ کیا گیا ہے، اور اسے آزمودہ پایا گیا ہے۔ یہ اس انسان کے لیے بھی بہت عمدہ علاج ہے جسے اپنے بیوی سے روک دیا گیا ہو۔

بعض لوگوں کو ان کی بیویوں سے جادو کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے [2] وہ جماع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جب وہ اس طریقہ سے علاج کر لے تو اللہ کے فضل و کرم سے اسے فائدہ ہوگا۔ [3]

دوسرا طریقہ:...... مریض پر یہ آیات پڑھ کر دم کریں۔ جادو کے ختم کرنے میں اس کا بہت بڑا اثر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سحر زدہ کو سامنے بیٹھا کر اس پر یہ آیات اور دعائیں پڑھ کر دم کیا جائے اور اس کے سر یا سینہ پر پھونک ماری جائے:

---

[1] علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دم کردہ پانی سے حمام میں نہانے میں کوئی حرج نہیں (کیسٹ ریکارڈ)

[2] مجموع فتاوی و مقالات متنوعة لابن باز رحمہ اللہ (۳/۳۰۵)۔

[3] حکم السحر و الکھانة وما یتعلق بھا؛ لابن باز رحمہ اللہ (ص ۲۹)۔

۱۔ سورت فاتحہ؛ مکمل

۲۔ آیت الکرسی

۳۔ جادو ختم کرنے والی آیات، سورت اعراف کی آیت ۱۱۷- تا -۱۲۲؛ سورت یونس کی آیت ۷۹-۸۲۔ سورت طٰہٰ کی آیت ۶۵-۷۰۔

۴۔ ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾

۵۔ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

۶۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

۷۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

۸۔ مریض کے لیے شفاء اور عافیت کی دعا کرنا:

((اَذْهِبَ الْبَأْسَ؛ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [سبق تخريجه]

"اے اللہ لوگوں کے رب بیماری دور کرنے والے شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔"

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ

شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ)) [مسلم ٢١٨٦]

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

۹۔ یہ آیات مبارکہ اور دعائیں تین تین بار پڑھ کر دم کیا جائے۔

۱۰۔ سورت اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین بار دوبارہ پڑھی جائیں۔

تیسرا طریقہ: ......تمام سابقہ آیات جو علاج کے پہلے طریقہ میں گزریں انہیں پڑھ کر پانی پر دم کرلیا جائے پھر اس سے مریض [مسحور] نہائے بھی اور پیئے بھی۔ایسا ایک یا ایک سے زیادہ بار حسب ضرورت کیا جائے۔

چوتھا طریقہ: ......سورت فاتحہ؛ آیت الکرسی؛ سورت بقرہ کی آخری دو آیات؛ سورت اخلاص؛ معوذتین؛ تین تین بار پڑھ کر تکلیف کی جگہ دم کیا جائے، اور ایسے پھونک ماری جائے کہ اس کے ساتھ ہلکا سا ریشہ بھی جائے۔ اور پھونک مارتے ہوئے درد کی جگہ پر دائیاں ہاتھ پھیرا جائے۔ [1]

---

[1] صحیح البخاری مع الفتح (٩/٦٢)۔ ومسلم (١٧٢٣)۔

پانچواں طریقہ: ......تعوذات، جامع دعائیں اور دم پڑھ کر پھونکے جائیں۔ دعائیں اور دم یہ ہیں:

۱۔ ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیْكَ.)) [1]

میں اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔'' [سات بار یہ دعا پڑھ کر پھونک ماریں]

۲۔ مریض کو چاہیے کہ اپنے جسم پر تکلیف والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ)) (تین بار)

اور پھر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے:

((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) [2]

''میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں۔''

---

[1] صحیح أبو داؤد (۳۱۰۶)۔

[2] مسلم (۲۲۰۲) ابو داؤد (۳۸۹۱) ترمذی (۲۰۸۱)

۳۔ ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبَ الْبَأْسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.))

''اے اللہ لوگوں کے رب بیماری دور کر دے شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔''[1]

۴۔ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.))[2]

''ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر بد سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ میں آتا ہوں۔''

۵۔ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.))[3]

'' میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کیساتھ اسکی ہر مخلوق سے پناہ پکڑتا ہوں۔''

۶۔ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ ؛ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ

---

[1] البخاری (۵۶۷۵)۔ مسلم (۲۱۹۱)۔

[2] بخاری (۳۳۷۱) ابو داؤد (۴۷۳۷)

[3] صحیح مسلم (۲۷۰۸)۔

عِبَادِہٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ.)) ❶

''میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کیساتھ اس کے غضب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے اور پناہ پکڑتا ہوں'' اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ حاضر ہو جائیں۔''

۷۔ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ.)) ❷

''پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے کی؛ شیطان مردود سے اس کی پھونک، اُس کے تھوک اور اس کے وسوسے سے۔''

۸۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.)) ❸

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ

---

❶ صحيح أبي داؤد (۳۸۹۳)۔ ❷ صحيح أبی داؤد (۷۷۵)۔

❸ یہ دم جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو کیا۔[مسلم (۲۱۸٦) ترمذی (۹۷۲) مسند احمد]

سے اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

۹۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.)) [1]

''اللہ کے نام کیساتھ؛ وہ آپ کو ٹھیک کرے گا۔ ہر بیماری سے آپ کو شفا دے گا۔اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے،اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

۱۰۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ ذِیْ عَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ.)) [2]

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر حاسد کے حسد کرنے نظر لگانے والی آنکھ سے؛ اللہ آپ کو شفا دے گا۔''

ان تعوذات؛ دعاؤں اور دم سے جادو؛ بدنظری؛ آسیب؛ اور دیگر تمام امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔اس لیے کہ یہ جامع اور نفع بخش دعائیں ہیں۔ باذن اللّٰہ

چھٹا طریقه: ...... **معدہ کی صفائی**: یہ طریقہ اس وقت فائدہ دیتا ہے جب جادو کھانے پینے کی چیز میں ملا کر دیا گیا ہو۔اس کا اثر اکثر طور پر انسان

[1] صحیح مسلم (۲۱۸۵)۔ [2] صحیح ابن ماجة (۳۵۲۷)۔

کے معدہ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کا علاج اس طرح سے ممکن ہے کہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن سے معدہ خالی ہو جائے۔ طبیب حضرات ان چیزوں کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سابقہ طریقہ علاج بھی استعمال کیا جائے۔

ساتواں طریقہ: ......اگر جادو کا اثر انسان کے سر میں ہو، تو سر پر پچھنے لگا کر اور وہ فاسد خون نکال کر بھی اس کا علاج کیا جاسکتا ہے جس خون کے ساتھ جادو کا مادہ یا اس کے اثرات ملے ہوئے ہے انہیں سر سے نکال دیا جائے، یہ طریقہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ [1]

جہاں تک پچھنے لگوانے کا تعلق ہے تو اس کا طریقہ، وقت اور مقامات کے ساتھ ساتھ فضائل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیے ہیں۔

پچھنے لگوانے کی فضیلت:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بہترین چیز جس سے تم علاج کرتے ہو؛ وہ پچھنے لگوانا ہے۔" [2]

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔" [3]

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہار منہ پچھنے لگوانا افضل اور بہترین ہے۔ اس میں شفاء اور برکت ہے۔ اور اس سے عقل اور قوت حفظ میں اضافہ ہوتا ہے" [4]

---

[1] زاد المعاد (٤/ ١٢٥)۔ [2] صحیح أبي داؤد (٣٧٥٧)۔

پچھنے لگوانا: ...... جسے سینگی لگوانا بھی کہا جاتا ہے۔ جسم سے فاسد خون نکلوانے کا بہترین طریقہ ہے۔

[3] البخاری (٥٦٩٧)۔ و مسلم(٢٢٠٥)۔

[4] صحیح ابن ماجة (٣٤٧٨)۔ والصحیحة(٧٦٦)۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ایک سر میں تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ فرماتے: ''جاؤ اور پچھنے لگواؤ۔ اور جب کوئی ٹانگ میں درد کی شکایت کرتا تو آپ فرماتے: ''جاؤ اسے مہندی لگاؤ'' ❶

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میرا گزر جس ملائکہ پر بھی ہوا؛ اس نے مجھ سے یہی کہا: ''اے محمد ﷺ! اپنی امت کو حکم دو کہ وہ پچھنے لگوایا کریں۔'' ❷

پچھنے لگوانے کے مقامات:

۱۔ آپ ﷺ سر کے اگلے حصہ پر [مانگ میں]، اور دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے: ''جس نے ان مقامات سے خون نکلوا دیا، وہ کسی دوسری بیماری کے لیے کوئی علاج نہ بھی کرے تو اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔'' ❸

۲۔ کبھی آپ گردن کی دونوں جانب اور کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے۔ ❹

۳۔ کبھی سر کی چوٹی پر پچھنے لگواتے۔ ❺ اسے ام مغیث کا نام دیتے تھے۔

❶ صحیح أبي داؤد (٣٨٥٨)۔ والصحیحة (٢٠٥٩)۔

❷ ابن ماجة (٣٤٧٩)۔

❸ صحیح أبي داؤد (٣٨٥٩)۔

❹ أبي داؤد (٣٨٦٠) ابن ماجة (٣٤٨٣) صحیح

❺ الصحیحة (٧٥٣)۔ صحیح الجامع (٤٩٢٨)۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں مکہ کے راستہ میں [لحیی الجمل کے مقام پر] سر کے وسط پچھنے لگوائے۔'' ❶

پچھنے لگوانے کے اوقات اور ایام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پچھنے لگوانا نہار منہ افضل اور بہترین ہے۔اس سے عقل اور قوت حفظ میں اضافہ ہوتا ہے۔حافظ کا حافظہ بڑھتا ہے۔جو کوئی پچھنے لگوانا چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ جمعرات کے دن اللہ کا نام لے کر پچھنے لگوائے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے لگوانے سے گریز کرو۔پیر اور منگل کو پچھنے لگواؤ۔ ❷ اور بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے بچ کر رہو۔یہ وہی دن ہے جس دن حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش آئی تھی؛اور اسی دن جذام اور برص بدھ ❸ ظاہر ہوتے ہیں؛یعنی دن یا بدھ کی رات کو ہی ظاہر ہوتے ہیں۔'' ❹

---

❶ البخاري (٥٦٩٨)۔

❷ أبي داؤد (٣٨٦٠) [کبشہ بنت ابوبکرہ رحمہا اللہ نے بتلایا کہ ان کے والد نے اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع کیا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ منگل کا دن خونی دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں خون نکلنے سے انسان تندرست نہیں ہوتا]۔

❸ **جذام**:...... وہ بیماری ہے جس میں جسم کالا ہو جاتا ہے۔اور یہ مرض اعضاء بدن کو پگھلانا شروع کر دیتی ہے بعض دفعہ اس بیماری کی وجہ سے بعض اعضاء گر بھی جاتے ہیں۔اس سے اعضاء کے مزاج و کیفیت میں بھی فرق واقع ہوتا ہے۔(القاموس المحیط ٢٧٢)

برص: ...... انسان کے مزاج/طبیعت میں خرابی کی وجہ سے بدن پر سفید نشانات پر جاتے ہیں اس مرض کو برص یا پھلبہری کہتے ہیں۔(القاموس المحیط ١٢١)

❹ صحیح ابن ماجة (٣٤٨٧)۔والصحیحة(٧٦٦)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى و عشرين كان شفاء من كل داء .)) ❶

’’جس شخص نے سترہ، انیس اور اکیس کی تاریخوں میں پچھنے لگوائے تو اس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خير يوم تحتجمون فيه سبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين .)) ❷

’’بہترین تاریخیں جن میں تم پچھنے لگواتے ہو سترہ، انیس اور اکیس کی تاریخیں ہیں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔‘‘ ❸

قدرتی علاج:

ان کے علاوہ کچھ قدرتی طبعی دوائیں ایسی ہیں جو کہ بہت ہی نفع بخش ہیں۔ ان کی دلیل کتاب وسنت میں پائی جاتی ہے۔ جب انسان دواؤں کو صدق و یقین اور توجہ کے ساتھ؛ اور اس اعتقاد کے ساتھ استعمال کرے کہ ان سے فائدہ ملنا اللہ

---

❶ صحيح أبي داؤد (٣٨٦١)۔

❷ صحيح الجامع (٣٣٣٢)۔ والصحيحة (١٨٤٧)۔

❸ صحيح الترمذى(٢٠٥١)۔

کی طرف سے ہی ہے۔تو ان شاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ان کے علاوہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ کچھ دوائیں بھی ہیں جو کہ مجرب ہوتی ہیں اور ان کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں کوئی حرام چیز نہ پائی جاتی ہو۔[1]

[1] فتح الحق المبين في علاج الصرع و السحر والعين (ص ١٣٩)۔

نفع بخش علاج میں سے

ا۔ شہد:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [النحل: ٦٩]

''اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے بیشک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری دواؤں میں خیر ہے تو تین چیزوں میں ہے پچھنے لگوانا، شہد پینا یا آگ سے داغ لگوانا۔ اور میں تمہیں آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔'' [1]

جہاں تک مشروبات کے پینے کا تعلق ہے؛ اس میں سب سے عمدہ طریقہ اور کامل رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا۔ اس طریقہ سے صحت کی حفاظت ممکن ہے۔

رسول اللہ ﷺ ٹھنڈے پانی سے بنا ہوا شہد کا شربت پیا کرتے تھے۔

---

[1] البخاری (٥٦٨٣)۔ ومسلم (٢٢٠٥)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشروبات میں سب سے زیادہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز پسند کیا کرتے تھے۔'' ❶

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ:

((أی الشراب أطیب ؟ قال: الحلو البارد .)) ❷

''کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے؟۔ آپ نے فرمایا: میٹھا اور ٹھنڈا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''میٹھی چیز اور شہد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔'' ❸

شہد کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے پاگل پن ختم ہوتا ہے۔ بإذن الله تعالى .

طریقہ استعمال: ......روزانہ شام کو اور نہار منہ ایک پیالہ شہد کا پیا جائے اور ایک پیالہ گرم شہد ملے ہوئے پانی پر سورت جن پڑھ کر پھونک مار کر مریض کو پلایا دیا جائے۔ اس کے بعد مریض سو جائے۔ ایک ہفتہ تک ایسے ہی کیا جائے۔ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی طاقت سے تھوڑے ہی عرصہ میں مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ ❹

---

❶ البخاری (۵٦۸۳)۔ و سلم (۲۲۰۵)۔

❷ فتح الحق المبین في علاج الصرع و السحر والعین (ص ۱۳۹)۔

❸ صحیح الترمذی (۱۸۹٦)۔

❹ البخاری (۵٦۸۲)۔

۲۔کلونجی:

اسے فارسی زبان میں (شونیز) [اور عربی میں (الحبة السوداء)] کہا جاتا ہے۔آج کل عرب اسے (حبة البركة) کہتے ہیں۔ [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔'' [2]

۳۔آب زمزم:

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پانی بابرکت ہے؛ بھرپور غذائیت کی وجہ سے پیٹ بھر دیتا ہے۔'' [3]

''اور اس میں بیماری کے لیے شفاء بھی ہے۔'' [4]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''روئے زمین پر سب سے بہترین پانی زمزم ہے۔ اس میں کھانے والے کے لیے غذا ہے اور بیماری کے لیے شفاء ہے۔'' [5]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمزم پینے سے وہ مقصد پورا ہوتا ہے جس کے لیے اسے پیا جائے۔'' [6]

---

1. معجزات الشفاء (ص ٣٢)۔ الفتح المبين (ص ١٤١)۔
2. البخاری (٥٦٨٨)۔مسلم (٢٢١٥)۔
3. صحيح مسلم(٢٤٧٣)۔
4. رواه البراز والبيهقي والطبراني بإسناد صحيح ؛انظر مجمع الزوائد(٣/٢٨٦)۔
5. المعجم الكبير (١١/٩٨)۔ صحيح الترغيب والترهيب (١١٦١)۔
6. صحيح الجامع الصغير (٥٥٠٢)۔صحيح ابن ماجة (٣٠٦٢)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے شفاء حاصل کرنے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا اور اگر اس کی پناہ میں آنے کے لیے پیو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ دے گا۔ اور اگر تم اپنی پیاس ختم کرنے کے لیے پیو گے اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس ختم کر دے گا۔'' ❶

اس پانی کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کا لعاب جب ملا تو اس میں برکت اور بڑھ گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ زمزم پر تشریف لائے؛ ہم نے آپ کے لیے ایک ڈول پانی کا نکالا، آپ نے اس سے پیاء اور پھر باقی میں اپنا لعاب ملایا؛ پھر ہم نے اسے کنوئیں میں ڈال دیا۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں اپنے ہاتھ سے زمزم نکالتا۔'' ❷

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار ہوگیا؛ نہ ہی دوائی ملتی نہ ہی طبیب۔ پس میں اپنا علاج سورت فاتحہ سے کرتا تھا۔ میں آب زمزم لیتا؛ اور اس پر کئی بار سورت فاتحہ پڑھ کر پھونک دیتا اور پھر اسے پی لیتا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل شفاء عطا کر دی۔ پھر میں بہت سارے دردوں میں اسی پر اعتماد کرنے لگا؛ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پوری پوری اور مکمل

---

❶ مستدرك الحاكم (١/٤٧٣)۔ الجامع الصغير (٤/٤٠٤)۔

❷ أخرجه أحمد في المسند (١/٣٧٢)۔قال شاكر: إسناده صحيح۔

شفاء عطاء کردی۔'' ❶

تحقیق و بحث وفتوی کی دائمی کمیٹی کا کہنا ہے: '' شفاء حاصل کرنے کے لیے باقی پانیوں کی طرح زمزم پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کرنا زیادہ بہتر ہے ؛ کیونکہ خود اس پانی میں بھی شفاء اور برکت ہے ؛ جیسا کہ احادیث مذکورہ میں گزر چکا۔'' ❷

زمزم پینا مستحب ہے۔ اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ نہ ہی اس سے کپڑے دھونے یا استنجاء کرنے میں کوئی حرج ہے۔ اسی طرح اگر ضرورت پڑے تو اس سے غسل بھی کیا جاسکتا ہے۔ ❸

۴۔ بارش کا پانی:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبَارَكًا﴾ [ق : ۹]

''اور ہم ہی نے اتارا آسمان سے برکتوں بھرا پانی۔''

۵۔ روغن زیتون:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' زیتون کا تیل کھاؤ اور اس سے مالش کرو۔ بیشک یہ بابرکت درخت سے لیا گیا ہے۔'' ❹

---

❶ زاد المعاد (١٧٨/٤)۔ ❷ (٣١٠/١)۔فتوی نمبر(٩٩٢)۔

❸ برنامج نور علی الدرب ، للشیخ ابن باز رحمہ اللہ؛ (١٤١٤/١١/١١ھ)۔

❹ أحمد في المسند(٤٩٧/٣)۔صحیح الترمذي (١٨٥١)۔

"زیتون کے تیل کا سالن بناؤ اور اس سے مالش کرو۔ بیشک یہ ایک بابرکت درخت کی پیداوار ہے۔"❶

واقعات و تجربات اور استعمال سے زیتون کے تیل کا نفع بخش ہونا ثابت ہوا ہے۔

٦۔سَنا اور سَنوت: [سنا مکی]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر سنا اور سنوت سے علاج کروانا لازم ہے۔ بیشک ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔"❷

(**سَنا**): بلادِ حجاز میں پائی جانے والی ایک بوٹی ہے۔ افضل بوٹی وہ ہے جو مکہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ ایک بہترین اور پرتسلی بخش علاج ہے۔

(**سنوت**): اس شہد کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ دیسی گھی ملا ہوا ہو۔ اور اس میں (**سَنا**) بوٹی کو کوٹ کر اس میں ملایا گیا ہو۔ ان اشیاء کے معجون مرکب کو (**سنوت**) کہا جاتا ہے۔ اسے عرب لوگ (**کمون**) بھی کہتے ہیں۔

اس ترکیب کو علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی بعض اطباء کے حوالے سے درست لکھا ہے۔❸ واللہ اعلم

قدرتی دواؤں میں سے ......

ا۔ نہانا، پاک صاف رہنا اور خوشبو لگانا بھی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

---

❶ صحیح ابن ماجۃ (٣٣١٩)۔

❷ صحیح ابن ماجۃ (٣٤٥٧)۔

❸ الطب النبوی (ص ٧٦)۔

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾

[البقرة ۲۲۲]

''بیشک اللہ توبہ کرنے اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾

[الأعراف : ۳۱]

''اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت پر اپنا لباس پہن لیا کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔'' [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کو اچھی خوشبو پسند تھی۔'' [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو پاکیزہ خوشبو سے آپ کا پتہ چل جایا کرتا تھا۔'' [3]

حضرت علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' خوشبو میں یہ خاصیت ہے کہ فرشتے اسے پسند کرتے ہیں؛ اور شیاطین اس سے نفرت کرتے ہیں۔ شیطان ہمیشہ

---

[1] مسلم (۹۱)۔
[2] صحيح أبي داؤد (۴۰۷۴)۔
[3] الصحيحة (۲۱۳۷)۔

بد بودار چیز کو پسند کرتے ہیں۔ پاکیزہ روحیں پاکیزہ خوشبو کو پسند کرتی ہیں، اور گندی روحیں بد بودار چیزوں کو پسند کرتی ہیں۔ ہر روح اپنی مناسبت والی چیز کی طرف میلان رکھتی ہے۔ گندے مردوں کے لیے گندی عورتیں اور گندی عورتوں کے لیے گندے مردوں کے لیے۔ پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے۔"

اگرچہ یہ آیت عورتوں اور مردوں کے متعلق ہے، تاہم یہ اعمال و اقوال اور کھانے پینے، اور لباس اور خوشبو کو بھی شامل ہے۔" [1]

[1] الطب النبوي لابن قیم (ص ٥٠٩)۔

نظر بد سے حفاظت

مسلمان بذیل طریقہ کار سے نظر بد سے بچ سکتا ہے:

شرعی دعاؤں اور اذکار کی پابندی:

جن لوگوں سے نظر بد یا حسد یا جادو وغیرہ کا خوف ہو، ان کے شر سے بچنے کے لیے مشروع اذکار دعاؤں اور وظائف کی پابندی کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے:

((أُعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.)) ❶

"ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر بد سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ میں آتا ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔"

وہ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کو یہ دعا پڑھ کر پناہ میں دیا کرتے تھے۔

---

❶ بخاری (۳۳۷۱) ابو داؤد (۴۷۳۷)

دوسری دعا:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ❶

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کیساتھ اس کی ہر مخلوق سے پناہ پکڑتا ہوں۔''

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.)) ❷

''ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر بد سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کیساتھ پناہ میں آتا ہوں۔''

اس کے ساتھ ہی سابقہ ذکر کردہ دعائیں اوراذکار بھی پڑھے جائیں۔

۲۔ جس کو اندیشہ ہو کہ اس کی نظر بد لگتی ہے، تو اسے چاہیے کہ جب اسے اپنی ذات میں یا مال میں یا اہل وعیال میں یا بہن بھائیوں کے پاس کوئی چیز اچھی لگے تو"ما شاء الله لا قوة إلا بالله؛ اللهم بارك فيهم " ''جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا؛ کوئی قوت بھی نہیں مگر اللہ کی توفیق سے؛ یا اللہ! ان میں برکت ڈال دے۔'' کہہ کر ان کے لیے خیرو برکت کی دعا کرے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ صحیح مسلم (۲۷۰۸)۔

❷ بخاری (۳۳۷۱) ابو داؤد (۴۷۳۷)۔

''جب کسی انسان کو اپنے کسی بھائی کے پاس کوئی چیز اچھی لگے تو اسے چاہیے کہ اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کرے۔''❶

۳۔ جس انسان کی نظر لگنے کا خوف ہو؛ اس سے اچھائی اور محاسن کو چھپایا جائے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت بچہ دیکھا تو اس کے گھر والوں سے کہا: ''اس کی ٹھوڑی پر کالا نشان لگا دو تا کہ اسے نظر بد نہ لگے۔''❷

حقیقت میں یہ خوبصورتی کو بدلنے کی ایک کوشش ہے جس میں خوبصورتی کو چھپایا جاتا ہے۔ لیکن یہ اعتقاد رکھ کر کلک لگانا کہ: کلک نظر بد کو روک لے گا؛ تو یہ شرکیہ اعتقاد ہے۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔❸

۴۔ کثرت کے ساتھ؛ سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت الناس؛ سورت فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھنا۔ ان سورتوں کے فضائل سے کوئی جاہل انسان بھی لاعلم نہیں۔ انسان سے تکلیف کے خاتمہ اور حفاظت کے لیے یہ نسخہ کیمیا ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوگئیں۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی چیزیں چھوڑ کر ان کو اپنا معمول بنا لیا۔''❹

---

❶ أحمد (٤/٤٤٧)۔ وصحيح ابن ماجة (٣٥٠٩)۔

❷ شرح السنة للبغوى (١٣/١١٦)۔ وزاد المعاد (٤/١٧٣)۔

❸ التمهيد شرح كتاب التوحيد للشيخ صالح الفوزان (٦٢٢)۔

❹ صحيح الترمذي (٢٠٥٨)۔

۵۔ نظر بد لگانے والے سے بچ کر اور دُور رہیں:

علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء کرام رحمہم اللہ علیہم نے فرمایا ہے:
''جب کسی انسان کے متعلق معلوم ہو جائے کہ اس کی نظر لگتی ہے تو اس سے بچ کر رہنا اور دور ہو جانا ضروری ہو جاتا ہے۔''

مراد یہ ہے کہ انسان کوشش کرے اس سے دور رہے، اور اسکے ساتھ مجلس نہ لگائے۔

٦۔ خفیہ طریقہ سے لوگوں کی مدد کرنا اور ان کی ضرورتیں پوری کرنا۔ پھر ان چیزوں کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔ خصوصاً ان لوگوں کے سامنے جن کی نظر بد لگتی ہو۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرورت پوری کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے راز داری سے مدد حاصل کرو۔ اس لیے کہ جس انسان کے پاس بھی نعمت ہوتی ہے اس پر حسد کیا جاتا ہے۔''[1]

[1] صحیح الجامع (٩٤٣)۔ الصحیحة (١٤٥٣)۔

نظر بد لگ جانے کے بعد علاج

۱۔ جب پتہ چل جائے کہ کس کی نظر لگی ہے؛ یا کسی کے متعلق یقین ہو جائے [1] کہ فلاں انسان کی نظر لگی ہے تو چاہیے کہ اس آدمی سے وضو کرنے کا کہا جائے۔ پھر وضو کرتے ہوئے جو پانی اس کے اعضاء سے گر رہا ہو اسے جمع کر کے مریض پر گرا دیا جائے۔اور یہ پانی اسے پلایا بھی جائے۔
ان شاء اللہ ایسا کرنے سے شفاء حاصل ہو جائے گی۔ [2]
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے۔ پھر جس کو نظر لگی ہو، اسے اس پانی سے نہلایا جاتا۔" [3]

❀ ہم نے آزمایا ہے کہ چہرہ دھونا، کلی کرنا اور ہاتھوں کا دھو لینا، بدنظری کے نقصان کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔ [4]

❀ نظر بد لگانے والے سے کہا جائے گا کہ وہ نظر لگے ہوئے انسان کے لیے غسل کرے۔اس کے لیے پانی کا ایک برتن لایا جائے۔ وہ اپنی ہتھیلیاں

---

[1] صحیح ابن ماجة (۲۸۲۸)۔
[2] القول المفید علی کتاب التوحید لابن عثمین رحمہ اللہ (٦٦)۔
[3] صحیح أبي داؤد (۳۸۸۰)۔
[4] یہ ابن باز رحمہ اللہ کا قول ہے۔

اس میں ڈال کر کلی کرے، پھر یہ کلی کا پانی اسی ٹب میں ڈال دے۔ اور پھر اسی پانی سے اپنا چہرہ دھوئے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر دائیں پاؤں کو اسی ٹب میں دھوئے اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کو ایسے ہی دھوئے۔ پھر اپنی تہہ بند کو دھوئے۔ پھر یہ پانی اس انسان کے سر پر بہا دیا جائے جس کو نظر بد لگی ہو۔ پیٹھ کی طرف سے سارا پانی ایک ہی بار بہایا جائے۔ [1]

اس سے ان شاء اللہ شفاء ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک ہے جب تم سے نہانے کے لیے کہا جائے تو نہا لیا کرو۔'' [2]

۲۔ اگر نظر لگانے والا [یا جس کی نظر لگی ہو] وہ وضو کرنے یا غسل کرنے سے انکار کر دے تو اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ نظر بد لگانے والے کے جسم کو چھونے والی کوئی چیز جیسے اس کی ٹوپی، قمیص یا پاجامہ وغیرہ لے لیا جائے، اور اس پر پانی ڈال کر پھر یہ پانی مریض پر ڈال دیا جائے۔ یا اسے پلا دیا جائے۔ یہ بہت ہی مجرب اور آزمودہ نسخہ ہے۔ [3]

اگر ان تمام چیزوں کو دھو لیا جائے جو نظر بد لگانے والے کے جسم کے ساتھ لگی ہوئی ہوں؛ اور اس کا پسینہ اور لعاب بھی جمع کر لیا جائے۔ یا وہ برتن جس میں اس نے کھایا پیا ہو، اسے بھی دھو لیا جائے؛ اور کھجور وغیرہ کی گھٹلی جسے اس نے چوس کر پھینکا ہو اسے بھی دھو لیا جائے اور پھر یہ سارا پانی مریض پر بہا دیا جائے یا متاثر

---

[1] الفتاوی الذهبية (ص ١٢٦)۔ [2] صحيح مسلم(٢١٨٨)۔

[3] القول المفيد لابن عثيمين رحمه الله (ص ٦٦)۔

مریض کو اس سے کچھ پانی پلا بھی دیا جائے۔تو ان شاء اللہ یہ بیماری سے شفاء حاصل ہونے کے اہم ترین اسباب میں سے ایک ثابت ہوگا۔ ❶

ضروری نوٹ : ......اس طرح کی بیماریوں سے شفاء پانے کے لیے مریض کی طرف سے گھروں اور مساجد کے دروازے اور سیڑھیاں صاف کرنا بے بنیاد بات ہے،اس کی کوئی اصل نہیں۔

ایسے ہی نظر بد لگانے والے کا فضلہ یا اس کے پاؤں کی جگہ سے مٹی اٹھا لینے کی کوئی اصل نہیں۔ ❷

۳۔ جب یہ معلوم نہ ہوسکے کہ نظر بد کس کی لگی ہے؛ تو اس صورت میں متأثر انسان کو چاہیے کہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرے۔اورشرعی دعاؤں سے دم کرکے علاج کرے۔اس میں بھی اللہ کے حکم سے شفاء ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:'' رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں نظر بد ختم کرنے کا دم کیا کروں۔'' ❸

نیز رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:'' دم صرف نظر بد یا آسیب کے لیے ہے۔'' ❹

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا:

'' اس بچے کو کیا ہوگیا ہے رو رہا ہے۔تم نے اس کو نظر بد کا دم کیوں نہ

---

❶ فتوی لابن جبرین رحمہ اللہ (مکتوبة بتاریخ ۲٤ شعبان ۱٤۱۸ھـ)۔

❷ الفتاوی الذهبية (۱۲۱)۔

❸ صحيح البخاري (۵۷۳۸)۔

❹ صحيح البخاری (۵۷۰۵)۔

کرلیا۔'' [1]

۴۔ کثرت کے ساتھ سورت اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس؛ سورت فاتحہ اور آیت الکرسی اور سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں اور مشروع دعائیں پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔ اور دم کرتے وقت تکلیف کی جگہ پر دائیاں ہاتھ پھیرا جائے۔

۵۔ یہ دعائیں پڑھ کر روغن زیتون اور پانی پر دم کیا جائے۔ پانی مریض کو پلائیں بھی اور اس سے نہلائیں بھی۔ اور تیل کو سالن کے طور پر بھی استعمال کریں اور اس سے مالش بھی کریں۔ دم کرنے کے لیے اگر آب زمزم یا بارش کا پانی مل جائے تو بہت اچھا ہے۔

٦۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آیت الکرسی؛ سورت فاتحہ، سورت بقرہ کی آخری آیتیں؛ معوذتین، سورت اخلاص او ردوسری کچھ آیات کسی کاغذ پر لکھ کر اسے دھولیا جائے اور پھر یہ پانی مریض کو پلا دیا جائے۔ جیسا کہ اس سے پہلے جادو کے علاج میں گزر چکا۔

ے۔ خبردار! دم کرتے وقت نہ ہی نظر بد لگانے والے کا تصور کیا جائے، اور نہ ہی اگر دم کرنے والا کہے تو اس آدمی کا نام لیا جائے۔ ایسا کرنا شیطانی عمل ہے؛ جو کہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ [2]

---

[1] الصحيحة (١٠٤٨)۔صحيح الجامع (٥٦٦٢)۔

[2] كلام إمام ابن باز رحمہ اللہ؛ فتاوى اللجنة الدائمة المجموعة الثانية (٩٦/١)۔

حاسد، نظر بد
اور جادوگر سے بچنے کے اسباب [1]

۱۔ تمام چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا، اس سے اپنی حفاظت چاہنا اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرنا۔

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تقوی: اس کے احکام وممنوعات کی حفاظت کرنا۔ پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ اور اسے کسی غیر کے سہارے پر نہیں چھوڑتا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا لَا یَضُرُّکُمۡ کَیۡدُہُمۡ شَیۡـًٔا﴾

[آل عمران ۱۲۰]

''اگر تم صبر کرتے رہے اور تقوی اختیار کرتے رہے تو ان کا فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] یہ مضمون بدائع الفوائد سے لیا گیا ہے (۲/ ۲۳۸، ۲۴۵)

((إحفظ الله يحفظك .)) [1]

''تم اللہ [کی حدود] کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔''

۳۔ دشمن کے مقابلہ میں صبر کرنا: نہ ہی اس سے لڑائی کرے، اور نہ ہی اس سے شکوہ کرے۔ اور نہ ہی اپنے دل میں اسے تکلیف دینے کا خیال لائے۔ دشمن اور حاسد پر فتح پانے کے لیے صبر جیسی بے مثال چیز کوئی اور نہیں۔

۴۔ **توکل**:...... جو کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اسے کفایت کر جاتے ہیں۔ مخلوق کی طرف سے ملنے والی تکلیف، اذیت اور دشمن سے دفاع میں توکل جیسی بے نظیر اور مضبوط ترین چیز کوئی دوسری نہیں۔

۵۔ **فراغت قلب** :...... اپنے دل سے برے خیال نکال دے۔ اور اپنی سوچ و فکر کو پاک و صاف کر لے۔ اور مقصد یہ ہو کہ ایسے خیالات سے اپنی سوچ و فکر کو خالی رکھا جائے۔ پس اس جانب کوئی توجہ نہ دے، نہ ہی ایسی چیزوں سے ڈرے؛ اور نہ ہی اپنے دل میں ایسے خیالات کو جگہ دے۔

۶۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف توجہ اور اس کی توحید خالص بجالائے۔

۷۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرے جو دشمنی نے اس پر مسلط کر دیے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ [الشوریٰ: ۳۰]

[1] صحیح الترمذي (٢٥١٦)

''اور تمھیں جو بھی مصیبت پہنچی تو وہ تمھارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے؛ اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔''

۸۔ صدقہ اور احسان جتنا بھی ممکن ہو سکے۔ بلا شک وشبہ بلاؤں کو ٹالنے اور ان کو ختم کرنے میں؛ نظر بد اور حاسد کی اذیت سے بچنے میں صدقہ اور احسان [مخلوق خدا کے ساتھ بھلائی] کو بڑی عجیب تاثیر حاصل ہے۔

۹۔ حاسد، باغی، اور موذی کی آگ کو ان کے ساتھ احسان کرکے بجھایا جائے۔ جو انسان جتنا بھی زیادہ حسد کرے، تکلیف دے اور سرکشی پر اتر آئے، اسی قدر اس کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کیا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝﴾

[فصلت: ۳٤]

'' نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی ؛ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔''

۱۰۔ توحید خالص کا اہتمام، اور تمام اسباب کو چھوڑ کر صرف مسبب الاسباب کی طرف لو لگانا۔ اور انسان کو یہ پختہ اور یقینی علم ہونا چاہیے کہ تمام اسباب صرف ایک آلے کی طرح ہیں۔ جیسے ہوائیں کسی چیز کو حرکت دیتی ہیں۔ ایسے ہی تمام چیزیں اصل میں ان کو حرکت دینے والے رب کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی

ان کا پیدا کرنے والا اور ان کی پرورش کرنے والا ہے۔کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نفع و نقصان نہیں دے سکتی۔ پس اللہ ہی ہے جو ان چیزوں کے ذریعہ اپنے بندوں سے احسان کرتا ہے ،اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان چیزوں کے شر سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔اس کے سوا کوئی دوسرا اس پر قادر نہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ۚ وَ اِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ﴾ [یونس: ۱۰۷]

”اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلیں تو کوئی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں۔“

ان دس اسباب کی بنا پر حاسد ؛ بدنظر اور جادو گر کی برائی اور شر سے اپنی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

❁❁❁❁

شیطانی چالوں اور مکروں سے بچاؤ

۱۔ اکیلے سفر نہیں کرنا چاہیے۔ جماعت کی صورت میں سفر کریں جس کے لیے کم از کم تین افراد ہونے ضروری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک آدمی ایک شیطان ہے؛ اور دو آدمی دو شیطان ہیں، اور تین افراد قافلہ ہیں۔'' [1]

۲۔ سائے اور دھوپ کے درمیان میں نہ بیٹھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی انسان سائے اور دھوپ کے درمیان میں نہ بیٹھے۔'' [2]

دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ''کوئی بھی انسان سائے اور دھوپ کے درمیان میں نہ بیٹھے؛ اور فرمایا: ''اس طرح کی مجلس شیطان کی مجلس ہوتی ہے کہ کوئی انسان آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں ہو۔'' [3]

---

[1] صحیح أبي داؤد (۲۲۷۱)۔صحیح الترمذي (۱۳۶۸)۔

[2] أخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۲۰۷۱)۔وصححه ووافقه الذهبي۔وانظر صحيح الجامع (۶۸۴۰)۔

[3] أحمد فی مسنده(۳/۴۱۳) والصحيحة (۸۳۸)۔ والجامع الصحيح(۶۸۲۳)

۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیشک شیطان ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتا ہے۔'' [1]

نیز رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا؛ جو کہ صحیحین میں ہے: ''تم میں سے کوئی ایک صرف ایک پاؤں میں جوتی پہن کر نہ چلے؛ اسے چاہیے کہ دونوں جوتے پہن لے؛ یا پھر دونوں جوتے اتار دے۔'' [2]

۴۔ بائیں ہاتھ سے نہ کھائیں اور نہ پئیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک کچھ کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے؛ اور جب کچھ پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے۔ بیشک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔'' [3]

۵۔ لینا دینا صرف دائیں ہاتھ سے کریں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان بائیں ہاتھ سے لیتا اور دیتا ہے۔'' [4]

۶۔ شیطان بستر پر کچھ لکڑ وغیرہ ڈال دیتا ہے: [رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:]

''بیشک شیطان تم میں سے کسی ایک کے بستر پر آتا ہے؛ جب کہ اس کے اہل خانہ نے بستر بچھا دیا ہو اور اسے سونے کے لیے تیار کر دیا ہو؛ تو وہ بستر پر کوئی

---

[1] أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۱۴۲/۲)۔ والجامع الصحيح(۶۸۴۵)۔

[2] صحيح البخاری (۵۸۵۵)۔مسلم(۲۰۹۷)۔

[3] مسلم (۲۰۲۰)۔

[4] صحيح ابن ماجة (۳۲۶۶)۔

لکڑ یا پتھر وغیرہ یا کوئی دوسری چیز ڈال دیتا ہے تاکہ اسے اپنے اہل خانہ پر غصہ دلائے۔ جب تم میں سے کوئی ایک ایسی چیز پائے تو اسے چاہیے کہ غصہ نہ دکھائے اس لیے کہ یہ شیطان کا عمل ہے۔" ❶

۷۔ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت سے اجتناب: [رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:] "جب کوئی انسان کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نشین ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔" ❷

۸۔ جب آپ سواری پر ہوں تو خلوت میں ذکر الٰہی کیجیے: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: "جب تم میں سے کوئی ایک سواری پر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اس کا ذکر کرتے ہوئے چلتا رہے تو اس کے پیچھے سواری پر ایک فرشتہ بیٹھ جاتا ہے [جو اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے]۔ اور جو انسان سواری پر بیٹھ کر شعر وغیرہ گنگناتا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ پیچھے بیٹھ جاتا ہے۔" ❸

۹۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: "جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے، اس لیے کہ [منہ کھلا رہنے سے] شیطان داخل ہوجاتا ہے۔" ❹

---

❶ صحیح الأدب المفرد (۱۱۹۱)۔

❷ صحیح الترمذی (۱۱۷۱)۔الصحیحة (٤٣٠)۔

❸ صحیح البخاری (٥٧٠٦)۔

❹ البخاری (٦٢٢٦)۔مسلم (٢٩٩٥)۔

۱۰۔ جب اونٹ پر سوار ہوں تو بسم اللہ پڑھ لیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر اونٹ کی پیٹھ پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس جب تم اونٹ پر سوار ہو جاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اپنی حاجات سے پیچھے نہ رہو گے۔'' ❶

۱۱۔ میاں بیوی کے تعلقات لوگوں کے سامنے بیان نہ کیے جائیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ کوئی مرد اس کے اور اس کی بیوی کے مابین ہونے والی باتوں کو بیان کرے، یا کوئی عورت اپنے اور شوہر کے مابین ہونے والے معاملہ کو [دوسری سہیلیوں کے سامنے] بیان کرے۔ خبردار! ایسا ہرگز نہ کرنا؛ بیشک اس کی مثال اس شیطان کی ہے جو کسی شیطان عورت سے راستے میں ملتا ہے اور اس پر واقع ہو جاتا ہے، اور لوگ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔'' ❷

۱۲۔ باجماعت نماز میں صفوں میں شیطان کے لیے جگہ نہ چھوڑیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کرو، بیشک شیطان خالی جگہوں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔'' ❸

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے [اس پر ''الحمدللّٰہ'' کہے اور اسے بیان کرے اور ایسا خواب صرف اس سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو] اور جب

---

❶ صحيح الجامع (٥٧٠٦)۔ ❷ صحيح الجامع (٤٠٠٨)۔

❸ أحمد في مسنده (٣/١٥٤-٢٦٠)۔ وصحيح الجامع (٣٤٥٤)۔

ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے بے شک وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔ اگر اچھا خواب دیکھے تو اس سے خوشخبری حاصل کرے، اور اس کی خبر صرف اپنے سے محبت کرنے والوں کو دے۔"❶

اور ایک روایت میں ہے: "اس کی خبر صرف اپنے محبوب یا صاحب رائے [تعبیر کرنے والے] کو دے۔"❷

۱۴۔ دور اندیشی اختیار کیجیے جلد بازی سے اجتناب کیجیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک دور اندیشی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔"❸

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک شیطان اس کھانے کو اپنے لیے حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔"❹

۱۶۔ اپنی زبان کو ذکر الٰہی اور توبہ و استغفار سے تر رکھیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلا شبہ شیطان نے کہا کہ اے رب! قسم ہے تیری عزت کی کہ میں تیرے بندوں کو بہکاتا ہی رہوں گا، جب تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔ اس پر

---

❶ مسلم ۲۲٦۱ ❷ صحيح أبي داؤد (۵۰۲۰)۔صحيح ابن ماجة (۳۹۱٤)۔

❸ صحيح الجامع (۳۰۱۱)۔والصحيحة (۱۷۹۵)۔

❹ احمد (۳۸۳/۵)۔مسلم (۲۰۱۷)۔

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مجھے اپنی عزت و جلال کی اور بلندیء رتبہ کی قسم ہے! میں ان کو بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''[1]

۱۷۔ کانا پھوسی سے زبان کی حفاظت: اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ [المجادلة ۱۰]

''بیشک سرگوشیاں شیطانی کام ہے تا کہ اس سے ایمانداروں کو رنج پہنچے گو اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین ہو جاؤ تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ لوگوں میں گھل مل جائیں۔ اس لیے کہ دو افراد کا سرگوشی کرنا تیسرے کو [پریشان و] غمگین کر دیتا ہے۔''[2]

ایک روایت میں ہے: ''ایسا کرنے سے تیسرا غمگین ہو جاتا ہے۔''

۱۸۔ صرف اپنی ضرورت کے لیے ہی بازار میں جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو تو پھر ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ

---

[1] مشکوۃ؛مسند أحمد ۱۱۲۵۵.

[2] البخاری (٦٢٩٠)۔مسلم (٢١٨٤)۔

جو سب سے پہلے بازار میں جاتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے ہو جاؤ جو سب سے آخر میں بازار سے نکلتے ہیں۔ اس لیے کہ بازار شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے۔ اور یہیں پر شیطان نے اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہوتا ہے۔'' ❶

۱۹۔ فضول خرچی سے اجتناب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بستر مرد کا اور ایک بستر عورت کا؛ تیسرا بستر مہمان کے لیے، اور چوتھا شیطان کے لیے۔'' ❷

۲۰۔ نیند سے بیداری کے وقت تین بار ناک جھاڑنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی ناک جھاڑ دے؛ اس لیے کہ شیطان ناک کے بانسے پر رات گزارتا ہے۔'' ❸

❀❀❀❀

---

❶ مسلم (۲٤٥١)۔ ❷ مسلم (۲۰۸٤)۔

❸ البخاری (۳۲۹٥)۔ مسلم (۲۳۸)۔ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ناک جھاڑنے سے مراد یہ ہے کہ پہلے ناک میں پانی ڈال کر اسے اوپر کھینچا جائے اور پھر ناک کو جھاڑ دیا جائے۔ اور ناک کے بانسے سے مراد اس کا بلند ترین حصہ ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ناک میں نرم ہڈی والے حصہ کو بانسا کہا جاتا ہے۔ اس کا معنی اور حدود متعین کرنے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔

شیطان اور جنات سے بچاؤ

ا۔استعاذہ:

استعاذہ کا مطلب ہے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرنا تاکہ ہر قسم کے شر و برائی؛ مکر و فریب اور جنات اور شیاطین کی چالوں سے بچا جاسکے۔

استعاذہ کے مقامات:

أولاً:...... جب بھی دل میں کوئی شیطانی وسوسہ یا اکساؤ محسوس ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہیے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ﴾ [الأعراف : ۲۰۰]

''اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، **بیشک** وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

ثانیاً:......قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ

الرَّجِيْمِ﴾ [النحل : ٩٨]

''اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو۔''

ثالثاً: ...... جب انسان بیت الخلاء میں داخل میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

''اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس دعا کی تشریح میں بہت سارے علماء نے لکھا ہے کہ اس میں شیطان مردوں اور عورتوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔'' [1]

رابعاً :...... مسجد میں داخل ہوتے وقت: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ .))

''میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رخ زیبا کی اور اس کے ازلی اقتدار کی۔''

[عقبہ نے کہا]: بس اتنا ہی؟ ۔میں نے کہا: ہاں۔

---

[1] البداية والنهائة (١/ ٦١)۔

[عقبہ نے] کہا: ''جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب یہ میرے شر سے تمام دن کے لیے محفوظ ہو گیا'' ❶

خامساً:......نماز شروع کرتے وقت:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.)) ❷

''پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ؛ شیطان مردود سے اور اس کی پھونک اور اُس کے تھوک اور اسکے وسوسے سے۔''

سادساً:......نماز میں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللہ! شیطان میری نماز اور قرات کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھ پر نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے۔ جب تو ایسی بات محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیا کر۔''

پس میں نے ایسے ہی کیا تو شیطان مجھ سے دور ہو گیا۔'' ❸

سابعاً: ......نیند میں گھبراہٹ کے وقت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر الحمد للہ

---

❶ سنن أبي داؤد (٤٤٦)۔
❷ صحيح ابن ماجة (٨٠٨)۔
❸ مسلم (٢٢٠٣)۔

کہے؛ اور ایسا خواب صرف اس سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جب نا پسندیدہ [یا ڈراؤنا] خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؛ پس شیطان اور اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے بیشک وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔'' ❶

ثامناً: ......رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمی آپس میں ایک دوسرے پر غصہ ہو رہے تھے۔ ایک کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، اور اس کی رگیں پھول رہی تھیں۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: ''میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ انسان وہ کلمہ کہہ دے تو اس کا غصہ اور تکلیف جاتی رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے: اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔'' ❷

تاسعاً: ...... جب کتا بھونکنے اور گدھا چلانے کی آواز سنو: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو؛ اس لیے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر رینگتا ہے۔'' ❸

❁ [سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رات کو جب تم کتے کے بھونکنے کی یا گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑو، بیشک وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو کہ تم نہیں دیکھتے۔ یعنی

---

❶ بخاری (٢٩٨٥) ترمذی (٣٤٤٩) مسند احمد ٣/ ٨]

❷ رواہ البخاری (٦١١٥)۔ و مسلم (٢٦١٠)۔

❸ رواہ البخاری (٣٣٠٣)۔ و مسلم (٢٧٢٩)۔

شیطان کو دیکھتے ہیں۔'' ❶

مطلب ہے کہ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)) پڑھو۔

۲۔معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) کی تلاوت:

☆ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

☆ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد اور شیطان سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے باقی وظائف چھوڑ کر ان کو اپنا وظیفہ بنالیا۔'' ❷

۳۔آیت الکرسی پڑھنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

﴿اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

❶ ابو داؤد (۵۱۰۳) مسند احمد(۳/۳۰۶) ❷ صحیح الترمذي(۲۰۵۸)۔

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴾ [البقرہ: ٢٥٥]

"میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے:" اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور کائنات کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس پر اونگھ غالب آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو ان سے اوجھل ہے اسے بھی جانتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا بھی ادراک نہیں کر سکتے مگر اتنا ہی جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ وہ بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔"

جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے وہ شام تک جنوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور جو اسے شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک ان سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (حاکم: ١/ ٥٦٢ ، البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ الترغیب والترھیب: ١/ ٤٥٧ ، اور اسے نسائی اور طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

٤۔ سورت بقرہ کی تلاوت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .)) [1]

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

۵۔سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ [البقرۃ: ۲۸۵-۲۸۶]

''رسول پر جو کچھ اس کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا، اس پر وہ

---

[1] مسلم (۷۸۰)] شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مقصد کے لیے ٹیپ ریکارڈ پر سورت بقرہ کی تلاوت بھی لگائی جاسکتی ہے۔

خود بھی ایمان لایا اور سب مومن بھی ایمان لائے۔ یہ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی میں بھی تفریق نہیں کرتے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ: ہم نے اللہ کے احکام سنے اور ان کی اطاعت قبول کی۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص اچھا کام کرے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر برا کام کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے ایمان والو! اللہ سے یوں دعا کرو؛ اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرنا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم سے

نہ اٹھانا۔ ہم سے درگزر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مولی ہے لہٰذا کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

جو کوئی رات کو سورت بقرہ کی یہ آخری دو آیتیں پڑھ لے تو اس کے لیے صبح تک ہر برائی سے حفاظت میں کافی ہو جاتی ہیں۔'' [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب تحریر کی تھی اور ان میں سے دو آیتیں نازل کی ہیں جن پر سورت بقرہ ختم ہوتی ہے یہ دو آیات جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔'' [2]

٦۔ (ایک یا دس بار) کلمہ توحید پڑھنا۔

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انسان صبح کے وقت یہ کلمہ پڑھ لے:

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [3]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی

---

[1] البخاری ٥٠٠٩؛ ومسلم ٨٠٨.
[2] صحیح الترمذی ٢٨٨٢.
[3] صحیح أبي داؤد (٥٠٧٧)۔

شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تر تعریف ہے
، وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔''

وہ شیطان سے امان میں رہتا ہے یہاں تک کہ شام ہو جائے؛ اور اگر شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے تو وہ صبح ہونے تکشیطان سے امان میں رہتا ہے۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''سو بار یہ کلمات پڑھے۔'' [1]

۷۔ غصہ کے وقت وضو کرنا:

غصہ کے وقت انسان کو چاہیے کہ وضو کر لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؛ اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور بیشک آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی ایک کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔'' [2]

۸۔ نظر کی حفاظت:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی ! نظر کے پیچھے نظر نہ لگایا کرو، بیشک پہلی نظر تمہیں معاف ہے، دوسری نظر معاف نہیں۔'' [3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کوئی بھی نظر نہیں اٹھتی مگر شیطان کی اس میں طمع ہوتی ہے۔''

---

[1] البخاری (٦٤٠٣)۔مسلم (٢٦٩١)

[2] سنن أبي داؤد (٤٧٨٤)۔أحمد (٢٢٦/٤)۔حسن۔

[3] صحیح أبي داؤد (٢١٤٨)۔

۹۔اذان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب بھی نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر پھسیاں (گوز) مارتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔''❶

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:''جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے،اوراس کی ہوا خارج ہورہی ہوتی ہے۔''❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب سرکش شیطان رنگ بدل بدل کر ظاہر ہورہے ہوں تو ان کو بھگانے کے لیے اذان دیا کرو۔''❸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے''غیـــلان''یعنی جادوگر جنات کا ذکر کیا گیا۔تو آپ نے فرمایا:

''ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی اس شکل وصورت کوتبدیل نہیں کرسکتا جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے،لیکن وہ بنی آدم کے جادوگروں کی طرح کے جادوگر ہیں۔ جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو تو اذان دینے لگ جاؤ۔''❹

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ صحیح البخاري (٦٠٨)۔ ❷ مسلم (٨٥٧)۔

❸ قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ : أخرجه النسائی و رجاله ثقات۔دیکھو : الفتوحات الربانية (١٦١/٥)۔

❹ أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف (٩٥/٦)۔ وصحح إسناده الحافظ ابن حجر فی الفتح (٣٩٦/٦)۔

"زید بن اسلم سے روایت ہے کہ انہیں [ایک بستی] معادن ❶ پر نگران بنایا گیا۔ تو لوگوں نے وہاں پر جنات کی کثرت کی شکایت کی۔ تو آپ نے حکم دیا کہ وہاں پر ہر وقت اذان دی جائے۔ اور کثرت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ اس کے بعد انہیں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔" ❷

حضرت سہیل سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کی طرف بھیجا میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا تو اس کو ایک پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا اور میرے ساتھی نے دیوار پر دیکھا تو کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے یہ بات اپنے باپ کو بتائی؛ تو انہوں نے کہا: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آنے والا ہے تو میں تمہیں نہ بھیجتا۔ لیکن جب تم ایسی آواز سنو تو اذان دیا کرو۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور وہ گوز مار رہا ہوتا ہے۔" ❸

۱۰۔ قرآن کی تلاوت اور شیطان سے حفاظت:

مطلق طور پر قرآن مجید کی تلاوت شیطان کے شر سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

❶ **معادن**، آج کل اسے مہد الذہب کہا جاتا ہے۔ مدینہ سے اڑھائی سو کلومیٹر مشرق کی طرف واقع ہے۔

❷ الکلم الطیب (ص ۵۳)۔ ❸ مسلم (۳۸۹)۔

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ [الإسراء: ٤٥]

''آپ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔''

۱۱۔ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب: ٣٥]

''بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب) کے لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت اور) بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ﴾

[آل عمران: ٤١]

''اور آپ اپنے رب کا ذکر کثرت سے کیجیے اور صبح شام اسی کی تسبیح بیان کرتے رہیے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستے میں چل رہے تھے؛ آپ ایک پہاڑ پر سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چلتے رہو یہ جمدان ہے؛ مفردون آگے بڑھ گئے۔'' صحابہ نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟''

آپ نے فرمایا: ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔''[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحی بن زکریا علیہ السلام کو پانچ چیزوں کو حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔...... آپ نے وہ پانچ چیزیں شمار کیں اور پھر فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچالے۔ اس طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔''[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یعقد الشیطان علی قافیة رأس أحدکم إذا هو نام ثلاث عقد؛ یضرب کل عقدة مکانها۔ علیك لیل طویل فارقد۔ فإن استیقظ فذکر الله انحلت عقدة۔ فإن توضأ انحلت عقدة فإن صلی انحلت عقده کلها فأصبح نشیطاً طیب النفس وإلا أصبح خبیث النفس کسلان .))

''تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے (کی حالت) میں شیطان تین

[1] مسلم (۲٦۷٦)۔ [2] مسلم (۳۷۳)۔

گرہیں باندھ دیتا ہے۔ اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات پڑی ہے ابھی سو جاؤ۔ جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اس کی صبح فرحت و انبساط اور شگفتہ خاطری سے نمودار ہوتی ہے (اور دن بھر یہی کیفیت رہتی ہے) ورنہ کبیدہ خاطری اور کسل مندی سے دوچار رہتا ہے۔'' [1]

[1] البخاری (۳۲۶۹)۔

صبح وشام کے اذکار

[یہ اذکار رفجر کی نماز کے بعد پڑھ لینے چاہیں۔یہی افضل وقت ہے]۔

۱۔ ((اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ))

”میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔“

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَاخَلْفَهُمْ وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾[ترجمہ گزر چکا ہے]

جو شخص صبح کے وقت آیت الکرسی پڑھے وہ شام تک جنات سے محفوظ ہوجاتا ہے اور جو اسے شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک ان سے محفوظ ہوجاتا ہے۔[اس کی تخریج گزر چکی]۔

۲۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

۳۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

۴۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی صبح یا شام کو تین تین بار سورہ اخلاص اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ لیا کرے، اسے کوئی بھی چیز نقصان نہیں دے گی۔“ [1]

[1] صحيح ابي داؤد ،(٥٠٨٢) صحيح الترمذي [٣٥٧٥]

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا۔ اچانک مصیبت نہ پہنچے گی۔ [دعا یہ ہے:]

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) [1]

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں ہو یا آسمانوں میں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))

''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اُس کا، اسی کی ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہی سب تعریف ہے اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمہ توحید دن میں سو مرتبہ پڑھے، اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب دیا جاتا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی

[1] أحمد (١/٦٣-٦٦)۔ وصحيح أبي داؤد (٥٠٨٨)۔

جاتی ہیں، اور سو گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس دن شام تک شیطان سے اس کے لیے حفاظت کر دی جاتی ہے۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آتا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔'' ❶

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ کہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ۔ ''پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ۔'' کوئی انسان اس سے بڑھ کر افضل عمل نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو یہ کلمات زیادہ تعداد میں کہے۔'' ❷

۸۔ ((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

[سبق تخريجه]

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو انسان رات کے وقت یہ کلمات تین بار کہہ دے، اس انسان کو اس رات میں کوئی زہریلی چیز نقصان نہیں دے سکے گی۔''

۹۔ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

((اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مِلَّۃِ

---

❶ بخاری (٦٤٠٣) مسلم (٢٦٩١) ❷ مسلم: ٢٦٩٦.

اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.)) ❶

''ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر اپنے نبی کریم ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو سب سے زیادہ یکسو اور مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔''

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان شخص صبح وشام کو تین بار یہ کلمات کہے:

((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.)) ❷

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا۔''

تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے بروز قیامت راضی کر دے۔''

طبرانی کی ایک روایت میں ہے: ''میں اس کا ضامن ہوں، اسے ہاتھ سے پکڑ کر چلوں گا یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔'' ❸

---

❶ مسند احمد: ۱۲۹۳ ـ صحيح الجامع ٤٦٧٤ـ

❷ احمد: ٣/٤٠٦٠، ٤٠٧، ١٢٣/٥، صحيح الترمذي (٣٣٨٩)۔

❸ رواه الطبراني بإسناد حسن، صحيح الترغيب والترهيب (٤١٥/١)۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ”اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ [1]

۱۱۔ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو ان الفاظ میں دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَابَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّمَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.))

”ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے صبح کی اللہ کے لیے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں؛ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب جو کچھ اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد ہے اسکے شر سے تیری پناہ پکڑتا

[1] صحيح أبي داؤد (١٥٢٩)۔

ہوں۔ یارب! میں سستی اور انتہائی بڑھاپے اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

❀ اور شام کو اس طرح پڑھے:

((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ))

"ہم نے شام کی اور سارے ملک نے شام کی اللہ کے لیے۔"

اور آگے پوری دعا پڑھتے.

۱۲۔ ((اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ .))[2]

"اے اللہ ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ صبح کی اور تیرے (نام کے) ساتھ شام کی اور تیرے (نام کے) ساتھ زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔"

اور شام کو یوں کہیں:

((اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ .))[3]

---

[1] صحيح مسلم (٢٧٢٣)۔ [2] صحيح الترمذى: ٣/ ١٤٢

[3] الصحيحة (٢٦٢)۔ صحيح الترمذي (٣٣٩١)۔

''اے اللہ ہم نے تیرے نام کے ساتھ شام کی اور تیرے نام کے ساتھ صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی تھی؛ اور فرمایا تھا: تمہیں میری وصیت سننے میں کیا حرج ہے؟ یہ کہ جب بھی تم صبح یا شام کرو تو کہو:

((یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ، وَلَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ)) [1]

''اے زندہ جاوید، اے کائنات کے نگہبان! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے فریاد کرتا ہوں تو سنوار دے میرے سب کام اور نہ سپرد کر مجھے اپنے نفس کے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی۔''

۱۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ آپ کہیں:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ

[1] صحیح الترغیب والترهیب (٦٦١)۔

عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.))

''یا اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آپ نے مجھے پیدا کیا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور میں حسب طاقت آپ کے ساتھ عہد و وعدہ پر کاربند ہوں اور جو کچھ میں نے کیا اس کے شر سے آپ کی پناہ پکڑتا ہوں مجھے اپنے اوپر آپ کی نعمت کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہ کا بھی اقرار ہے؛ مجھے معاف کردے یقیناً آپ کے بغیر گناہ کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہو جائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا اور اسی طرح حالتِ یقین میں جو شخص صبح کے وقت پڑھ لے اور شام کو فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔'' [1]

[**توضیح**:......سید الاستغفار مغرب اور فجر کے وقت پڑھ لیں]۔

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام سو بار یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.))

''میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ۔''

---

[1] البخاری (٦٣٢٣)۔

کوئی انسان اس سے بڑھ کر افضل عمل نہیں کرسکتا سوائے اس کے جو یہ کلمات اتنی بار یا پھراس سے زیادہ تعداد میں کہے۔'' ❶

۱۶۔ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ .)) ❷

''یا اللہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کا عرش اٹھانے والوں کو اور آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں بیشک آپ ہی وہ اللہ ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد (ﷺ) آپ کے بندے اور رسول ہیں۔''

جو انسان صبح وشام چار چار مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

۱۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انسان صبح وشام تین تین بار یہ دعا پڑھ لے، تو

---

❶ مسلم (۲۶۹۲)۔ [سنن ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ))

❷ اس کی سند کو علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ تحفة الأخيار (۲۳)۔

اسے اس رات میں کوئی بھی زہریلی چیز [یا بیماری] تکلیف نہیں دے گی؛ دعا یہ ہے:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) ❶

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔''

۱۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی صبح و شام یہ دعا پڑھنا ترک نہیں کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.))

''یا اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے اپنے دین، دنیا، اھل و مال کی معافی اور عافیت

❶ صحيح الترمذى (٣٦٠٤)۔ [مسلم: ٢٧٠٨]۔

کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں بدل دے۔ یا اللہ میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اوراوپر سے حفاظت فرمایئے۔ میں آپ کی عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کیا جاؤں۔'' [1]

۱۹۔ ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ))

''مجھے اللہ ہی کافی ہے، نہیں کوئی معبود مگر وہی، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ رب ہے عظمت والے عرش کا۔''

جس نے ہر صبح وشام سات بار یہ دعا پڑھی؛ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے غموں سے کفایت کر جائے گا۔ [2]

۲۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب صبح وشام کرو تو یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ

---

[1] ابو داؤد (۵۰۷۳) مسند احمد ۲/ ۲۵ ابن ماجه(۳۸۷۱)]

[2] ابو داؤد (۵۰۸۱)وصحح إسناده شعيب و عبدالقادر ؛زاد المعاد ۲/۳۷۶۔

وَ شِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ))

''اے اللہ! جاننے والے غیب اور حاضر کے، پیدا کرنے والے، آسمانوں اور زمین کے! رب ہر چیز کے اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور یہ کہ میں اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اس برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔'' ❶

۲۱۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا [وہ کلمات یہ ہیں]:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ))

''اللہ کی تعریف اور اسی کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔'' ❷

---

❶ ابوداؤد: ۵۰۸۳، ترمذی: ۳۳۹۲؛ صحیح الکلم الطیب (۲۲)؛ صحیح الأدب المفرد ۱/۴۱۳۔ ❷ مسلم ۲۷۲۶

۲۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زائد اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتا ہوں۔" [استغفار کے آسان الفاظ یہ ہیں:]

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔)) ❶ (100 مرتبہ روزانہ)

"میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں اس کے حضور۔"

۲۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس بار صبح اور دس بار شام کو مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ قیامت والے دن میری شفاعت کو پالے گا۔

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ)) ❷

"اے اللہ! صلاۃ وسلام بھیج ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر۔"

[دس (10) مرتبہ صبح دس (10) مرتبہ شام۔

جو اس سے جتنا زیادہ پڑھے اس کے حق میں اتنا ہی بہتر ہوگا۔"

❀❀❀❀

---

❶ البخاری (٦٣٠٧)۔ [سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے لئے سو بار استغفار شمار کرتے تھے؛ [آپ یوں کہتے:] ((رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ))۔ اے اللہ مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول کر بے شک تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے] [اضافہ برائے فائدہ از مترجم' الدراوی]۔

❷ رواه الطبراني بإسنادين، أحدهما جيد۔ وانظر: صحيح الترغيب والترهيب (٢٧٣/١)

سونے کے اذکار

۲۴۔ انسان اپنی ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونک مارے اور پھر ان پر یہ سورتیں پڑھ کر پھونک مارے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ

النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِی یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ ﴾

پھر اپنے ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکے اپنے جسم پر پھیر لے، ہاتھ پھیرنا سر اور چہرہ اور جسم کے اگلے حصہ سے شروع کرے۔ ایسا تین بار کرے۔ [1]

۲۵۔أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ:

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾

جو انسان بستر پر جاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے تو صبح تک اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب

---

[1] البخاری (۵۰۱۷)

نہیں جا سکتا۔‘‘ [1]

26۔ ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ [2]

[ان آیتوں کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے]

جو انسان سونے سے قبل یہ آیات پڑھ لے، صبح تک اسے ہر برائی سے حفاظت کے لیے کفایت کر جاتی ہیں۔‘‘

۲۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اُٹھ

---

[1] البخاری (۵۰۱۰)۔ [2] البخاری (۵۰۰۹)۔

کر کہیں جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو اسے اپنی چادر کے پلّو سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بستر پر کیا (سانپ، بچھو، کیڑا وغیرہ) آ گیا ہو؟ اور جب لیٹ جائے تو کہے:

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ))

''اے میرے رب میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور آپ کی ہی مدد سے اسے اٹھاؤں گا اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحم فرمائیں اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں تو اس کی اس طرح حفاظت کیجیے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''[1]

۲۸۔ جب رسول اللہ ﷺ سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا.))[2]

''آپ کے ہی نام کیساتھ، یا اللہ! میں مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا ہوں۔''

---

[1] البخاری (٦٣٢٠)۔مسلم: (٢٧١٤)۔

[2] البخاری (٦٣١٤)۔

((اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ❶

''اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے بچانا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔'' (تین بار یہ دعا پڑھے)

۲۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صبح یا شام کرو تو یوں کہو:

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ.)) ❷

''اے اللہ! جاننے والے غیب اور حاضر کے، پیدا کرنے والے، آسمانوں اور زمین کے! رب ہر چیز کے اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے آپ کے سوا کوئی معبود برحق، میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ ارتکاب کروں اپنے ہی خلاف کسی برائی کا یا اسے کھینچ لاؤں کسی مسلمان کی طرف۔''

---

❶ الترمذی (۳۳۹۸)۔الصحیحة (۲۷۵٤)۔ ❷ صحیح الترمذی: ۱٤۲/۳.

صبح وشام کے وقت اور جب اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تب بھی یہ دعا پڑھو۔“ [1]

۳۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي.))

”تمام تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا عنایت کیا، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی ٹھکانا دینے والا ہے۔“ [2]

۳۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب بستر پر لیٹے تو یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ۔))

”یا اللہ! آپ نے پیدا کیا، میری روح کو اور آپ ہی اسے فوت کریں گے، آپ کے ہی قبضے میں ہے اس کی موت اور حیات۔ اگر آپ

[1] ابو داؤد ۲۷۶۳)۔الصحیحة (۲۷۶۳)۔

[2] مسلم (۲۷۱۵) ابو داؤد(۵۰۵۳)

اسے زندہ رکھیں تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر اسے موت دیں، تو اسے معاف فرمانا ؛یااللہ ! بلاشبہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے عافیت کا۔'' ❶

۳۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ جب سونے کا ارادہ کرو تو پہلے نماز والا مکمل وضو کرو، پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعاء پڑھو:

((اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّھْتُ وَ جْھِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ رَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَا وَلَامَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.))

''اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپُرد کی ،اپنے چہرے کو آپ کی طرف متوجہ کیا ،اپنا کام آپ پر چھوڑا ،اپنی کمر کو آپ کی طرف سہارا دیا ،کیونکہ خوف اور امید آپ کی ہی طرف ہے۔ آپ سے بچا سکنے والی کوئی پناہگاہ اور جائے نجات نہیں سوائے آپ ،میں آپ کی نازل

---

❶ مسلم (۲۷۱۲) [مسنداحمد ۲/ ۷۹ عمل الیوم واللیلہ (۷۹۶)]

کردہ کتاب اور آپ کے ارسال کردہ نبی (ﷺ) پر ایمان لایا۔"
اگر تم اس رات میں مر گئے تو فطرت اسلام پر مرے گا۔اس دعا
کو سب سے آخر میں پڑھنا چاہیے۔" ❶

۳۳۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان بستر پر آئے اور یہ دعا پڑھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَفَانِی وَآوَانِی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیوَاَطْعَمَنِی وَسَقَانِی ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی مَنَّ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ؛ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُنْجِيْنِي مِنَ النَّارِ.))

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری کفایت کی اور مجھے جگہ
دی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا۔تمام
تعریفیں اللہ کے لیے ہے جس نے ہم پر احسان کیا اور بہت مہربانی
کی۔اے اللہ! میں آپ سے آپ کی عزت کے وسیلہ سے سوال کرتا
ہوں کہ مجھے آگ کے عذاب سے بچا کر رکھنا۔"
جس انسان نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی ،تو اس نے یقیناً
تمام مخلوق کی طرف ہونے والے تعریفی کلمات کہہ دیے۔" ❷

---

❶ بخاری (٦٣١٣) مسلم (٢٧١٠)

❷ الصحیحة (٣٤٤٤)۔

۳۴۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو انسان جب بستر پر آئے اور یہ دعا پڑھے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ .))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وُہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حقیقی بادشاہی اُسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے فضل و کرم کے بغیر نیک کام کے کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ پاک ہے اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔''

اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''[1]

۳۵۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تمہارے لیے ایک خادم سے بہتر ہوں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو: 33 مرتبہ سبحان اللہ؛ 34 مرتبہ اللہ اکبر؛ 33 مرتبہ الحمد للہ کہیں۔

[1] أخرجه ابن حبان في صحيحه (٢٣٦٥/٥٨٧) وانظر سلسله الصحيحة (٣٤١٤)۔

یہ کلمات کہنے تمہارے حق میں ایک خادم سے زیادہ بہتر ہیں۔'' ❶

۳۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے [اس پر الحمد الله کہے اور اسے بیان کرے اور ایسا خواب صرف اس سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو] اور جب نا پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے بے شک وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔'' ❷

❶ البخاری (۶۳۱۸)۔ ❷ مسلم (۲۲۶۱)۔

بیدار ہونے کے اذکار

۳۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرِ))

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''[1]

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ))

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت دی، میرے بدن میں واپس لوٹا دیا میری روح کو اور مجھے اپنی یاد کی توفیق دی۔''[2]

---

[1] بخاری ٦٣١٤ [2] صحیح الترمذی

گھر کی حفاظت

گھر میں داخل ہونے کے اذکار:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ))

((بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا، تَوَكَّلْنَا .))

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے کی بہتری اور گھر سے نکلنے کی بھلائی کا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہمارا گھر میں داخل ہونا ہے۔ اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہمارا نکلنا ہے، اور ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔''

(پھر گھر والوں کو سلام کہے)'' [1]

کھانے پینے کے اذکار:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے اور وہ گھر میں

[1] أبو داؤد (٥٠٩٦)۔ ابن باز رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ (تحفة الأخيار ص ٢٨)

داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ: ''آج اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملے گی اور نہ ہی شام کا کھانا ملے گا۔'' ❶

اور اگر کھانے کا وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (دوسرے شیاطین سے) کہتا ہے کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔'' ❷

گھر میں کثرت سے قرآن کی تلاوت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوْتِكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.))

''گھروں میں سورت بقرہ پڑھا کرو، بیشک جس گھر میں سورت بقرہ پڑھی جاتی ہو وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔'' ❸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورت بقرہ پڑھی جاتی ہو۔'' ❹

---

❶ مسلم (۲۰۱۸)۔ ❷ مسلم: ۲۰۱۸.

❸ مسلم (۷۸۰)۔ مستدرك حاكم ۲/۲٦۰]

❹ صحیح الترغیب والترھیب (۱٤٦۳)۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))۔ ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

گھر کو گھنٹیوں سے پاک رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹیاں بجتی ہوں۔‘‘ ❶

[مراد جانوروں کی گردنوں میں باندھی جانے والی گھنٹیاں ہیں]۔

گھروں کو صلیب کے نشان سے پاک رکھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاری رکھتے ہیں) تو اس کو توڑ ڈالتے۔‘‘ ❷

گھروں کو بتوں اور تصاویر سے پاک رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔‘‘ ❸

گھروں کو کتوں سے پاک رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔‘‘ ❹

---

❶ صحيح أبي داؤد (٤٢٣١)۔ ❷ البخاری (٥٩٥٢)۔

❸ مسلم (٢١١٢)۔ علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’ایسی تصویر جو پاؤں کے نیچے روندی جارہی ہو یا جس کی اہانت ہو رہی ہو جیسے میٹ وغیرہ، تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ مجموع الفتاوی [٢٥/٣٧٣]

❹ البخاري (٣٣٢٢)۔مسلم (٢١٠٦)۔

شکاری اور چوکیداری کے لیے رکھے گئے کتے کو اس سے استثناء حاصل ہے۔

مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا رنگ کالا نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔'' ❶

صرف یہی نہیں ، بلکہ آپ نے حکم دیا ہے کہ: کالے کتے کو قتل کر دیا جائے؛ فرمایا: ''تم کالے چتکبرے دھاری اور دو داغوں والے کتے کو مار ڈالو، بیشک وہ شیطان ہوتا ہے۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس انسان نے شکار یا چوکیداری کے لیے کتا پال کر رکھا اس کے اجر میں روزانہ دو پھاڑ کے برابر کمی آ جاتی ہے۔'' ❸

رات کو دروازے بند کرنا ، اور سرِ شام بچوں کو کھیل کود سے روک لینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی ابتدا ہو (یا جب شام ہو) تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر لو؛ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔'' ❹

---

❶ مسلم (١٥٧٢)۔

❷ مسلم (١٥٧٢)۔

❸ البخاري (٣٣٢٤)۔مسلم (٤٠٢٤)۔

❹ البخاري (٥٦٢٣)۔مسلم (٢٠١٣)۔ حدیث کے بقیہ حصہ کے الفاظ یہ ہیں: ''اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دیا کرو۔''

اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ "شام کے وقت اپنے بچوں کو گھروں میں روک لو۔ بیشک یہ وقت جنات کے پھیل جانے اور اُچک لینے کا ہے۔"❶

گھروں کو گانے بجانے سے پاک رکھنا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ [الاسراء ٦٤]

"اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکا تا رہ۔"

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "شیطان کی آواز گانے ہیں۔"❷

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بلاشک وشبہ شیطانی احوال کو سب سے زیادہ تقویت دینے والی چیز گانے سننا اور کھیل تماشہ ہیں۔"❸

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حرام آلات کے ساتھ گانے جن کی وجہ سے دل قرآن سے روک دیا جاتا ہے۔اور ان کی وجہ سے دل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کاموں پر لگا رہتا ہے۔گانے شیطان کا قرآن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول میں ایک موٹا پردہ ہیں"❹

گھر کے کونوں میں نمک چھڑکنا:

شیخ محترم جناب عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جنات کو بھگانے کے

---

❶ البخاري (٣٣١٦)۔ ❷ مختصر اغاثة اللفهان من مكائد الشيطان (ص ٢١٤)۔

❸ مجموع الفتاوى (١١/٢٩٥)۔

❹ اغاثة اللفهان من مكائد الشيطان (ص ٢١٤)۔

لیے گھر کے کونوں میں نمک چھڑکنا؛ اگر تجربہ سے ایسی کوئی بات ثابت ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ جو یہ کام کرتے ہیں، انہوں نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس کا تجربہ کرکے دیکھا ہے، اسے نفع بخش پایا ہے۔'' [1]

شیخ محترم جناب علامہ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ نمک کو پانی میں ڈالا جائے، پھر جب وہ پگھل جائے تو اسے گھر کے اندراور باہر کونوں میں چھڑک دیا جائے۔ اس کا تجربہ کیا گیا ہے، اور اسے گھروں کی حفاظت اور سرکش جنات کو بھگانے اور ان کی تکلیف سے بچنے کے لیے نفع بخش پایا گیا۔'' [2]

یہ تمام اُمور علاج کے لیے مباح اسباب کے باب سے تعلق رکھتے ہیں۔

❀❀❀❀

---

[1] کیسٹ ریکارڈ از مفتی اعظم جناب ابن باز رحمہ اللہ۔

[2] فتوی مخطوط، بتاریخ ٢٤ شعبان ١٤١٨ھ۔

بسم اللہ شریف

کھانے سے پہلے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوان ! بسم اللہ کہو؛ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے بِسْمِ اللّٰہِ کہنا چاہیے اور اگر شروع میں کہنا بھول جائے تو پھر اُسے یوں کہنا چاہیے:

((بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔))

''شروع اور آخر میں اللہ کے نام کے ساتھ۔'' [2]

کپڑے اتارنے سے قبل:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جنات کی نظروں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے مابین پردہ ہوتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے اتارے تو کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ۔'' [3]

---

[1] البخاری (٥٣٧٦)۔ مسلم (٢٠٢٢)۔

[2] صحیح الترمذي (١٨٥٨)۔ (صحيح الجامع ٣٨٠)

[3] صحيح الجامع الصغير (٣٦١٠)۔ الطبرانی في الأوسط (٢٥٠٤)۔

بسم اللہ ایسا کلمہ ہے جس کے پڑھنے کی وجہ جب انسان کپڑے اتارتا ہے تو شیطان انسان کی شرمگاہوں کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ان الفاظ کے پردہ سے انسان جنات کے شر سے محفوظ رہتا ہے، پس اسے چاہیے کہ ان الفاظ کے کہنے میں غفلت نہ برتے۔حدیث کے مطابق انسان صرف اتنے ہی الفاظ کہے جو حدیث سے ثابت ہیں، پوری بسم اللہ نہ پڑھے۔اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک بنی آدم کو دی جانے والی ہر نعمت پر ایک ڈھکن ہے؛ جنات اس ڈھکن کو اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ [1]

بیت الخلاء جانے سے قبل:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جنات کی نظروں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے مابین پردہ ہوتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء میں جائے [2] تو یوں کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ۔'' [3]

اور پھر یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) [4]

---

[1] فیض القدیر: ٤/١٢٨.

[2] یعنی وضوخانہ یا حمام میں داخل ہونے سے پہلے یہ کلمات کہہ لیں۔کما فی الأدب المفرد (٦٩٢)۔

[3] أحمد و الترمذی و ابن ماجة ؛ صحیح الجامع (٣٦١١)۔

[4] البخاری (١٤٢)۔ مسلم (٣٧٥)۔ اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ جو زیادہ آئے ہیں وہ سنن سعید ابن منصور سے لیے گئے ہیں؛ فتح الباری (١/٢٤٤)۔

''اللہ کے نام کے ساتھ،''اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

(الْخُبُث): نر شیطان کو کہتے ہیں۔اور (الخَبَائِثِ): مادہ شیطان کو کہتے ہیں۔

امام أحمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں جب کبھی وضو خانے میں بسم اللہ کہے بغیر بیت الخلاء میں داخل ہوا تو مجھے ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑا۔ [1]

وضو سے قبل:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس انسان کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو اور اس کا وضو نہیں ہوتا جو کہ وضو کرتے ہوئے شروع میں: ((بِسْمِ اللّٰهِ)) نہیں کہتا۔'' [2]

گھر سے نکلتے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان گھر سے نکلتا ہے اور وہ یہ کلمات کہتا ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.))

''اللہ کے نام سے؛ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ،اللہ کی توفیق سے ہی گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت ممکن ہے۔''

---

[1] المغني (١/٢٢٨)۔ [2] احمد و أبو داؤد ؛ صحيح الجامع(٧٥١٤)۔

تو اس سے کہا جاتا ہے: ''تجھے ہدایت دی گئی، تو کفایت کر دیا گیا، اور تو بچا لیا گیا، اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرا شیطان اس پہلے شیطان سے کہتا ہے: ''تمہارا بس اس انسان پر کیسے چل سکتا ہے جسے ہدایت دی گئی ہو، وہ کفایت کر لیا گیا ہو، اور اسے تیرے شر سے بچا لیا گیا ہو۔'' [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب بھی رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے [2] اور یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.))

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔'' [3]

---

[1] صحيح أبي داؤد (٥٠٩٥)۔[أخرجه الترمذي و صححه الألباني في صحيح سنن الترمذي ٣٤٢٦]

[2] علامہ البانی رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے الفاظ کو شاذ قرار دیا ہے۔[الصحيحة: ٣١٩٣]

[3] (صحيح سنن ابي داؤد ٥٠٩٤) و (صحيح سنن ابن ماجة ٣٨٨٤)۔

باجماعت نماز کی حفاظت:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: کوئی بھی تین افراد ایسے نہیں ہیں جو کسی گاؤں یا بستی میں رہتے ہوں ؛ اور ان میں باجماعت نماز قائم نہ کی جاتی ہو تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ پس تم پر جماعت قائم کرنا واجب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں بھیڑیا گلے سے بھٹکی ہوئی بکری کو شکار بناتا ہے۔'' [1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ﴾

[المجادلة: ۱۹]

''شیطان ان پر غالب آ گیا، سو اس نے انھیں اللہ تعالیٰ کی یاد بھلا دی۔''

[1] صحیح أبی داؤد؛ [۵۴۷]

گھر بار اہل وعیال اور مال کی حفاظت

بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دُعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا))

”اللہ کے نام سے، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا، اور جو بچہ آپ ہمیں عطا کریں اسے بھی شیطان سے بچا۔“

اس جماع کے بعد ان کے درمیان جو بھی اولاد مقدر ہوئی شیطان اسے کبھی تکلیف نہیں دے گا۔“ [1]

رسول ﷺ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کیساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے:

((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ۔))

[1] بخاری (۳۳۷۱) ۔ مسلم (۱٤۳٤)۔

”میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر وہ شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے“ ❶

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنی ذات یا اپنے مال میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرنی چاہیے، کیونکہ نظر لگ جانا حق ہے۔“ ❷

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الكهف ٣٩]

”اور (بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے ما شا الله لا قوة إلا بالله کیوں نہ کہا؟“

حسب استطاعت جمائی کو روکنے کی کوشش:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے، اس لیے کہ [منہ کھلا رہنے سے] شیطان داخل ہو جاتا ہے۔“ ❸

گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہ کرو؛ بیشک یہ تمہارے

---

❶ بخاری (٣٣٧١)۔ ❷ أحمد (٤ / ٤٤٧) وصحيح ابن ماجة (٢٨٢٨)۔

❸ مسلم (٢٩٩٥)۔

جنات بھائیوں کی غذا ہے۔“ ❶

☆ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کوئی انسان ہڈی سے استنجاء نہ کرے اور نہ ہی گوبر یا پکی ہوئی مٹی سے استنجاء کرے۔“ ❷

☆ اور ایسے ہی آپ نے منع فرمایا کہ: ”کوئی بھی مینگنی یا ہڈی سے استنجا نہ کرے“ ❸

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” تم میں سے کوئی ایک بھی کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔“ ❹

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: سوراخ میں پیشاب کرنے سے کیوں منع کیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”اس لیے کہ وہ جنات کی رہائش گاہیں ہیں۔“ ❺

گھر کے سانپ کو نوٹس دینے سے قبل نہ مارا جائے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِن بِـالمدِينةِ نفرا مِن الجِنِ قد أسلموا فمن رأى شيئا مِـن هذِهِ العوامِرِ فليؤذِنه ثلاثا فإن بداء له بعد؛ فليقتله؛ فإِنه شيطان .)) ❻

---

❶ صحیح الترمذی(١٨) مسلم(٢٦٢) ❷ صحیح أبي داؤد (٢٩)۔

❸ صحیح الجامع (٥٨٢)۔ ❹ بخاری (٣٣٧١)۔

❺ سوراخ موذی چیزوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔جن سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

❻ مسند أحمد (٥/ ٨٢)۔صحیح۔

''بیشک مدینہ میں جنات کا ایک گروہ مسلمان ہو چکا ہے پس جو ان گھریلوے سانپوں میں سے کسی کو دیکھے تو اسے تین دن کی مہلت دے؛ پس اگر وہ اس کے بعد بھی سامنے آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' ❶

ایک صحابی نے ایسے ہی ایک سانپ کو مار ڈالا تھا جو کہ اس کی موت کا سبب بن گیا۔ ❷

اس سے دو قسم کے سانپوں کا استثناء ہے: ایک دم کٹا ؛ اور دوسرا دو دھاریوں والا؛ ان سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا۔

صحیحین میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان جنات کو قتل کر دیا جائے جو گھروں میں ہوتے ہیں ؛ سوائے دم کٹے ؛ اور دوسرا دو دھاریوں والے کے؛ یہی وہ دو قسم کے سانپ ہیں جو بصارت کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔'' ❸

دم کٹا : علماء اس کے متعلق لکھتے ہیں: یہ انتہائی چھوٹی دم والا ایک جانور سا ہے۔ جو کوئی اسے دیکھتا ہے وہ یہ گمان نہیں کرسکتا کہ اس کی دُم بھی ہے۔

دو دھاریوں والا:...... یہ ایک لمبا سانپ ہوتا ہے اس کی پشت پر دو کالے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ جتنی بھی قسم کے گھریلو سانپ ہوتے

---

❶ مسلم (۲۲۳۶)۔ ❷ دیکھیں پورا قصہ: مسلم (۲۲۳۶)۔

❸ البخاری (۳۲۹۷)۔ مسلم (۲۲۳۳)۔

ہیں انہیں تین دن تک تنگ کیا جائے ؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ان گھروں میں کچھ گھریلو سانپ رہتے ہیں پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے تنگ کرو۔'' ❶

[اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے]۔''

اور جب بھی انہیں تنگ کیا جائے تو اپنی نظروں کو بچا کر رکھا جائے۔تین بار تک ایسا کرے۔اگر وہ نہ بھاگے تو آپ کو حق حاصل ہے کہ اسے مار ڈالیں۔ ❷

اس لیے کہ اگر وہ پھر واپس آ جائے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ جن نہیں ہے۔پس اسے مار ڈالا جائے۔ اور اگر وہ گھر سے نکل جائے اور واپس نہ آئے تو معاملہ ختم ہو گیا۔اگر وہ جن ہی ہو اور ایک بار بھاگ کر پھر واپس آ جائے تو اس نے خود اپنے خون کو رائیگاں کر دیا۔اس لیے کہ اسے تین بار تنگ کرنے تک بھی وہ گھر میں باقی رہا یا دوبارہ لوٹ کر گھر میں آ گیا۔''

رہ گئے وہ سانپ جو گھروں میں نہیں ہوتے انہیں تنگ کیے بغیر ہی قتل کر دیا جائے گا؛ حتی کہ وہ سانپ جو مساجد میں پائے جائیں انہیں بھی مار ڈالا جائے گا۔امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''جو سانپ مساجد میں پائے جائیں انہیں مار ڈالا جائے۔'' ❸

---

❶ دیکھیں پوری تفصیل: شرح صحيح مسلم ازابن عثيمين رحمہ اللہ (٤ / ٢٦٩) ۔

❷ یہ بات میں نے ابن باز رحمہ اللہ سے ایک درس میں سنی ہے۔

❸ شرح صحيح مسلم ازابن عثيمين رحمہ اللہ (٤ / ٢٦٩) ۔

اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ شیاطین کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔''[1]

شیاطین کے مکروفریب سے بچنے کی دُعا:

حضرت عبدالرحمٰن بن خنبش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی وادی میں شیاطین رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے؛ اور آپ پر چٹانوں کو گرانے لگے۔ ان میں سے بعض شیاطین کے پاس آگ کے شعلے تھے جن سے وہ رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان حالات میں خوف سا محسوس ہوا تو اتنے میں جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: ''اے محمد ﷺ! یہ دعا پڑھو:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمَانُ.))۔

---

[1] أحمد ٤/٣٥٢؛ و صحيح الجامع ٧٣٥١]

''میں اللہ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، جن سے کوئی نیک و بد آدمی تجاوز نہیں کر سکتا؛ اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا؛ اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے۔''[1]

اس دعا کے پڑھنے سے شیاطین ناکام ہوگئے اور ان کی آگ بجھ گئی۔''

❀❀❀❀

---

[1] رواہ أحمد (۳/ ۴۱۹)۔ والسلسلة الصحیحة (۵/ ۲۹۹)۔

آسیب زدہ کا علاج
جنات کا اثر ہو جانے کے بعد

سب سے بڑا علاج:

ا۔ سورت فاتحہ پڑھ کر دم کرنا:

حضرت خارجہ بن صلت، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر آپ کے ہاں سے واپس چلے گئے۔ تو آپ ایک قوم کے پاس سے گزرے، جن کے پاس ایک پاگل آدمی لوہے کی زنجیروں سے باندھا ہوا تھا۔ اس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا: ''بیشک ہمیں اس آدمی (رسول اللہ ﷺ) کے بارے میں خیر کی خبر پہنچی ہے؛ تو کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے تم اس آدمی کا علاج کر دو؟۔ تو میں نے سور فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا؛ تو وہ تندرست ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھے ایک سو بکریاں دیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟

ایک دوسری روایت میں ہے: کیا تو نے اس کے علاوہ کچھ کہا تھا؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے لیجیے۔ میری عمر کی قسم

ہے! لوگ باطل طریقہ سے جھاڑ پھونک کر کے کھا لیتے ہیں تم نے تو حق طریقہ سے دم کر کے کھایا ہے۔'' ❶

دوسری روایت میں ہے: ''انہوں نے اس مجنون آدمی پر سورہ فاتحہ پڑھ کر صبح شام تین مرتبہ دم کیا۔ جب بھی دم ختم کرتے تو اپنا تھوک جمع کر کے اس پر تھتکار دیتے تو گویا وہ گرہوں سے آزاد ہو گیا پس اس آدمی کے ورثا نے انہیں بکریاں دیں۔ ❷

۲۔ اور آیت الکرسی پڑھنا۔

۳۔ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنا۔ پھر یہ سورتیں پڑھیں:

۴۔ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

۵۔ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

۶۔ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

۷۔ پھر مریض پر پھونک ماردیں۔

۸۔ تین باریا اس سے زائد مرتبہ اس عمل کو دہرایا جائے۔

۹۔ ان کے علاوہ دیگر قرآنی آیات پڑھ کر دم کیا جائے۔ سارا قرآن شفاء ہے۔ اس میں اہل ایمان کے لیے شفاء ہدایت اور رحمت ہے۔ ❸

۱۰۔ دم کرنے کی دعائیں جادو کے علاج میں اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔ ❹

---

❶ صحيح أبي داؤد (٣٨٩٦)۔ الصحيحة (٢٠٢٧)۔

❷ صحيح أبي داؤد (٣٨٩٧)

❸ الفتح الرباني، ترتيب مسند أحمد (١٧/ ١٨٣)

❹ جادو کا علاج دیکھیں۔

۱۱۔ اگر ایسے بے ہوش یا آسیب زدہ انسان کے کان میں اذان دی جائے تو یہ بھی بہت بہتر ہے۔ اس لیے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے ایک آسیب زدہ کے کان کچھ قرأت کی تو اسے آرام آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟۔ تو عرض کیا: یہ سورت پڑھی ہے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ [المؤمنون ۱۱۵]

''کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔''

یہ پوری سورت آخر تک پڑھی۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' اگر اسے کوئی صاحب ایمان و یقین انسان پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے۔'' ❷

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ آیت الکرسی اور معوذتین پڑھ کر علاج کیا کرتے تھے اور مریض کے کان میں اکثر یہ آیت پڑھا کرتے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا

---

❶ البخاری (۶۰۸)۔ مسلم (۳۸۹)۔

❷ مسند أبو یعلی (۵۰۲۳) و الطبراني في الدعا (۱۰۸۱) وابن سني في عمل یوم و لیلة (۶۳۱)۔

تُرْجَعُوْنَ﴾ [المؤمنون : ١١٥]

اور آپ نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ: انھوں نے ایک بار ایک آسیب زدہ کے کان میں اس آیت کی تلاوت کی تو روح پکار اٹھی۔ ہاں؛[ہم نے اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے]۔اوراس نے اپنی آواز کوخوب لمبا کیا۔ [1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جنات کا بنی آدم کے بدن میں داخل ہونا ائمہ اہل سنت والجماعت کے اجماع کی روشنی میں ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ [البقرة ٢٧٥]

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح حواس باختہ اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔''

صحیح حدیث میں ثابت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان بنی آدم میں ایسے چلتا ہے جیسے اس کی رگوں میں خون چلتا ہے۔'' [2]

حضرت امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: بیشک کچھ لوگ کہتے ہیں کہ: جن آسیب زدہ کے بدن میں داخل نہیں ہوتا۔'' تو آپ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اور یہ جن ہی ان کی زبانوں پر بات کرتا ہے۔''

[1] زاد المعاد لابن قیم (٤/ ٦٦)۔ [2] تقدم تخریجه۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آپ نے یہ جو جملہ ارشاد فرمایا ہے؛ یہ انتہائی مشہور معاملہ ہے۔ جنات کسی انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں اور پھر اس کی زبان پر ایسا کلام کرتے ہیں جن کا معنی کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔''

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں: ''ائمہ اسلام میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو جنات کے انسانی بدن میں داخل ہونے کا انکار کرتا ہو۔ اور جس کسی نے اس کا انکار کیا اور یہ دعوی کیا کہ شریعت اس چیز کو جھٹلاتی ہے تو یقیناً ایسا انسان شریعت کو جھٹلاتا ہے۔ شرعی دلائل میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو اس کے منافی ہو۔''[1]

❀❀❀❀

---

[1] مجموع الفتاوی (٢٤/ ٢٧٧۔ ٢٧٦)۔

دوران عیادت مریض کا علاج

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان انسان ایسا نہیں ہے جو کسی ایسے مسلمان کی عیادت کرتا ہے جس کی موت ابھی نہ آئی ہو، اور پھر اس کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے مرض سے شفا عطا کرتے ہیں:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيْكَ.)) [1]

''میں اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔''

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جسے بخار سے تکلیف ہو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) [2]

---

[1] صحيح أبو داؤد (٣١٠٦)۔ [2] صحيح البخاري (٥٦٥٦)۔

''کوئی حرج نہیں، [یہ بیماری گناہوں سے] پاک کرنے والی ہے اگراللہ نے چاہا۔''

۳۔ حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں بیمار تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے ام العلاء! تمہیں خوشخبری ہو؛ بیشک مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کو ایسے ختم کردیتی ہے جیسے آگ سونا اور چاندی جلا کر ان کی میل کو ختم کردیتی ہے۔''[1]

مصیبت کا علاج:

۱۔ **مصیبت پر صبر**:......اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ٥ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ٥﴾

[البقرة ۱۵۵-۱۵۷]

''اوران صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجیے؛ جنہیں مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

بعض سلف صالحین کے ہاں جب مصیبت پر تعزیت کی گئی تو انہوں نے کہا:

[1] صحيح أبوداؤد (۳۰۹۲)۔

’’میں کیونکر مصیبت پر صبر نہیں کروں گا جب کہ میرے رب نے صبر پر میرے ساتھ تین چیزوں کا وعدہ کیا ہے، ان میں سے ہر ایک چیز مجھے پوری دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے بڑھ کر محبوب ہے۔‘‘ ❶

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کی گئی تین چیزیں یہ ہیں:

۱۔ اس کی طرف سے ان پر درود و برکات

۲۔ اس کی رحمتیں

۳۔ اور اس کی طرف سے ہدایت۔‘‘ ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان انسان ایسا نہیں جسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ کہتا ہے:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔))

’’یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں؛ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کے بدلے اس سے بہتر عطا فرما۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت پر اجر عطاء کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں

---

❶ یہ مضمون ابن قیم کی کتاب زاد المعاد سے لیا گیا ہے۔(۱۴۶/۴)۔

❷ عدۃ الصابرین، لابن قیم رحمہ اللہ (۱۳۱)۔

اسے بہترین نعم البدل عطاء فرماتے ہیں۔'' ❶

یہ کلمہ: ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡن﴾ مصائب میں بڑا آزمودہ اور کارگر علاج ہے۔ اور انسان کے لیے بدیر یا جلدی نعم البدل کے لیے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔

۲۔ مصیبت زدہ کو چاہیے کہ وہ اس پر غور وفکر کرے۔ تو وہ دیکھے گا کہ اگر وہ اس مصیبت پر صبر کرے اور اللہ کی رضا پر راضی رہے؛ تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر رکھا ہے؛ اس کا اجر اس مصیبت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اگر اس پر یہ مصیبت نہ آتی تو اسے یہ اجر وثواب نہ مل سکتا۔ اور یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس سے بڑی مصیبت میں مبتلا کر سکتے تھے۔

۳۔ انسان کا یہ پختہ یقین اور ایمان ہونا چاہیے کہ اس پر جو مصیبت آئی ہے وہ ہرگز ٹلنے والی نہ تھی۔ اور جو چیز ٹل گئی ہے، وہ ہرگز اسے پہنچنے والی نہ تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَا اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِیۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِیۡ كِتَابٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ۝ لِّكَیۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰی مَا فَاتَكُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتَاكُمۡ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ﴾ [الحدید: ۲۲]

❶ مسلم: [۹۱۸]

"کوئی بھی مصیبت جو زمین میں آتی ہے یا خود تمہارے نفوس کو پہنچتی ہے، وہ ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ بات بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لیے آسان کام ہے۔ یہ اس لیے کہ جو کچھ تمہیں نہ مل سکے اس پر تم غم نہ کیا کرو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں دے دے اس پر اترایا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کسی بھی خود پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

۴۔ مصیبت زدہ کو چاہیے وہ دوسرے مصیبت زدہ لوگوں کی راہوں کی اتباع کرتے ہوئے اپنے دکھ کی آگ کو ٹھنڈا کرے، ہر وادی میں خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں۔

۵۔ انسان کو جان لینا چاہیے کہ آہ وبکا کرنے سے کوئی بھی چیز واپس نہیں آئے گی۔ بلکہ اس تکلیف اور دکھ میں اضافہ ہوگا۔ درحقیقت گریہ وزاری کرنا مرض کا بڑھنا ہے۔

٦۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ گریہ وزاری کرنے سے دشمن خوش ہوتے ہیں۔ اور دوست کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے، اور شیطان خوش ہوتا ہے اور انسان کا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا نفس کمزور پڑ جاتا ہے۔

۷۔ اور انسان کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ آخر کار اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور دنیا کی ہر چیز کو اپنے پیچھے چھوڑ جانا ہے۔ اور اپنے رب کے

پاس اس حالت میں آئے گا جیسے اسے پہلے بغیر کسی مال واہل اور بغیر دوست واحباب کے پیدا کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے اعمال اس کے ساتھ ہوں گے۔ اگر اعمال اچھے ہیں تو اچھا ساتھی ہے؛ اور اگر اعمال برے ہیں تو برا ساتھی۔

۸۔ اور انسان کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ صبر وایمان اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید پر انسان کو وہ کچھ ملنے والا ہے جو اس کھو جانے والے مال سے بہت زیادہ ہے، اگر یہ مال باقی رہنے والا بھی ہوتا تو پھر بھی انسان کے لیے وہ بیت الحمد ہی کافی ہے جو مصیبت پر صبر کرنے اور بوقت مصیبت "إنا لله وإنا إليه راجعون " کہنے کی وجہ سے جنت میں اس کے لیے بنایا جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں [ہاں]۔

پھر اللہ تعالیٰ بطور تاکید فرشتوں سے سوال کرتے ہیں کیا تم نے میرے بندے کے جگر گوشے کی روح نکال لی؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں [جی ہاں] تو اللہ جل جلالہ ان سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس بندے نے اس حادثہ پر تیری حمد وثناء بیان کی اور [انا للہ وانا الیہ راجعون] کہا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ: اے فرشتو! میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔'' [1]

[1] صحیحہ الترمذی، (۱۰۲۱)۔

۹۔ انسان کو یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ جو مصیبت اس پر واقع ہوئی ہے اس میں اس کے لیے اجر ہے۔ پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لکھے پر راضی رہا اس کے لیے رضامندی ہے اور جو کوئی اس پر ناراض ہوگیا؛ اس کے لیے ناراضگی ہے۔ نبی اُکرم ﷺ کا ارشاد گرامیہے: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں۔ پس جو کوئی اس آزمائش پر راضی رہا، اس کے لیے رضامندی ہے اور جو کوئی ناراض ہوگیا اس کے لیے ناراضگی ہے۔''[1]

اور یہ بھی فرمایا: ''جو کوئی گریہ وزاری کرتا ہے، اس کے لیے گریہ وزاری ہی ہے۔''[2]

۱۰۔ انسان کو یہ بات بھی یقینی طور پر جان لینی چاہیے کہ وہ جتنی بھی گریہ وزاری؛ آہ و بکا کر لے؛ آخر کار مجبوراً اسے صبر ہی کرنا ہے۔ ایسی صورت میں جو صبر کیا جاتا ہے یہ نہ ہی کوئی پسندیدہ فعل ہے اور نہ ہی اس پر کوئی اجر و ثواب ہے۔ نبی اُکرم ﷺ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے: ''بیشک صبر صدمہ کے پہلے وقت میں ہے۔''[3]

۱۱۔ انسان کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اسے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والا

---

[1] صحيح الترمذي (٢٣٩٦)۔حسنه الباني۔

[2] أحمد (٥/ ٤٢٧) والصحيحة (١٤٦)وصحيح الجامع (٢١١٠)۔

[3] البخاری (١٢٨٣)۔ ومسلم (٢١٤٠)۔

احکم الحاکمین ہے[سب سے بڑا دانش مند اور حکمت کے ساتھ حکم جاری کرنے والا ہے]۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس مصیبت میں مبتلا کرنے سے اس کا مقصد انسان کے صبر و ایمان اور تقدیر الٰہی پر اس کی رضا مندی کا امتحان لینا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی اپنی جناب میں گریہ وزاری اور نیازمندی کو دیکھے اور سنے۔ کہ انسان اسی وحدہ لاشریک کی پناہ میں آتے ہوئے شکستہ دل کے ساتھ اس کے در پر پڑا ہے۔ نبی اُکرم ﷺ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے آزمائش سے دوچار کرتے ہیں۔'' [1]

۱۲۔ اور انسان کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ اگر انسان کے دنیاوی امتحانات نہ ہوتے اور اس پر مصیبتیں نہ آتیں تو اسے تکبر، خود پسندی، فرعونیت، اور سخت دلی کے علاوہ ایسے امراض کا سامنا کرنا پڑتا جو اسے جلدی یا بدیر ہلاک کر کے رکھ دیتے۔ یہ اللہ ارحم الراحمین کی رحمت اور مہربانی ہے کہ وہ انسان کو بعض اوقات ایسے مصائب میں مبتلا کرتا ہے تا کہ یہ مصائب ان امراض سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں۔

۱۳۔ انسان کو یہ بھی ایمان رکھنا چاہیے کہ دنیا کی تلخی اور دکھ و تکلیف آخرت کی لذت اور حلاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے ہی تبدیل کرتا ہے۔اور دنیا کی

---

[1] البخاری (٥٦٤٥)۔

لذتیں آخرت کی تلخیاں اور سختیاں ہیں۔ نبی اُکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''دنیا کی حلاوت [لذت] آخرت کی تلخی ہے۔اور دنیا کی تلخی و کڑواھٹ آخرت کی لذت اورحلاوت ہے۔''[1]

❀❀❀❀

[1] رواہ أحمد (٤/ ٣١٠)؛ و صححه و وافقه الذهبي۔ وصححه الألباني في الصحيحة (١٨١٧)۔

سینہ کے تنگ ہونے کا علاج

اختصار کے ساتھ دل کی تنگی کا سب سے بڑا علاج یہ ہے:

۱۔ **توحید**: ......جتنی توحید کامل ہوگی؛ اور اس میں جتنی قوت اور طاقت ہوگی؛ اسی قدر انسان کا سینہ کھلا ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾

[الزمر: ۲۲]

''بھلا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہے۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ﴾ [الأنعام: ۱۲۵]

''تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتے ہیں تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں اور جسے گمراہ کرنا چاہتے ہیں اس کا سینہ ایسا تنگ اور گھٹا ہوا کردیتے ہیں، گویا کہ زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے۔''

پس ہدایت اور توحید شرح صدر کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہے اور شرک و گمراہی دل کی تنگی اور حرج کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے۔

۲۔ ایمان صادق کا نور جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے دل میں ڈال دیتے ہیں ؛ اس نور کی وجہ سے شرح صدر نصیب ہوتی ہے اور دل میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور دل کو خوشی نصیب ہوتی ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کا موروثی علم ؛ یہی حقیقت میں علم نافع ہے۔ اہل علم لوگوں میں سب سے زیادہ شرح صدر والے ہوتے ہیں۔ ان کے دل سب سے زیادہ وسیع ؛ ان کے اخلاق سب سے اچھے اور ان کی زندگی سب سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع : اور دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ سے محبت ؛ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ؛ اور اس کی عبادت کی نعمت سے لذت اندوزی۔

۵۔ ہر جگہ اور ہر حال میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ شرح صدر میں ذکر الٰہی کو بہت ہی عجیب تاثیر حاصل ہے۔ دل کی نعمتیں حاصل ہونے اور غم و پریشانی کے ختم ہونے میں ذکر الٰہی کے عجیب اثرات ہوتے ہیں۔

۶۔ جس قدر ممکن ہو سکے اپنے مال و جان، بدن اور جاہ و مرتبہ سے مخلوق کے ساتھ انواع و اقسام کا احسان ۔ بلاشک وشبہ محسن اور مہربان انسان لوگوں میں سب سے زیادہ شرح صدر والا ، پاکیزہ نفس ،اور پاکیزہ دل ہوتا ہے۔

۷۔ بہادری : بیشک بہادر انسان شرح صدر والا ہوتا ہے۔ اس کی سوچ وفکر وسیع

ہوتی ہے دل میں وسعت ہوتی ہے۔

۸۔ دل سے مذموم صفات کا اخراج: وہ صفات جن کی وجہ سے دل میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور اسے مبتلائے عذاب کرتی ہیں۔جیسا کہ حسد، بغض، کینہ؛ دشمنی؛ بخل وعداوت۔

۹۔ بدنظری؛ بدکلامی اور فالتوں چیزوں کی سماعت اور اختلاط ؛ اور ایسے ہی کھانے پینے میں اور سونے میں کثرت اور زیادتی۔ان چیزوں کی کثرت کی وجہ سے دکھ وتکلیف اورغم و پریشانی دل میں پیدا ہوتے ہیں۔

تکلیف و دکھ کا علاج

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس انسان کو یہ بات خوش کن معلوم ہوتی ہو کہ اللہ تعالیٰ سختی اور تکلیف میں اس کی دعاؤں کو قبول کرے؛ پس اسے چاہیے کہ وہ راحت کے وقت میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔'' [1]

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یوں دَم کیا کرتے تھے:

((إِمْسَحِ الْبَأْسَ ؛ رَبَّ النَّاسِ ؛ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ وَ لَا يَكْشِفُ الْكُرَبَ إِلَّا أَنْتَ .)) [2]

''اے لوگوں کے رب؛ تکلیف ختم کر دے؛ تیرے ہی ہاتھ میں شفاء ہے؛ اور کوئی بھی تیرے علاوہ تکلیف کو ختم کرنے والا نہیں۔''

۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ سخت غم اور مصیبت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

1. صحيح الترمذي (٣٣٨٢)۔
2. أخرجه أحمد (٦ / ٥٠)۔ دیکھیں: الصحيحة (١٥٢٦)۔

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

''اللہ عظمت والے اور بردبار کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عرش عظیم کے پروردگار کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرش کریم کے رب کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' ❶

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی دعا؛ جو کہ آپ نے مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تھی:

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

[الانبياء: ۸۷]

''آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آپ پاک ہیں، یقیناً میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔''

کوئی بھی مسلمان انسان ایسا نہیں ہے جو کسی بھی چیز کے لیے اس دعا کیساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں۔'' ❷

---

❶ بخاری (٦٣٤٦) مسلم (٢٧٣٠)

❷ صحيح الترمذي (٣٥٠٥)۔

امام حاکم رحمہ اللہ کے ہاں ایک اور روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں۔ جب کسی انسان کو کوئی تکلیف پہنچے؛ یا اس پر کوئی دنیاوی مصیبت نازل ہو؛ اور وہ ان الفاظ میں دعا کرے تو اس سے مصیبت ختم ہو جائے؟۔ تو صحابہ نے عرض کیا: ''کیوں نہیں یا رسول اللہ ! ضرور بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: ذی النون کی دعا:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

[الانبیاء: ۸۷]

''آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آپ پاک ہیں، یقیناً میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔''[1]

۵۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تو دکھ اور بے قراری کے وقت پڑھے پھر آپ نے فرمایا: [یوں کہا کرو]:

((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.))[2]

''اللہ، اللہ میرا رب ہے میں اس کیساتھ کسی کو شریک نہیں بناتی (یا بناتا)۔''

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مبتلائے تکلیف انسان کو چاہیے کہ ان الفاظ میں

---

[1] الحاکم (۱/۵۰۵)۔

[2] ابو داؤد (۱۵۲۵) ابن ماجہ (۳۸۸۲) الصحیحۃ (۲۷۵۵)۔

دعا کرے:

((اللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ میں آپ کی رحمت کا امید وار ہوں۔ مجھے میرے نفس کی طرف ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ کر اور میری تمام حالت درست کر دے۔ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

۷۔ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.)) [2]

''اے زندہ جاوید، اے کائنات کے نگہبان! میں آپ ہی کی رحمت کے ذریعہ سے مدد مانگتا ہوں۔''

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات بھلی لگتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختی سے آزاد کر دے، اسے چاہیے کہ تنگ دست کو اپنے مطالبہ میں مہلت دے، یا پھر اسے بالکل ہی معاف کر دے۔'' [3]

۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کلمہ ایسا ہے کہ کوئی اگر انسان اسے اپنی موت کے وقت کہے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے سختیوں سے نجات عطاء کر دے گا؛ وہ

---

[1] ابو داؤد (٤٢٤٦) صحيح الكلم الطيب (ص ٤٩)۔

[2] صحيح الترمذي (٨٥٢٤)۔ [3] صحيح مسلم (١٥٦٣)۔

کلمہ ہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .))

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔“ ❶

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ میں تکلیف اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کروں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمِ سبحانَ اللّٰهِ تبارك الله رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ والحمد لِله رب العالمين))

”اللہ مہربان اور بردبار کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، پاک ہیں اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ برکت والے ہیں، وہ اور عرش عظیم کے رب ہیں ان کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ ❷

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ وسعت البالی بھی تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور سختی کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے۔ ❸

❀❀❀❀

---

❶ أحمد (١/ ١٦١)۔قال الشيخ أحمد شاكر (٢/ ٣٦٠) إسناده صحيح (١٣٦٠)۔

❷ أحمد (١/ ٩١)۔ قال الشيخ أحمد شاكر (٢/ ٨٧) إسناده صحيح (٧٠١)۔

❸ أحمد(١/ ٣٠٧)۔ واللفظ له ؛ والصحيحة (٢٣٨٢)۔وصحيح الجامع (٦٨٠٦)۔

غم و پریشانی کا علاج

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص روزانہ صبح و شام سات بار یہ وظیفہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی تمام پریشانیاں دور کر دیتا ہے:

((حَسْبِيَ اللهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ .)) [1]

''مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔''

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی غم و پریشانی پہنچے تو وہ یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِه نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ

---

[1] ابو داؤد: ٥٠٧٤،ابن سني عمل اليوم والليلة (٧٠)وصححه سنده عبد القادر و شعيب أرناؤوط،زاد المعاد (٢/ ٣٧٦)۔

خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ.)) [1]

''اے اللہ یقیناً میں آپ کا بندہ ہوں، اور آپ کے بندے اور آپ کی ہی کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے، نافذ ہے مجھ پر آپ ہی کا حکم انصاف پر مبنی ہے میرے بارے میں آپ کا فیصلہ، میں آپ کے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے آپ سے ہر اس نام کے ساتھ التجا کرتا ہوں جو آپ نے خود اپنا نام رکھا ہے؛ یا پھر اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے؛ یا اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو سکھایا ہے؛ یا آپ نے اس کو علم غیب میں اپنے پاس (رکھنے کے لیے) خاص کیا ہے (میں درخواست کرتا ہوں) کہ آپ قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا دیں، میرے سینے کا نور اور میرے غموں کا علاج اور میری پریشانیوں کا تریاق بنا دیں۔''

[حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص یہ دعا کرتا ہے]: اللہ تعالیٰ اس کے غم کو ختم کر دیتے ہیں، اور تنگی و پریشانی کی جگہ وسعت آ جاتی ہے۔''

---

[1] أحمد (۱/۴۲۵)۔(الصحیحة ۱۹۸)

۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ [قرض وغم وغیرہ سے نجات کے لیے] یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ .)) ❶

''اے اللہ میں آپ سے فکر وغم، عاجزی وسستی، بخل وبزدلی، قرض کے چڑھ جانے اورلوگوں کے غالب آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ.)) ❷

اے زندہ جاوید، اے کائنات کے نگہبان! میں تیری ہی رحمت کے ذریعہ سے مدد مانگتا ہوں۔''

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا، اوراس نے کہا: کوئی بھی انسان ایسا نہیں جو آپ پر ایک بار درود پڑھتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔تو ایک آدمی کھڑا ہوگیا اوراس

❶ بخاری (۲۸۹۳)

❷ صحیح الجامع (۴۷۹۱)

نے کہا: یارسول اللہ ! کیا میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ پر درود کے لیے خاص کردوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو ایسا کرلو۔'' اس نے پھر کہا: کیا میں اپنی دعاؤں کا دو تہائی حصہ آپ پر درود کے لیے خاص کردوں؟۔ تو آپنے فرمایا: '' اگر تم چاہو تو ایسا کرلو۔'' اس نے پھر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ! کیا میں اپنی ساری دعا آپ پر درود کے لیے مختص کردوں؟۔ تو آپ نے فرمایا: ''تو پھر ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے غم و پریشانی سے نجات کے لیے کافی جائے گا۔'' [1]

❀❀❀❀

---

[1] فضل الصلاة على النبي ﷺ، الإمام إسماعيل بن اسحق المالكي۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس سند کو مرسل اور صحیح قرار دیا ہے۔ الترمذي (٢٤٥٧)۔

قلق، اور نیند میں گھبراہٹ کا علاج

۱۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی چیز سے خوف زدہ ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے:

((هُوَ اَللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا .)) [1]

''وہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔''

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کو نیند میں گھبراہٹ محسوس ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ان الفاظ میں دعا کرے:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ .))

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اسکے غصے، اس کی سزا سے، اوراس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں اوران کے حاضر ہونے سے۔''

[جب ان الفاظ میں دعا کرے گا] تو کوئی چیز اسے نقصان نہ دے

[1] أخرجه النسائی ؛ عمل الیوم واللیلة (٦٥٧)؛ دیکھیں : الصحیحة (٢٠٧٠)۔

سکے گی۔''❶

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک خواب میں گھبرا جائے یا کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہیے کہ بذیل کام کرے:

☆ تین بار: دائیں طرف تھوک دیں۔❷

☆ تین بار: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔❸

☆ تین بار: جو بری چیز دیکھی ہے؛ اس کے شر سے پناہ مانگے۔❹

☆ کروٹ بدل کر سو جائے۔❺

☆ اگر دوبارہ ایسے ہی دیکھے تو اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔❻

☆ اور نماز میں آیت الکرسی پڑھے۔❼

☆ کسی کو بھی اس خواب کے متعلق نہ بتائے۔❽

☆ ایسا کرنے سے وہ اس خواب کی برائی اور شر سے محفوظ رہے گا۔❾

۴۔ رسول اللہ ﷺ کو جب ایسی گھبراہٹ محسوس ہوتی تو آپ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

---

❶ صحیح أبي داؤد (٣٨٩٣)۔ وصحیح الترمذي (٣٥٢٨)۔

❷ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

❸ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

❹ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

❺ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

❻ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

❼ رواه مسلم (٢٢٦٣)۔

❽ البخاري مع الفتح (١٢/ ٤٦٤)۔

❾ رواه مسلم (٢٢٦١)۔

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ .))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا، زبردست ہے؛ آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ان کا رب، غالب، بہت بخشنے والا ہے۔''[1]

۵۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے گھر سے نکلے، آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ آپ یہ ورد پڑھ رہے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''[2]

۶۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات کو گھبرایا کرتا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوا؛ میں رات کو گھبرا جاتا ہوں، اور تلوار لے کر نکلتا ہوں تو جو کچھ بھی پاتا ہوں اس پر تلوار سے حملہ کر دیتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے روح الامین نے سکھائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں

---

[1] أخرجه ابن حبان (٢٢٥٨)۔ والحاكم (١/ ٥٤٠)۔ وانظر الصحيحة (٢٠٦٦)۔

[2] رواه مسلم (٢٨٨٠)۔

یارسول اللہ ﷺ! ضرور سکھایئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہ دعا پڑھو:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمَانُ.))

''میں اللہ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، جن سے آگے نہیں گزر سکتا، کوئی نیک اور نہ کوئی بدآدمی اس چیز کے شر سے جو اترتی ہے آسمان سے، اور اس چیز کے شر سے جو چڑھتی ہے آسمان میں اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے پھیلایا زمین میں اور اس چیز کے شر سے جو نکلتی ہے اس سے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے؛ اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو آئے خیر کے ساتھ، اے نہایت رحم کرنے والے۔'' [1]

---

[1] رواه أحمد (٣/ ٤١٩)۔ والسلسلة الصحيحة (٢٩٩٥)۔

۷۔ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے شکایت کی: کہ وہ بہت ہی ڈراؤنے خواب دیکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو چاہیے کہ ان الفاظ میں دعا کرو:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.)) [1]

میں اللہ کے مکمل کلمات کی اسکے غصے، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے۔''

❁❁❁❁

---

[1] أخرجه ابن سني (٢٣٨)۔ والصحيحة (٢٦٤)۔

غصہ کا علاج

☆ جب غصہ بھڑک اٹھے تو اس کا علاج بذیل اُمور سے کیا جانا ممکن ہے:

۱۔ **اللہ تعالیٰ کا ذکر:** ......اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے خوف کا سبب بن جائے گا؛ اور یہ خوف اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف لیکر جائے گا جو کہ غصہ ختم ہونے کا سبب بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ﴾ [الکھف : ٢٤]

''اور اپنے رب کو یاد کر لیجیے جب آپ بھول جائیں۔''

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہیں غصہ آ جائے۔

۲۔ **شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے:** ......اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [فصلت ٣٦]

''اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بلا شبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

☆ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ایک کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، اوراس کی رگیں پھول رہی تھیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ''میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ انسان وہ کلمہ کہہ دے تو اس کا غصہ اور تکلیف جاتی رہے۔اگر یہ:اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔'' ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جب کسی انسان کو غصہ آئے اور وہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔'' ❷

۳۔ انسان کو چاہیے کہ غصہ پی جانے؛ معاف کر دینے، صبر و تحمل اور عفو درگزر کی فضیلت اور اجر وثواب میں جو احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں، ان پر غور وفکر کرے۔اور اپنے نفس پر زبردستی کر کے اسے ضبط میں لائے ۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[آل عمران : ١٣٤]

''جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکو

❶ رواه البخاری (٦١١٥)۔ رواه مسلم (٢٦١٠)۔ ❷ صحيح الجامع (٦٩٥)۔

کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بدلہ لینے کی قدرت وطاقت رکھنے کے باوجود غصہ کو پی جائے اور اس پر قابو حاصل کر لے تو ایسے شخص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھرے مجمع میں بلا کر اختیار دیگا کہ وہ جس حور عین کو چاہے پسند کر لے۔''[1]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کرو، اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت ہے۔''[2]

۴۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو انتقام اور دشمنی کے انجام سے ڈرائے؛ اور دشمن کو پہنچنے والی تکلیف پر نہ ہی خوش ہو اور نہ ہی اسے گالی دے۔ اس لیے کہ کوئی بھی انسان مصائب سے بچ نہیں سکتا۔ اس چیز کو غصہ پر شہوت کے غلبہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اور اس میں انسان کو ثواب اس وقت ہی مل سکتا ہے جب وہ آخرت میں اجر کے کھو جانے کے خوف سے کوئی چیز ترک کر دے۔

۵۔ انسان کو یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ جو کچھ پیش آیا، وہ اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کے مطابق تھا، جس کا فیصلہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ اس کی مراد کے مطابق نہیں تھا۔ تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کی چاہت سے بڑھ کر اپنی چاہت کیسے محبوب ہو سکتی ہے؟

---

[1] صحيح ابي داؤد (٤٧٧٧)۔ وصحيح الترمذي (٢٠٢١)۔

[2] وراه الطبراني بإسنادين، أحدهما صحيح؛ وانظر: صحيح الترغيب والترهيب ٣/٤٦۔ ورقم الحديث (٢٧٤٩)۔ وانظر: صحيح الجامع (٧٣٧٤)۔

۶۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے عقاب اور سزا سے ڈرائے۔اور نفس کو مخاطب کر کے کہے: جتنا تو اس انسان پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔اور اگر میں اس انسان پر اپنا غصہ پورا کروں گا تو پھر یہ بھی عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت مجھ پر اپنا غصہ پورا کرے۔میں اللہ تعالیٰ کی معافی کا سب سے زیادہ محتاج ہوں۔

۷۔ انسان کو یہ بھی چاہیے کہ غصہ کے وقت اپنی ہئیت اور کیفیت پر غور وفکر کرے جب وہ پاگل کتے اور وحشی درندے کی طرح ہوجاتا ہے۔اس وقت وہ انبیاء کرام علیھم السلام علماء وفضلاء رحمہم اللہ علیہم کے اخلاق سے بہت ہی زیادہ دور ہوجاتا ہے۔

۸۔ بوقت غصہ انسان اپنی حالت کو تبدیل کردے؛ مثلاً: اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے؛ اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی ایک کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے؛ اگر غصہ پھر بھی ختم نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔“ [1]

۹۔ انسان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غصہ کی وجہ سے دل اس سے منحرف ہوجاتے ہیں اور لوگ اس کے قریب آنا چھوڑ دیتے ہیں۔لوگ اس بداخلاقی کی وجہ سے اس سے دور ہوجاتے ہیں اور انسان اکیلا رہ جاتا ہے۔پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے غصہ کو قابو میں رکھے۔

۱۰۔ یہ بھی غور وفکر کرے کہ حسن اخلاق اور معاف و درگزر کرنے کی وجہ سے کیسے

[1] رواہ أحمد(٥/ ٢٥)؛ و صحیح أبي داؤد برقم (٤٧٨٢)۔

دلوں کا میلان اس کی طرف ہوتا ہے۔پس اس موقع کو ضائع نہ کرے، اور غصہ کی اتباع کر کے لوگوں کو اپنے آپ سے متنفر کر کے دور نہ کرے۔

۱۱۔ غصہ کے وقت انسان کو چاہیے کہ وضو کر لے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیشک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؛ اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔اور بیشک آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔پس جب تم میں سے کسی ایک کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔'' ❶

۱۲۔ انسان کو چاہیے کہ غصے کے وقت خاموش رہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی آدمی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ خاموشی اختیار کر لے۔'' ❷

۱۳۔ انسان کو چاہیے کہ غصہ کے انجام پر غور وفکر کرے جو کہ ندامت اور انتقام کی مذمت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔

❀❀❀❀

---

❶ تقدم تخريجه۔

❷ رواه أحمد (١/ ٢٣٩)۔ وفي رقم (٢١٣٦)۔ قال شاكر: إسناده صحيح۔ صحيح الجامع (٤٠٢٧)۔

[نوٹ]:......ایک روایت میں میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین شخص کا ذکر ہے اس میں منجملہ یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے غصہ کو کنٹرول کر لے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور جو شخص غصہ کی وجہ سے اپنی بھڑاس نکالنے پر قادر ہونے کے باوجود صبر سے کام لے اور غصے کو پی جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے دل کو خوشی و مسرت سے بھر دے گا۔[رواه الطبراني وابن أبي الدنيا، وحسنه الألباني ؛ **اضافہ از الدراوی**]

وسوسہ کا علاج

۱۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ و زاری ۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾

[النمل : ٦٢]

''بھلا کون ہے جو بے کس کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔''

۲۔ انسان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مراقبہ کا احساس وشعور۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أن تعبد الله كأنك تراه ، فإن لم تكن تراه فإنه يراك))

''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر (یہ تصور قائم نہ کرسکو کہ) تو اس طرح کرو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''[1]

۳۔ شیطان مردود کے شر سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ طلب کرنا۔

---

[1] رواه البخاري (٥٠)۔ ومسلم (٨)۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾ [فصلت ٣٦]

''اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آ کر اسے کہتا ہے: اس چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ آخر میں وہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے تو انسان کو چاہیے کہ ایسی سوچ سے رک جائے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔''[1]

۴۔ صبح وشام کے اذکار کو باقاعدگی کے ساتھ پڑھا کرے۔[2]

۵۔ وسوسہ سے نجات پانے کے لیے پختہ عزم کرے؛ اور اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ [العنکبوت : ٦٩]

---

[1] رواه البخاري (٢٣٧٦)۔

[2] یہ اذکار اس کتاب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

''اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں پوری کوشش کی ہم ضرور ہی انھیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بلاشبہ اللہ یقیناً نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

٦۔ وسوسہ سے نجات پانے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اچھا گمان رکھے۔اور شرعی نصوص کو اپنے ذہن میں حاضر رکھے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق : ٤]

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نجات کی کوئی راہ پیدا کر دے گا۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾ [الطلاق : ٤]

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افضل ترین جہاد وہ جہاد ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔''[1]

٧۔ گناہوں سے نجات حاصل کرنا: بیشتر اوقات وسواس کا سبب گناہ ہوتے ہیں۔

٨۔ انسان وسوسہ کو ختم کرنے کی کوشش کرے، اور اس کی طرف توجہ نہ دے۔ تا کہ یہ وسوسہ دل میں پختہ نہ ہو جائے۔

---

[1] صحیح الجامع (١١٢٩)۔ والصحیحة (١٤٩١)۔

۹۔ دل میں واقع ہونے والے وسوسہ سے غفلت اختیار کرے: یہاں تک کہ آہستہ آہستہ یہ وسوسہ کمزور ہو کر ختم ہو جائے۔

۱۰۔ طب نفسی مدد حاصل کرنا۔ خصوصاً ان لوگوں سے تعاون حاصل کرنا جو دین و علم کے اعتبار سے ثقہ ہیں۔

❁❁❁❁

حسد کا علاج

ا۔ حاسد کو یہ بات جان لینی چاہیے وہ اہل ایمان پر حسد کر کے اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد و یگانگت کا ثبوت دے رہا ہے۔اس لیے کہ اللہ کے دشمن اہل ایمان پر اس کی نعمتوں کے اثرات نہیں دیکھنا چاہتے؛ تو حاسد ان کے ساتھ اس فکر و نظر میں شریک ہو رہا ہے۔

۲۔ حاسد کو یقین کر نا لینا چاہیے کہ جس پر وہ حسد کر رہا ہے وہ اسے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا؛ البتہ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہے؛ اس کے پاس نعمتیں دیکھ کر یہ بے چین، پریشان اور غمگین ہو رہا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بری عادات میں سے حسد سے زیادہ کوئی بھی عادت بری نہیں۔اور نہ ہی برائی میں اس کے برابر نہیں۔حاسد جس پر حسد کر رہا ہے، اس تک پہنچنے سے پہلے حسد اس حاسد کو قتل کر دیتا ہے۔''[1]

☆ بعض حکماء نے کہا ہے: آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کی خوشی کے وقت حاسد پریشانی اور غم کا شکار ہو جاتا ہے۔

اور بعض اہل ادب [ادباء] نے کہا ہے: ''ہم نے حسد کی وجہ سے مظلوم سے

---

[1] أدب الدين و الدنيا (١٧٦)۔

مشابہت رکھنے والا ظالم حاسد سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ ہمیشہ پریشان حال؛ غمگین،اور شکستہ دل رہتا ہے۔'' [1]

۳۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر مکمل رضامندی۔ دنیا کی جو چیز انسان کو نہ ملے اس پر افسوس نہیں کرنا چاہیے۔اس لیے کہ دنیا کی ہر چیز نے فنا ہونے ہے اور اس پر آخر کار زوال آنا ہے۔حاسد کو یہ علم الیقین حاصل ہونا چاہیے کہ وہ اس حسد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض کناں ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [الزخرف: ۳۲]

''کیا وہ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے خود ان کے درمیان ان کی معیشت دنیا کی زندگی میں تقسیم کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا، تاکہ ان کا بعض،بعض کو تابع بنالے اور تیرے رب کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

شاعر کہتا ہے:

[1] أدب الدين و الدنيا (۱۷۶)۔

''اے میرے پاس نعمتوں پر حسد کرنے والے! کیا تو جانتا ہے تو کس کے ساتھ بے ادبی کر رہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حکم پر بے ادبی کر رہا ہے۔ اس لیے کہ جو کچھ اللہ نے مجھے دیا ہے تو اس تقسیم پر راضی نہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ مجھے اور زیادہ دے گا تو تجھے مزید رسوا کرے گا۔ اور تیرے سامنے طلب کی راہوں کو بند کر دے گا۔''

نظر بد، آسیب اور جادو کا دم

اولاً:......قرآن کریم سے:

۱۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾

[الفاتحة]

''میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے (شروع) جو رحمٰن و رحیم ہے۔'' سب تعریفیں اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی

عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان لوگوں کا راستہ نہیں پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا راستہ۔''

۲۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴾

[البقرۃ ۱۔۵]

''(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے "الٓـمّٓ۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں، یہ اہل تقوی کے لیے سراسر ہدایت ہے۔وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اوراور ہمارے دیے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور

یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔"

۳۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ [البقرة ٢٥٥][اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

۴۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○﴾

[البقرة ۲۸۵-۲۸٦][اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

۵۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○﴾ [الأعراف ۱۱۷-۱۲۲][اس کا ترجمہ گزر چکا ہے ص۵٦]

٦۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى أَلْقُوْا مَآ أَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾

[یونس ۷۹-۸۲] [اس کا ترجمہ گزر چکا ہے ۵۷]

۷۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ○ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○﴾ [طٰه ٦٥-٦٩]

[اس کا ترجمہ گزر چکا ہے ۵۸]

۸۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا

تُرْجَعُوْنَ o فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ o وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [المؤمنون ۱۱۵-۱۱۸]

''تو کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمھیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ پس بہت بلند ہے اللہ، جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، عزت والے عرش کا رب ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے، جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں تو اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے۔ اور تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔''

۹۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ o

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا o فَالزّٰجِرَاتِ زَجْرًا o فَالتّٰلِيَاتِ ذِكْرًا o اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ o رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ o اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِب o وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ o لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ o دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ o اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴾

[الصافات ۱-۱۰]

’’قسم ہے ان (جماعتوں) کی جو صف باندھنے والی ہیں! خوب صف باندھنا۔ پھر ان کی جو ڈانٹنے والی ہیں! زبردست ڈانٹنا۔ پھر ان کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والی ہیں! کہ بے شک تمھارا معبود یقیناً ایک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کا رب اور تمام مشرقوں کا رب ہے۔ بیشک ہم نے ہی آسمان دنیا کو ایک انوکھی زینت کے ساتھ آراستہ کیا، جو ستارے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان سے خوب محفوظ کرنے کے لیے۔ وہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے ان پر (شہاب) پھینکے جاتے ہیں۔ بھگانے کے لیے اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اچانک اچک کر لے جائے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا

پیچھا کرتا ہے۔‘‘

۱۰۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ يٰقَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [الأحقاف ۲۹۔۳۲]

’’اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو آپ طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔ انھوں نے کہا اے ہماری قوم! بیشک ہم

نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے، وہ حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ۔اے ہماری قوم !اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ، وہ تمھیں تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا ۔اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہ کرے گا تو نہ وہ زمین میں کسی طرح عاجز کرنے والا ہے اور نہ ہی اس کے سوا اس کے کوئی مددگار رہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"

۱۱۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرٰنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾ [الرحمن ۳۳-۳۶]

"اے جن و انس کی جماعت! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، کسی غلبے کے سوا نہیں نکلو

گے۔تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے۔تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟''

۱۲۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الحشر ٢١-٢٤]

''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو یقیناً تو اسے اللہ کے ڈر

سے پست ہونے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا دیکھتا۔ اور یہ مثالیں ہیں، ہم انھیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنادینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

۱۳۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [یونس: ۱۰۷]

”اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کر لے تو

کوئی اس کے فضل کو ہٹانے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے اور وہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

۱۴۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ۝﴾ [النساء: ٥٤]

''یا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے، تو ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ہم نے انھیں بہت بڑی سلطنت عطا فرمائی۔''

۱۵۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

﴿وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ [القلم: ٥١-٥٢]

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا یقیناً قریب ہیں کہ تجھے اپنی نظروں

سے (گھور گھور کر) ضرور ہی پھسلا دیں، جب وہ ذکر کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو دیوانہ ہے۔ حالانکہ وہ تمام جہانوں کے لیے نصیحت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔''

۱۶۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝﴾

[الکافرون] [اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

۱۷۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ [اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

۱۸۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ [اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

۱۹۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o﴾

[اس کا ترجمہ گزر چکا ہے]

ثانیاً:......سنت مطہرہ سے:

سنت مطہرہ سے نظر بد لگنے؛ جادو؛ اور آسیب کے اثر کا علاج۔

۱......((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.)) [1]

''پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے کی؛ شیطان مردود سے اس کی پھونک ،اور اُس کی تھوک اور اس کے وسوسے سے۔''

۲....((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)) [2]

[1] أبو داؤد (۷۷۵)۔ صحیح۔ [2] بخاری (۳۳۷۱)ابو داؤد (۴۷۳۷)

''ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر بد سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ میں آتا ہوں۔''

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے؛ اور فرمایا کرتے تھے: ''تمھارے باپ ابراھیم علیہ السلام ان کلمات کے ساتھ اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو پناہ میں دیتے تھے۔

۳.... ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .)) ❶

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کیساتھ اس کی ہر مخلوق سے پناہ پکڑتا ہوں۔''

۴.... ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ ؛ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ.)) ❷

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کیساتھ اس کے غضب سے، اور اس

---

❶ جس آدمی نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔ اامام ابن السنی رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ تین دفعہ یہ کلمات کہے تو کوئی چیز نقصان نہیں پہچائے گی۔ مسلم (۲۷۰۹) ابن السنی (۷۱۲)

❷ صحیح۔سنن أبي داؤد (۳۸۹۳)]۔

کے بندوں کے شر سے اور پناہ پکڑتا ہوں'' اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ حاضر ہوجائیں۔''

۵....((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)) [1]

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں ہو یا آسمانوں میں؛ اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔'' [تین بار یہ دعا پڑھے۔]

۶۔ تکلیف کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ اور تین بار کہیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کی برکت سے۔''

اور پھر سات بار یہ دعا پڑھیں:

((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ .)) [2]

''میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں۔''

---

[1] الترمذی: ۳۳۸۸،صحیح۔سنن أبي داؤد (۵۰۸۸)۔

[2] مسلم (۲۲۰۲) ابو داؤد (۳۸۹۱) ترمذی (۲۰۸۱)

۷....((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ)) ❶

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

۸....((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ❷

''اے اللہ لوگوں کے رب بیماری دور کرنے والے شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔''

۹ .... ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيْكَ.)) ❸

---

❶ یہ دم جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا۔[مسلم (٢١٨٦) ترمذی (٩٧٢) مسند احمد

❷ بخاری(٥٧٤٢) ابو داؤد (٣٨٩٠) ترمذی (٩٧٣)

❸ صحیح أبو داؤد (٣١٠٦)۔

''میں سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والے سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔''

۱۰ .... ((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ)) ❶

''اللہ کے نام کیساتھ؛ وہ آپ کو ٹھیک کرے گا۔ ہر بیماری سے آپ کو شفا دے گا۔اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے،اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔'' ❷

---

❶ صحیح مسلم (۲۱۸۵)۔ **فائدہ** : ...... بیمار کی عیادت کرتے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں تو اللہ تعالیٰ مریض کو اس بیماری سے عافیت بخش دے گا۔ ان شاء اللہ۔

❷ ان کے علاوہ بذیل دعائیں بھی بہت نافع ہیں:

۱۔((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.))۔ (صحیح بخاری) ''کوئی حرج نہیں یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب کسی آدمی کو پھوڑا پھنسی یا زخم سے تکلیف پہنچتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر اٹھاتے اور کہتے۔

۲۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔)) ''اللہ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی سے، ہمارے بعض کا تھوک ہے تاکہ ہمارا مریض اللہ کے حکم سے شفا پائے۔''

مسلم: ۲۱۹٤۔ بخاری: ۵٧٤٦۔

۳۔ ((اَللّٰهُمَّ مُطْفِئَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ اَطْفِئْهَا عَنِّي.)) ''اے اللہ بڑے کو بجھانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والا اس پھنسی کو مجھ سے دور کردے۔''

[مستدرک ٤/ ۲۰۷ مسند احمد ۵/ ۳۷۰ عمل الیوم واللیلہ (۱۰۳۱)

اختتام سے قبل

نماز استخارہ کی دعا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام اُمور میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے۔ آپ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے، تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ،وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ

اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ واصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ.)) [1]

''اے اللہ! بیشک میں بھلائی طلب کرتا ہوں آپ سے آپ کے علم کے واسطے سے اور طاقت طلب کرتا ہوں آپ سے آپ کی قدرت کے واسطے سے۔اور میں سوال کرتا ہوں آپ کے فضل عظیم کا۔ کیونکہ آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا آپ جانتا ہے اور میں نہیں جانتااور آپ غیب کو خوب جانتے ہیں۔ یااللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ اگر یہ کام - یہاں پر اپنی ضرورت کا نام لے- میرے لیے میرے دین میں میری معیشت میں اور میرے انجام کار میں بہتر ہے ؛تو میرے حق میں اس کا اور اس کو میرے لیے آسان کردے، پھراس میں میرے لیے برکت ڈال دے؛اور اگر تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام میرے لیے میرے دین میں اور میری معیشت میں اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے اور دور کردے مجھ کواس سے دور

[1] البخاری(۷۳۹۰)۔

فائدہ : ......ا۔تمام اُمور میں استخارہ کرنا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔اور حاجت مند کوخود استخارہ کرنا چاہیے۔

۲۔ دعا استخارہ وہی ہے جو حدیث میں وارد ہوئی ہے، اوراس کا موقع محل سلام کے بعد ہے۔استخارہ کا کوئی وقت بھی مختص نہیں۔

کر دے، اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر راضی کر دے مجھے اس پر۔''

جو شخص اللہ سے استخارہ کرے، مخلوق [مخلص عزیزوں] سے مشورہ کرے، اور ثابت قدمی سے کام سرانجام دے، تو وہ کبھی نادم و پشیمان نہیں ہوگا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [آل عمران ١٥٩]

'' اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت لیا کریں اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ رکھیں بیشک اللہ تعالیٰ بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتے ہیں۔''

آخری بات

آخر میں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات العلی کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ......

☆ قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنادے،اور ہمارے سینوں کے لیے نور بنا دے؛

☆ ہماری پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ بنادے۔

☆ اور ہمیں اس قرآن کے سبب غموں اور دکھوں سے نجات عطا کردے۔

☆ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ ہر مسلمان مرد و عورت کی تکلیف، دکھ، پریشانی کو دور فرمادے۔

☆ اور ہر مسلمان مرد و عورت کی پراگندگی کی اصلاح فرمادے۔

☆ اور تمام مسلمانوں کے احوال کو درست فرمادے۔

☆ اے اللہ! اس کتاب کو خالص اپنی رضامندی کے لیے قبول فرمالے۔

☆ اور مجھے اس کتاب سے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ عطاء فرما۔

☆ اور ہر اس انسان کو بھی فائدہ عطا کر جو اس کتاب کو پڑھے؛ یا اس کتاب کو نشر

کرنے [پھیلانے] کا سبب بنے۔ [آمین یارب العالمین]

بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر قادر ہے۔ وہی بہترین کارساز ہے۔

وصلى الله تعالى على نبينا محمد و على آله و أصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين .

تحریر

شخبوط بن صالح بن عبدالہادی المري

۹/۱۲/۱۴۳۱ھ

موبائل فون نمبر 0505111750

المزاحمیہ ڈویژن، اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔

نو ذوالحجہ عرفہ کے دن اس کتاب سے فراغت حاصل ہوئی۔

ترجمہ

پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی

۱۸/۲/۱۴۳۴ھ

مکہ مکرمہ، ملاوی

0501253804---0598941217

dadapota2003@yahoo.com